إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ
الحمد للہ کہ این نسخہ لاجواب در اثبات نبوت خصوصی ما مرکز دائرہ خلق و مروت
محیط نقطہ بذل و فتوت جزو دوم حصہ سوم از جلد اول کتاب جامع حامدی موسوم
النبوۃ
جناب کرنل نواب سر سید محمد حامد علی خان صاحب بہادر
فرمانروائے ریاست رامپور دام اقبالہم و ملکہم
تالیف سرکار شریعت مدار عماد العلما ملاذ الاعلام سناد الفقہا الکرام فخر المصطفٰی
جناب مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر
در مطبع سرکاری ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل حججه الصادعین بالحقّ بزواجر نقمه منذرین
فانهجوا سبیل الرشاد وقادوا الامم الی مهایع الصلاح والسداد وهدوهم
بذخائر نعمه مبشرین وابتعث رسوله محمدًا بالهدیٰ ودین الحقّ
لیظهره علی الدین کله ولو کره الکافرون فصدع بکشف سرائر احکامه
وآداب نفسه الشریفة فی ایقافهم علی حلال الشرع وحرامه وان
ثبّط عنه القاصرون وذکر للناس ما یزکی نفوسهم ویبدل بالسعود
نحوسهم فانجع بتذکره اهل البصائر وانتفع بتبصره الذاکرون ارسله
علی فترة من رسله طاهر الشیم ذکی الاعراق کی یعلمهم محاسن الآداب
ویتمم لهم مکارم الاخلاق وجعله خاتم انبیائه ورسله الداعین الیٰ
قویم طرقه وسواء سبله حتی بیّن لهم ما بقی من موارد الحق ومصادر الحق
فمن هلک هلک عن بینه ومن حی حی عن بینه وایقظ النائمین

عن طول الرقدة ونبّه الراقدین عما تمادی بہم من سوء الغفلة والسنة ۝

هدی کل محیار الی الشرع مسرع … وعن کلّ خیر من جهالته مبط

وارشد نحو الرشد کل مخبط … بجهل عمی خائط فی الردی مخط

والصلوٰة والسلام الاتمان الباقیان بعد اخترام الزمانیات والصرام الازمان علی اطائب عترته المتمهدین صهوات المجد والوقار المنقشع بثواقب انوار هدایاتهم سحائب الاباطیل وعلی افاضل اسرته المقتعدین غوارب العز والفخار المنجلی بزواهر کواکب آیاتهم حنادس الغوایات وغیاهب الاضالیل ۝

ائمة اهل الحق لولا هداهم … لما عرفوا شیئا من الحق والصدق

لقد کاید والاخطار فی کشف باطل … الی ان اضاء الحق کالشمس فی الشرق

صلی اللہ علیہ وعلیہم وتفضل بایصال صلوات الثقلین والملائکة الیہ والیہم ما تجلت الآیات علی نبوته وامامتهم وتوالت البینات علی رسالته وخلافتهم

اما بعد پس واضح ہو کہ کتاب مستطاب **جامع حامدی** جو حضور پر نور اعلیحضرت فلک رفعت سکندر حشمت مرکز محیط عظمت و اقبال قدر افزاے علم وکمال حامی ذمار دین اسلام مروج علوم اہلبیت کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ عالیجاہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا ہزہائنس کرنل عالیجناب نواب سر سیّد **محمد حامد علی خان صاحب بہادر** مستعد جنگ جی-سی-ایس-آئی-جی-سی-آئی-ای-جی-سی-وی-او-اے-ڈی-سی-ٹو ہز مجسٹی دی کنگ ایمپرر فرمانرواے ریاست رامپور دام اقبالہم وملکہم کے ارشاد سے تالیف ہوئی ہے اس کی جلد اول کے تیسرے حصہ **النبوۃ** کا یہ دوسرا جزء ہے جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

اس میں نبوت خاصہ سے بحث کی گئی ہے۔ امید ہے کہ حضرات مومنین اسے خود بھی ملاحظہ فرمائیں گے اور اپنے برادران ایمانی کو اس کے مطالب سے منتفع ہونے کی طرف رغبت دلائیں گے۔

نبوتِ خاصّہ کا بیان

خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ؐ کی نبوت و رسالت کا اثبات اس کتاب کا بہترین مقصد ہے۔ اس مین حضرتؐ ہی کے متعلق ضروری اور اہم امور کا تذکرہ کیا جائیگا۔
قبل اس کے کہ ہم اس اہم مقصد کو ثابت کرنے کے لیے اون دلائل و براہین اور وجوہ و شواہد کا ذکر کرین جن کے بعد ہر منصف مزاج اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ آپ خلعتِ نبوت و رسالت سے آراستہ ہوکر ہدایتِ خلق کے لیے دنیا مین تشریف لائے۔ ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ حضرتؐ کی مقدس ذات کے نسب اور شمائل مخصوصہ کا تذکرہ کر دین۔ اس لیے کہ اگر کسی شخص کی تعیین و تشخیص کرنا مقصود ہو تاکہ وہ دوسرون سے ممتاز ہو جائے اور اوس کی شناخت کرنے مین کوئی دشواری نہ ہو تو اوس کے دو طریقے ہو سکتے ہین۔
پہلا طریقہ۔ یہ کہ جسکی شناخت کرانا مقصود ہے اوسکے سلسلۂ نسب کو بتا دیا جائے۔
دوسرا طریقہ۔ یہ کہ جسکی شناخت کرانا مقصود ہے اوسکے اون مخصوص شمائل اور اوصاف کا ذکر کر دیا جائے جو اجتماعی حیثیت سے کسی دوسرے مین نہ پائے جاتے ہون۔
اگرچہ ان دونون طریقون مین سے ہر ایک طریقہ ایسا ہے جسکے بعد کسی کو شناخت کر لینا بالکل آسان ہو جاتا ہے مگر ہم اس موقع پر دونون طریقون سے حضرتؐ کی ذات کو ممتاز کرانا چاہتے ہین تاکہ آپ کے پہچان لینے مین کسی شخص کو ذرہ برابر شک و شبہہ نہ رہے۔

پیغمبر اسلام کا سلسلۂ نسب

جناب رسالت مآبؐ کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔
محمد ابن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصے بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار

بن معد بن عدنان -

عدنان تک تو جملہ ارباب تاریخ کے نزدیک حضرت صلعم کا نسب مبارک متفق علیہ ہے البتہ اس سے آگے بڑھکر اختلاف ہوگیا ہے مگر اس مین کوئی شک نہین ہے کہ آپ حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد مین ہین -

شاہ عبدالحق صاحب دہلوی نے آنحضرت صلعم کے سلسلۂ نسب کو عدنان تک ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہان تک تو حضرت صلعم کا نسب ارباب سیر اور اصحاب علم الانساب مین متفق علیہ ہے اس سے آگے معلوم نہین البتہ اس امر پر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد مین ہین - اور حضرت ابراہیم ؑ حضرت نوح ؑ حضرت ادریس ؑ اور حضرت شیث ؑ آپ کے اجداد مین ہین -

اور روضۃ الاحباب مین بھی یہی مذکور ہے اور روضۃ الصفا مین ہے کہ حضرت صلعم کا نسب نامہ عدنان تک تو متفق علیہ ہے مگر اس کے اوپر مختلف فیہ ہے اور باوجود کثرت اختلافات کے تمام مورخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ انبیاء مرسلین مین سے چھہ بزرگوار حضرت اسماعیل ؑ حضرت ابراہیم ؑ حضرت ہود ؑ حضرت نوح ؑ اور حضرت شیث ؑ آپ کے سلسلۂ آبا مین حضرت ابوالبشر تک داخل ہین -

اور مواہب لدنیہ مین ابن عباس سے روایت ہے کہ

کان اذا انتسب لم یجاوز معد ابن عدنان ثم یمسك ویقول کذب النسابون مرتین او ثلاثا -	آنحضرت صلعم جب اپنے نسب کا تذکرہ فرماتے تو معد ابن عدنان سے آگے نہ بڑھتے تھے اور وہین توقف فرما کر دو یا تین مرتبہ فرماتے تھے کہ (عدنان سے اوپر) نسب بیان کرنیوالے جھوٹے ہین -

علامہ ابوالفدا اور ابن وردی نے حضرت صلعم کا نسب نامہ عدنان تک لکھکر تحریر کیا ہے کہ

ونسبہ الی عدنان متفق علیہ من غیر خلاف	آپ کا سلسلۂ نسب عدنان تک تو متفق علیہ ہے

وعدنان من ولد اسماعیل ابن ابراهیم علیهما السلام من غیر خلاف ولکن الخلاف فی عدة الاباء الذین بین عدنان واسماعیل (الی ان قال)

واما الذی ذکره الجوانی فی شجرة النسب (وهو المختار) فهو عدنان بن أد بن أدد بن الیسع بن الهمیسع بن سلامان بن حمل بن نبت بن قیدار بن اسماعیل ع

اور عدنان کا حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہونا بھی مسلم ہے لیکن اختلاف اس امر مین ہے کہ عدنان اور حضرت اسماعیل ع کے درمیان کتنی پشتین گذرین۔

علامہ جوانی نے (جو علم انساب مین ماہر تھے) اس باب مین جو قول مختار نقل کیا ہے وہ یہ ہے عدنان بن أد بن أدد بن الیسع بن الهمیسع بن سلامان بن حمل بن نبت بن قیدار بن اسماعیل ع۔

اور رئیس المحدثین ابو جعفر جناب صدوق ابن بابویہ سے اس طرح منقول ہوا ہے
عدنان بن أد بن أدد بن زید بن یقدو بن الهمیسع بن نبت بن قیدار بن اسماعیلؑ۔
اور حضرت ام سلمہ نے سلسلۂ نسب یون بتا کر کہ
عدنان بن أد بن زید بن الثرے بن اعواق الثرے
ارشاد فرمایا کہ زید سے ہمیسع اور ثرے سے نبت اور اعراق الثرے سے اسماعیلؑ مراد ہین۔
اور ابن عباس سے اس طرح منقول ہوا ہے کہ
عدنان بن أد بن أدد بن الیسع بن الهمیسع بن نخشیم بن منخر بن ساوغ بن الهمیع بن نبت بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ بن شروغ بن ارغو بن غابر بن ارفخشد بن متوشلخ بن سام بن نوح بن ملک بن اخنوخ بن مهلائیل بن زیازر۔ اور بروایتے تارد اور بروایتے ایاد بن قینان بن اردانوش بن شیث بن آدم ع۔
اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حیات القلوب مین تحریر فرمایا ہے کہ حضرت کا سلسلۂ نسب اسطرح مشہور ہے
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوی

بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن أد بن أدد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن النبت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم الخلیل بن تارخ بن ناخور بن شروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام -

علامہ مجلسی نسب نامہ لکھنے کے بعد یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد اور ہاشم کا عمرو اور عبد مناف کا مغیرہ اور قصی کا زید تھا جنکو مجمع بھی کہتے تھے اور قریش کا نام نضر تھا - اور ہر ایک کا نام ایک نہ ایک سبب سے ایسا ہو گیا - اور بعضون کے نزدیک عابر حضرت ہودؑ کا نام اور اخنوخ حضرت ادریسؑ کا نام ہے -

بہرحال عدنان سے حضرت اسماعیلؑ تک جو نسب بیان کیا جاتا ہے وہ اختلافی ہے - کسی نے تو عدنان سے اسماعیلؑ تک آٹھ پشتین قرار دی ہین - کسی نے نو کسی نے دس - اور صرف یہی نہین بلکہ اسماء مین بھی اختلاف ہے - کسی نے کوئی نام لکھا ہے کسی نے کوئی نام اسیطرح اسماعیلؑ کے بعد جو نسب بیان کیا جاتا ہے اوسمین بھی اسی قسم کا اختلاف موجود ہے - ہمارے خیال مین عدنان کے بعد جتنی پشتین شمار کی جاتی ہین اونکے صحیح ہونے اور اوسی مین سلسلہ نسب کے منحصر ہونے کا کسی طرح یقین نہین کیا جا سکتا - بلکہ ممکن ہے کہ اس اختلاف کی یہ وجہ ہو گئی ہو کہ نسب نامہ لکھنے والون نے صرف اونہی اسماء کا ذکر کر دیا ہے جو مشہور تھے یا اون کو یاد تھے اور اونہون نے کل اسماء کو لکھنا ضروری نہین سمجھا اسی وجہ سے پشتون کی تعداد اور اسماء دونون مین اختلاف واقع ہو گیا ہے - پیغمبر اسلام کے زمانہ مین تو نسب نامہ کا لکھا جانا ثابت نہین ہوتا مگر بعد مین تالیف و تصنیف کا رواج ہوا تو مورخین نے نسب نامہ لکھنے کی طرف توجہ اور اوس مین کوشش بلیغ کی جس کو جہانتک نام یاد تھے لکھکر معروف و مشہور لوگون کے اسماء کا تذکرہ کر دیا اور عرب و شام کے لوگون مین یہ دستور

چلا بھی آتا تھا چنانچہ انجیل متے مین حضرت عیسےٰؑ کے نسب نامہ مین لکھا ہے۔

یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم کا نسب نامہ

حالانکہ حضرت عیسےٰؑ سے حضرت داؤد تک اور حضرت داؤد سے حضرت ابراہیم تک بہت سی پشتین گذری ہین مگر حضرت داؤد اور حضرت ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے حضرت عیسے کو حضرت داؤد کا اور حضرت داؤد کو حضرت ابراہیم کا بیٹا بنا دیا ہے۔

اسی طرح جناب رسول خداؐ کے نسب نامہ مین بھی ہوا ہے۔

پیغمبر اسلام کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر تھین۔

علامہ ابو الفدا لکھتے ہین کہ

واما آمنه ام رسول الله بنت وهب بن عبد مناف بن زهره بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر (وهو قريش)	اور جناب رسول خداؐ کی مادر گرامی حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر تھین۔

فائدہ چونکہ آنحضرتؐ کے نسب مبارک کا تذکرہ آگیا ہے اسلیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس موقع پر آپ کے آباء طاہرین مین سے بعض حضرات کا ذکر کر دین تاکہ آپ کی خاندانی شان و عظمت بھی واضح و آشکار ہو جاے اور اس امر کا اچھی طرح پتہ چل جاے کہ ان حضرات کی پیش خدا کیا منزلت تھی اور دنیا والون کی نگاہون مین کسقدر عزت و وقار حاصل تھا۔

حضرت ہاشم کا حال آپ کا نام عمرو ہے اور بلندی مرتبہ کے سبب سے عمرو العلےٰ بھی کہتے ہین۔ قحط کے زمانہ مین اہل مکہ کے لیئے آپ روٹی کو کاسہ مین توڑتے اور اونکو ثرید دیتے تھے اسی وجہ سے آپ کا لقب ہاشم ہو گیا کیونکہ ہاشم کے لغوی معنی کسی خشک چیز کو توڑنے والے کے ہین۔

آپ کے حالات علامۂ مجلسی نے بحار الانوار مین شیخ ابو الحسن البکری کی کتاب الانوار سے اسطرح نقل فرمائے ہین کہ

پیغمبر اسلام کا نور آپ کے چہرۂ مبارک سے ساطع و منور رہتا تھا جب آپ کعبہ مین تشریف لاتے تو تمام کعبہ روشن ہو جاتا اور لباس نور پہن لیتا تھا۔ آپ کے چہرہ سے نور نکل کر آسمان تک بلند ہوتا تھا۔ آپ کے دو گیسو ویسے ہی تھے جیسے جناب اسماعیلؑ کے جنسے نور کی شعاعین نکل کر آسمان تک پہونچتی تھین مکہ والون کو اس سے بہت ہی تعجب رہتا تھا عرب کے قبائل ہر طرف سے اوسکی طرف سمٹ آتے تھے۔ کاہنون کو اضطراب رہتا تھا اور بہت تو پیغمبر اسلام کی فضیلت مین رطب اللسان تھے جس سنگ و کلوخ پر آپ کا گذر ہوتا وہ ظہور پیغمبر کی بشارت دیتا تھا۔ جب کبھی آپ شب تار مین چلتے تو اوس نور کی ضو سے تاریکی دفع ہو جاتی اور معلوم ہوتا کہ آپ کے گرد وہی حالت ہے جو چراغ کے گرد ہوتی ہے۔ جب عبد مناف کی وفات قریب ہوئی تو اونھون نے آپ سے عہد لے لیا تھا کہ نور رسول کو عورتون کے ارحام زکیہ ہی مین سپرد کرنا۔ پس حضرت ہاشم نے اس کا عہد کر لیا اور اپنے لئے لازم کر لیا تھا۔ بادشاہان دنیا خواہشمند تھے کہ آپ اونکے یہان تزویج کر لین اونکا پیام بھی آتا عمدہ عمدہ اموال بھی بھیجتے مگر آپ منظور نہ فرماتے۔ ہر روز کعبہ مین آکر سات مرتبہ طواف کرنا اور اوس کے پردون سے لٹکنا۔ آنیوالے کی تعظیم و تکریم کرنا۔ برہنہ لوگون کو کپڑے پہنانا بھوکون کو کھانا کھلانا تنگدست کی حاجت برآری کرنا۔ قرضدارون کا قرض ادا کرنا جب کسی کی جنایت کی جاتی تو اوسکی دیت کل اپنے ذمہ لینا۔ یا خونبہا دینا عادت مین داخل تھا کسی آنے جانے والے کے لئے آپ کا دروازہ بند نہ ہوتا تھا جب آپ ولیمہ کرتے یا کسی کے لئے کھانا پکواتے اور اوسمین سے کچھ باقی رہجاتا تو اوسے وحش وطیور کی طرف ڈلوا دیتے تھے۔ آپ کی جود و سخا شہرۂ آفاق تھی۔ اہل مکہ آپ کو سردار سمجھتے تھے آپ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ خانہ کعبہ کی کنجیان سقایت (حاجیون کو پانی پلانا) اور حجابت (خانہ کعبہ کی دربانی) اور رفادہ (حاجیون کے کھانے پینے کا انتظام کرنا) امور مردم کے مصادر

و موارد آپ کے سپرد تھے - اور نزار کی لوا جناب اسماعیلؑ کی کمان حضرت ابراہیمؑ کی قمیص - جناب شیثؑ کی نعل - اور جناب نوحؑ کی انگشتری بھی آپ ہی کے پاس تھی جنکی وجہ سے آپ کا شرف و بزرگی واضح و آشکار تھا - جب زمانۂ حج قریب ہوتا تو حاجیون کی خدمت کے لئے آپ کمر ہمت باندہ لیتے ہر طرح سے اونکی مراعات کرتے اور اونکے تمام امور مین متولی ہوجاتے اور اونکے ساتھہ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آتے تھے تا اینکہ وہ آپ کی ہمدردی اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوے واپس ہوتے تھے -

ابو الحسن بکری روایت کرتے ہین کہ جب ماہ ذی الحجہ کا چاند ہوتا تھا تو آپ لوگون کو کعبہ مین جمع کرکے خطبہ پڑہتے تھے کہ

معاشر الناس انکم جیران اللہ وجیران بیتہ وانہ سیاتیکم فی ھذا الموسم زوار بیت اللہ وھم اضیاف اللہ والاضیاف ھم اولی بالکرامۃ وقد خصکم اللہ تعالیٰ بھم واکرمکم وانھم سیاتونکم شعثا غبرا من کل فج عمیق ویقصد ونکم من کل مکان سحیق فاقروھم واحموھم واکرموھم یکرمکم اللہ تعالیٰ -

اے گروہ مردم تم لوگ خدا اور خانۂ خدا کے ہمسایہ ہو اور اوس موسم مین عنقریب تمہارے پاس خانۂ خدا کے زوّار وارد ہون گے وہ خدا کے مہمان ہین جو تعظیم و کرامت کے مستحق ہین اور حق تعالےٰ نے تم کو اون کے ساتھہ مخصوص و معزز کیا ہے اور وہ عنقریب تمہارے پاس بلاد بعیدہ سے پراگندہ مو اور غبار آلودہ آئین گے پس تم اون کی ضیافت حمایت اور تعظیم و اکرام کرو خدا تمہارا اکرام کرے گا -

اور اسکا یہ اثر ہوتا تھا کہ قریش اپنے پاس سے بہت کچھہ مال صرف کر ڈالتے تھے - آپ نے چمڑے کے کچھہ حوض بنوا لئے تھے جنمین حاجیون کے پینے کو زمزم کا پانی اور کچھہ حوضون مین اور کوؤن کا پانی بھرا جاتا تھا - آپ کی عادت مین داخل تھا کہ ترویہ سے ایک روز پیشتر تمام حاجیون کو کھانا کھلاتے تھے - اور منیٰ اور عرفہ تک اون کے لئے کھانا بھجواتے تھی اور اونکے لئے

گوشت اور گھی اور خرمہ سے ثرید تیار کراتے تھے۔ اور جب تک کہ لوگ منیٰ سے واپس ہوتے اوس وقت تک اون کو شیر پلواتے اور پھر مہمانداری ختم کر دیتے تھے۔

ابوالحسن بکری سے روایت ہے کہ ایک سال مکہ مین بہت زبردست قحط پڑا۔ اہلِ مکہ سخت پریشانی مین مبتلا ہوگئے کسی کے پاس اتنا نہ رہا کہ حجاج کی ضیافت کر سکے حضرت ہاشم نے جب یہ حالت دیکھی تو اپنے اونٹ شام کو بھیجکر بکوا دئے اور اون کی قیمت سے کعک اور روغن زیتون خرید فرمایا مہمانداری کا انتظام کیا اور اپنے پاس ایک دن کے قوت کی مقدار بھی نہ رکھی بلکہ سبکو حاجیون پر صرف کر دیا۔ اور وہ اون سب کے لیے کافی ہوگیا اور لوگ شکر گزار ہو کر اطراف وجوانب مین روانہ ہوے۔ چنانچہ بعض شعرا نے نظم کیا ہے ؎

؎۱
یاایہا الرجل المجدّ رحیلة — ھلا مررت بال عبد مناف
ثکلتك امك لو مررت ببابھم — لعجبت من کرم ومن اوصاف
عمرو العلا ھشم الثرید لقومه — والقوم فیھا مسنتون عجاف
بسطوا الیه الرحلتین کلیھما — عند الشتاء ورحلة الاصیاف

شدہ شدہ یہ خبر بادشاہ حبشہ اور سلطانِ روم کو بھی پہونچی۔ چونکہ رہبان اور کاہنون سے وہ یہ بھی سُن چکے تھے کہ آپ کی پیشانی مین جو نور ہے وہ رسولِ خدا کا نور ہے اسلیے اونھون نے آپ سے بذریعہ خط وکتابت یہ خواہش کی کہ اپنی بیٹیون کا آپ سے عقد کر دین آپ نے انکار کر دیا اور اپنی قوم ہی مین ایک عورت سے شادی کر لی جن کے بطن سے چار فرزند اسد۔ مصر۔ عمرو۔ صیفی۔ اور چار دختر صفیہ۔ رقیہ۔ خلادہ۔ شعثا۔ پیدا ہوے لکن نور محمدی کسی کی طرف منتقل نہ ہوا بلکہ بدستور آپ کی پیشانی مین جلوہ گر رہا جس کا آپ کو بہت زیادہ صدمہ وملال تھا۔ ایک شب

؎۱ ان اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ اے وہ شخص جو اپنے کوچ کی تیاری کر رہا ہے تم عبد مناف کے مکان کی طرف کیون نہین گذرے اگر تم اون کے دروازہ کی طرف سے گذرتے تو وہان کے کرم اور اوصاف سے بیحد متعجب ہوتے۔ عمرو العلا نے ثرید کو اپنی قوم کے لئے اس حالت مین تیار کیا کہ وہ قحط زدہ اور لاغر اندام تھی جاڑے گرمی دونون زمانونکا کوچ اون کی قوم نے اون سے متعلق کر دیا ہے ۱۲

آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے درگاہ باری مین عرض کرنے لگے کہ بار الٰہا مجھے ایسا فرزند عنایت فرما جس کی طرف یہ نورِ محمدی منتقل ہو جاے یہ کہتے کہتے غنودگی طاری ہوئی۔ پس آپ خانۂ کعبہ سے ہٹ کر لیٹ گئے کہ دفعتہً خواب مین ایک شخص آکر کہنے لگا کہ

علیك بسلمی فانها طاهرة مطهرة الاذیال فخذها وادفع لها المهر الجزیل فلم تجد لها مشبها من النساء فانك ترزق منها ولدا یكون منه النبی۔

(اے ہاشم) سلمی بنت عمرو طاہرہ و مطہرہ نہایت پاک و پاکیزہ ہے اوسکا مہر گران ادا کرکے اوس سے عقد کر لو کیونکہ عورتون مین اوس کی مثل کسی کو نہ پاؤ گے اور اوسی سے خداوندِ عالم تمہین ایک فرزند کرامت فرمائیگا جس سے خاتم النبیین ہون گے۔

پس حضرت ہاشم خوف زدہ ہو کر بیدار ہوے اور اپنے بنی اعمام اور بھائی مطلب کو بُلا کر تمام ماجرا بیان کیا حضرت مطلب نے کہا اے برادر آپ نے جس عورت کا ذکر کیا وہ بنی نجار کی قوم مین سے ہے اور عفت و نجابت مین مشہور ہے اور اوسکا خاندان بھی جود و کرم اور مہمان نوازی مین مشہور ہے لکن آپ نسب و حسب مین اون سے بڑھے ہوے ہین۔ شاہانِ دنیا آپ سے تمنا رکھتے ہین اگر آپ کا ارادہ ہے تو ہمین اجازت دیجئے کہ ہم جاکر درخواست کرین۔ آپ نے جواب دیا کہ اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہے یہ کام بغیر میرے انجام کو نہ پہونچے گا۔ مین خود تجارت کے لئے شام کو جانیوالا ہون راستہ مین اس امر کو بھی طے کر لون گا۔ یہ فرما کر سفر کی تیاری مین مصروف ہو گئے اور سامانِ سفر درست کر کے اپنے بھائی مطلب اور دیگر بنی اعمام کو ساتھ لیا اور مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہوے۔

قبیلۂ بنی نجار کا مسکن اوس وقت تک مدینۂ منورہ ہی مین تھا جب آپ مدینۂ منورہ پہونچے تو نورِ محمدی کی نورانیت سے جو آپ کی پیشانی مین جلوہ گر تھا مدینہ کے تمام در و دیوار جگمگا اوٹھے۔ عجیب و غریب حالت دیکھکر لوگ اپنے گھرون سے باہر نکل آئے۔ اور اوس قافلہ مین پہونچکر پوچھنے لگے کہ آپ کون ہین اور کہان سے تشریف لا رہے ہین۔ ہم نے تو ایسے حُسن و جمال کے آدمی ہی نہین دیکھے خصوصاً یہ بزرگ جنکی پیشانی سے نور چمک رہا ہے حضرت مطلب نے ارشاد فرمایا کہ

نحن اھل بیت اللہ وسکان حرم اللہ
نحن بنی لوی بن غالب وھذا اخونا
ھاشم بن عبد مناف وقد جئناکم
خاطبین وفیکم راغبین وقد علمتم
ان اخانا ھذا خطبہ الملوک والاکابر
فما رغب الافیکم ویجب ان تورشدونا
الیٰ سلمیٰ۔

ہم خانۂ خدا کے اہل۔حریم خدا کے رہنے والے۔
اور لوی ابن غالب کی اولاد سے ہین۔اور یہ ہمارے
بھائی ہاشم ابن عبد مناف ہین اور ہم تمہاری پاس
خطبہ کرنے اور تمہاری طرف رغبت کر کے آئی ہین تمہین معلوم ہے
کہ بادشاہون اور بڑے لوگون نے انسے مواصلت کی درخواست
کی (اور بہت کچھ متمنی رہے) مگر وہ تمہارے سوا کسی کی طرف
راغب نہین ہوئے ہم چاہتے ہین کہ تم ہمین سلمیٰ کا پتہ دو۔

اتفاق سے سلمیٰ کے باپ عمرو بھی اوس مجمع مین موجود تھے اور یہ کلام سُن رہے تھے کہنے لگے کہ آپ لوگون کا شرف و بزرگی معلوم ہے اور جس غرض سے آپ نے زحمت فرمائی اوسپر ہم راضی ہین جس کا آپ نے ذکر فرمایا وہ میری ہی لڑکی ہے مگر چونکہ وہ بالغہ اور رشیدہ ہے اس لئے اس امر مین خود اوسی کو اختیار ہے اسوقت زنان قبیلہ کے ساتھہ بازار بنی قینقاع کو گئی ہے اگر تھوڑا سا توقف فرمائیے تو نوازش ہوگی اور اگر وہان ہی تشریف لے چلئے تو زیادہ مناسب ہے۔مگر یہ تو ارشاد ہو کہ آپ صاحبان مین سے خواستگاری کون کرتا ہے۔سب نے کہا کہ ہاشم بن عبد مناف جنکی پیشانی کا نور ساطع ہے۔پدر سلمیٰ نے کہا کہ زہے عزو شرف مجھے یہ تمنا اور آرزو ہے۔آپ تشریف رکھین۔ پھر اوس نے نہایت عزت واحترام سے اوتارا اور اونکی ضیافت مین مصروف ہوا۔تمام اہل مدینہ اور قبیلۂ اوس وخزرج آپ کے حسن وجمال کے مشاہدہ کو آئے۔یہود کی نظر جب اس نور پر پڑی تو زمانہ اونکی آنکھون مین تیرہ وتاریک ہو گیا کیونکہ وہ تورات مین پڑہ چکے تھے کہ یہ نور پیغمبر آخر الزمان کی علامت ہے۔عوام یہود نے اون کا غم وملال دیکھکر استفسار کیا کہ اسکا کیا سبب ہے اونھون نے کہا کہ یہ اوس شخص کی علامت ہے جو عنقریب ظاہر ہو کر بہت سے خون کریگا اور فرشتے اوسکی مدد کرینگے تمہاری کتابون مین اوسکا نام ماحی ہے۔یہود کو اس خبر سے بہت صدمہ پہونچا اور آپ کی طرف سے اون کے دلون مین کینہ پڑ گیا اور اس نور کے مٹانے پر کمر بستہ ہو گئے۔جب

صبح ہوئی تو حضرت ہاشم کے حکم سے اون کے رفقا نے لباس فاخرہ پہنے اور اپنے سامان زینت کو
ظاہر کیا بازوؤن پر جوشن باندھے بدنون پر زرہین پہنین تلوارون کو حمائل کیا۔ علم نزار کو بلند کیا اور
ہاشم کو درمیان مین لیکر بازار بنی قینقاع کی طرف روانہ ہوے۔ خدّام آگے آگے تھے اور پدر سلمیٰ
اور دیگر اکابر قوم اور چند یہودی بھی اون کے ہمراہ تھے۔ جب بازار کے قریب پہونچے وہان ہر قسم
کے لوگ موجود تھے سب نے اپنا اپنا کام بند کر دیا۔ اور سب کے سب حضرت ہاشم کے حسن و جمال کو
دیکھنے مین مصروف ہو گئے جن مین سلمیٰ بھی موجود تھین اونکے باپ نے جا کر بشارت دی اور
کہا کہ یہ آفتاب اوج عزت اور ماہ برج کرامت جسکے جود و کرم اور بخشش و سخا کا دنیا مین شہرہ ہے تیری
خواستگاری کے لئے آیا ہے۔ یہ سنکر سلمیٰ نے شرم و حیا سے سر جھکا لیا۔ اور اپنی رغبت کا اظہار کیا
یہان حضرت ہاشم کے لئے حریر سرخ کا ایک خیمہ نصب کیا گیا اور اوسکے چارون طرف قناتین کھڑی
کر دی گئین۔ پس حضرت ہاشم اور اون کے اصحاب داخل ہو گئے تو اہل بازار متفرق ہو گئے اور
آپس مین ایکدوسرے سے حضرت ہاشم اور اون کی قوم کے حالات اور مکہ معظمہ سے اون کے
آنے کا سبب دریافت کرنے لگے جبکہ بعض لوگون نے بیان کیا کہ وہ سلمیٰ کی خواستگاری کرنیکے لئے
آئے ہین تو آتش حسد اون کے دلون مین بھڑکنے لگی تا اینکہ شیطان بھی حسد کرنے لگا اور ایک پیر مرد
کی صورت مین سلمیٰ کے پاس آکر کہنے لگا کہ مین ہاشم کے رفقا مین سے ہون محض خیر خواہی کی غرض
سے تجھے یہ نصیحت کرنے آیا ہون کہ یہ شخص ظاہری حسن و جمال سے تو آراستہ ہے مگر عورتون سے
بہت جلد متنفر اور دلتنگ ہو جاتا ہے دس دن سے زائد کوئی عورت اوس کے پاس توقف نہین
کرتی جس عورت کو بہت چاہتا ہے وہ بھی دو ماہ سے زیادہ اسکے پاس نہین ٹھہرتی۔ بہت سی عورتون
سے شادی کر چکا ہے۔ علاوہ برین لڑائیون مین بزدل ہے۔ سلمیٰ نے کہا اگر ایسا ہے تو مین ہرگز اوسکی
طرف رغبت نہ کرون گی اگرچہ وہ قلعہاے خیبر کو سونے چاندی ہی سے کیون نہ بھر دے مجھے اون سے
محبت بھی ہو گئی تھی اور رغبت بھی پیدا ہوئی تھی مگر یہ خصلتین سنکر وہ رغبت گھٹ گئی جاؤ اون سے
کہدینا کہ اب میرے پاس کسی کو نہ بھیجنا پس شیطان سلمیٰ کو اسی غم و ہم مین مبتلا کر کے چلتا بنا۔ دوبارہ

دوسرا بھیس بدل کر آیا اور سلمیٰ سے اوسی قسم کی تقریر کی سلمیٰ نے کہا آیا مین نے تیری معرفت اونکے پاس یہ پیام نہین بھیجا تھا کہ وہ میرے پاس اسکے بعد کوئی قاصد یا ایلچی نہ بھیجین۔ یہ سُن کے شیطان خاموش ہوگیا۔ سلمیٰ نے کہا کہ اگر تمہارے بعد وہ کسی قاصد کو بھیجین گے تو اب مین اوسکی گردن مار دینے کا حکم دونگی یہ سُنکر شیطان خوش خوش چلا گیا اور اوس نے سلمیٰ کے دل مین ہاشم کی طرف سے دشمنی ڈال دی جب سلمیٰ کا باپ آیا بیٹی کو حیرت زدہ پایا۔ سبب معلوم کیا تو اوس نے کہا کہ آپ ایسے شخص سے میرا عقد کرنا چاہتے ہین جو عورتون سے جلد منزجر اور دلتنگ ہو جاتا ہے اور اون کو طلاق دیدیتا ہے اور لڑائی مین بزدلا ہے۔ پدر سلمیٰ نے سُنا اور کہا قسم بخدا جن باتون کا تو نے ذکر کیا اون مین سے تو کوئی بات بھی اون مین نہین ہے آجتک کسی عورت کو بھی اونہون نے طلاق نہین دی۔ شجاعت و مردانگی مین بھی یکتاے روزگار ہین جس نے تجھسے بیان کیا بیشک وہ شیطان تھا۔ سلمیٰ کہنے لگین کہ اگر میرے پاس اونکی یہان سے ایک ہی قاصد آتا تو اوسکو جھوٹا اور دشمن سمجھتی لکن میرے پاس تو یکے بعد دیگرے تین شخص آئے اور ہر ایک نے اوسی امر کا ذکر کیا جسکو باقی لوگون نے ذکر کیا۔ پدر سلمیٰ نے کہا کہ ہم نے نہ تو اونکا کوئی قاصد دیکھا نہ اون کی کوئی بات سُنی حضرت ہاشم کو اِن امور کی خبر نہ تھی اونہون نے اپنی قوم مین سے سلمیٰ کے خطبہ کے لئے ایک جماعت کو منتخب کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ اتفاقاً سلمیٰ اپنی کسی ضرورت سے جارہی تھین اثناے راہ مین حضرت ہاشم سے ملاقات ہوگئی اور جو نور کہ اونکی پیشانی مین جلوہ گر تھا اوسکی محبت اونکے دل مین ایسی پیدا ہوئی کہ بیقرار ہوگئین اور حضرت ہاشم سے کہنے لگین کہ مجھکو آپ سے محبت ہوگئی ہے کل صبح کو میرے باپ سے میری خواستگاری کیجئے اور جسقدر مہر مانگین اوسے قبول کر لیجئے مین اپنے مال سے آپکو مدد دونگی۔ دوسرے روز حضرت ہاشم نے سلمیٰ کی قوم سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا اور اسباب زینت سے آراستہ ہوے تو قوم سلمیٰ کی ایک جماعت اون کے خیمہ مین وارد ہوئی۔ پس جسقدر لوگ کہ خیمہ مین موجود تھے اون سب نے کھڑے ہو کر اون کی تعظیم کی اور حضرت ہاشم اور اون کے بھائی حضرت مطلب اور دیگر بنی عم صدر خیمہ مین بیٹھ گئے۔ پس حضرت مطلب نے اس طرح کلام فرمایا کہ

یا اهل الشرف والاکرام والفضل والانعام کہ اے صاحبانِ شرف واکرام اور اہلِ فضل و انعام

نحن وفد بیت اللہ الحرام والمشاعر العظام والینا سعت الاقدام وانتم تعلمون شرفنا وسوددنا وما قد خصصنا اللہ بہ من النور الساطع والضیاء اللامع ونحن بنو لوی بن غالب قد انتقل ھذا النور الی عبد مناف ثم الی اخینا ھاشم وھو معنا من آدم الی ان صار الی ھاشم وقد ساقہ اللہ الیکم واقدمہ علیکم فنحن لکریمتکم خاطبون وفیکم راغبون	ہم وفد بیت اللہ و مشاعر ہین - اطراف و جوانب سی لوگ ہماری طرف آتے ہین اور ہماری عظمت و بزرگی کو تم جانتے ہو اور یہ کہ نور محمدی کو جس کی روشنی تم دیکھتے ہو خداوند عالم نے ہمارے ہی لئے مخصوص کیا ہے اور ہم فرزندان لوی بن غالب ہین - اور یہ نور حضرت آدمؑ سے سلسلہ بسلسلہ ہمارے بھائی ہاشم تک آیا ہے اب یہ نعمت الٰہی تمہاری طرف متوجہ ہے ہم اس لئے آتے ہین کہ تمہاری دختر گرامی سے خطبہ کرین -

پدر سلمٰی نے عرض کیا کہ مین نے آپ کی درخواست کو قبول کیا لیکن سلف سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ پہلے مہر معین کرلیا جاتا ہے - اگر ایسا نہ ہوتا تو مین کبھی آپ سے اس کا تذکرہ نہ کرتا - حضرت مطلب نے ارشاد فرمایا کہ مین نے سو اونٹنیان سیاہ چشم سرخ رنگ معین کین جنکے قریب تک اونٹ[1] نہین گئے - ابلیس جو وہان بیٹھا ہوا تھا رونے لگا اور پدر سلمٰی سے کہا کہ مہر کو زیادہ کرو - اوس نے کہا کہ کیا تمہارے نزدیک میری بیٹی کی یہی قدر و منزلت ہے - حضرت مطلب نے فرمایا کہ ہم ہزار مثقال سونا بھی دین گے - پھر ابلیس نے اشارہ کیا کہ مہر کو زیادہ کرو - پدر سلمٰی نے کہا کہ آپ نے ہمارے حق مین بہت کمی کی - حضرت مطلب نے ارشاد فرمایا کہ ایک خروار عنبر - دس جامے سفید مصری اور دس جامے عراقی بھی دین گے - پھر ابلیس نے اشارہ کیا کہ اور طلب کرو - پدر سلمٰی نے عرض کیا کہ کچھ اور اضافہ کیجئے - حضرت مطلب نے ارشاد فرمایا کہ ہم خدمتگزاری کے لئے پانچ کنیزین بھی دینگے - آیا اسپر بھی تم کو کچھ اور زیادتی مطلب ہے - ابلیس نے پدر سلمٰی کی طرف اشارہ کیا کہ اور طلب کرو پس پدر سلمٰی کہنے لگے کہ جو کچھ آپ عطا فرمائین گے وہ سب آپ ہی کے پاس پلٹ آئیگا حضرت

[1] یعنی باکرہ ناقے ۱۲

مطلب نے ارشاد فرمایا کہ پانچ اوقیہ مشک اور پانچ قدح اوقیہ کافور بھی ہم اور بڑھاتے ہین اب بھی تم راضی
ہویا نہین - ابلیس نے پھر وسوسہ کرنا چاہا مگر سلمیٰ کے باپ نے کہا کہ اے پیر بدخو تو یہان سے نکل جا
تو نے مجھے بہت خجل و شرمندہ کیا - اوس وقت حضرت مطلب نے بھی اوسے نکل جانے کا حکم دیا
پس ابلیس وہان سے چلا گیا اور یہودی بھی اوس کے ساتھ چلے گئے - اور ابلیس نے کہا کہ ای عمرو
تم نے اپنی بیٹی کا مہر کم رکھا - مین تو ان لوگون سے اتنا مہر طلب کرنا چاہتا تھا کہ جس کی وجہ سے
تمہاری بیٹی تمام عورتون اور اہل زمانہ پر فخر کرتی اور میرا تو یہ قصد تھا کہ ان سے مہر مین ایسا قصر بنوادن
جس کا دس فرسخ طول اور اسی قدر عرض ہو اور آسمان سے باتین کرتا ہو اوسکے بالائی حصہ مین ایک
ایسی نشست گاہ ہو جہان سے ایوان کسرے کو دیکھ سکین اور وہ جہاز و کشتیان بھی دکھای دین جو
دریا مین چلتی ہین - اور وہان دجلہ و فرات سے ایک نہر کاٹ کر لائی جاے جس کا عرض سو ہاتھ ہو
اور اوسمین کشتیان اور جہاز چل سکین اوس نہر کے کنارے خرمے کے درخت لگاے جائین جو
میانہ قد ہون اور اون کے پھل گرمی اور جاڑے کسی موسم مین بھی منقطع نہ ہون حضرت مطلب نی
ارشاد فرمایا کہ وائے ہو تجھپر ایسا کون کرسکتا ہے - پھر حضرت سلمیٰ کے باپ اور جناب مطلب نے
زور سے جھڑکا اور ہر طرف سے جھڑکنے کی آواز بلند ہوئی اور ابلیس کی مراد بھی یہ تھی کہ مجلس پراگندہ
ہو جاے - بعد ازان ارمون بن قبطون نے کہا کہ یہ پیر مرد بہت بڑا حکیم اور ہمارے شہرون اور
شام و بغداد مین حکمت کے ساتھ معروف و مشہور ہے - علاوہ برین ہم ہرگز اپنی لڑکی کی ایسے
پردیسی سے شادی نہ کرین گے پھر چار سو یہودی جو وہان موجود تھے اوٹھ کھڑے ہوے -
اور حضرت ہاشم کے اصحاب نے بھی جو چالیس آدمی تھے اپنی تلوارین کھینچ لین - حضرت ہاشم نے
اصحاب سے ارشاد کیا کہ ان لوگون کی خبر لینا - پس حضرت مطلب نے ارمون بن قبطون پر
اور حضرت ہاشم نے ابلیس پر حملہ کیا - ابلیس بھاگا حضرت ہاشم نے اوسے پکڑ کر بلند کیا اور زمین پر
دے مارا جب اوسے نور محمدی نے گھیر لیا تو وہ زور سے چیخ کر ہوا ہو گیا - حضرت ہاشم اپنے بھائی
مطلب کیطرف ملتفت ہوے تو دیکھا کہ اونھون نے ارمون کے دو ٹکڑے کر دئے ہین حضرت ہاشم

اور اون کے اصحاب نے بہت سے یہودیون کو قتل کیا۔ مدینہ مین زلزلہ آگیا اور مرد اور عورتین نکل پڑین یہود زہر میت کھا کر بھاگ نکلے۔ پدر سلمیٰ پلٹ آئے اور اپنی قوم سے کہنے لگے کہ تم نے خوشی کو رنج سے ملا دیا۔ اس فتنہ و فساد کا سبب شیطان تھا جب نشتر یہودی قتل ہوگئے تو حضرت ہاشم اور اون کے اصحاب نے تلوار کو روک لیا۔ اور اوس روز سے یہودیون کو رسول خدا ؐ سے عداوت (اور زیادہ) ہوگئی۔ پھر حضرت ہاشم نے اپنے اصحاب سے خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ میرے خواب کی یہی تعبیر ہے۔ پس اون یہودیون نے اپنے عالم کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا حضرت ہاشم نے یہودیون سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ یہود تمہین شیطان نے بہکا دیا تھا تم اپنے صاحب کو تلاش کرلو اگر وہ ملجائے تو سمجھ لینا کہ وہ مرد حکیم و دانا ہے اور اگر نہ ملے تو جان لو کہ وہ درحقیقت تمہارے احبار مین نہین ہے بلکہ شیطان ہے۔ پھر ابو سلمیٰ نے اپنے امور کی درستی کا ارادہ کیا اور قوم کے لوگ یہودیون پر غصہ مین بھرے ہوے پلٹ گئے۔ پس حضرت ہاشم اپنی جاے قیام پر تشریف لاے اور ولیمون کی تیاری کا حکم دیا جب کھانا تیار ہوگیا تو لوگون کو کھانے کے لئے بٹھایا اور غلامون کو حکم دیا کہ شیر کے بزرگ کاسے اور بکری و اونٹ کے گوشت سے بھرے ہوے پیالے حاضرین کے پاس لے جائین لوگون نے کھانا شروع کردیا۔ اور پدر سلمیٰ اپنی بیٹی کے پاس گئے اور کہا کہ جس شخص نے تم سے حضرت ہاشم کا بزدل ہونا بیان کیا تھا وہ بالکل جھوٹا تھا اگر مین اونہین نہ روکتا اور قسم نہ دیدیتا تو وہ کسی یہودی کو بھی زندہ نہ چھوڑتے۔ سلمیٰ نے کہا کہ آپ اون کے پاس جائیے اور کسی کے کہنے سننے کا خیال نہ کیجئے (راوی کا بیان ہے کہ) جب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو ابو سلمیٰ نے کہا کہ اے گروہ سادات اپنے دلون سے غیظ و غضب کو دور کیجئے۔ ہم آپ کے لئے ہین اور ہماری بیٹی آپ کے لئے بطور ہدیہ پیش ہے۔ حضرت مطلب نے فرمایا کہ جو کچھ ہم کہہ چکے ہین اوس سے زیادہ دین گے۔ پھر حضرت ہاشم سے کہا کہ جو کچھ مین نے کہا آپ اوس پر راضی ہین اونہون نے جواب دیا کہ ہان۔ پس اوس وقت لوگون نے باہم مصافحہ کیا اور ابو سلمیٰ نے اپنی آستین مین سے دینار و درہم نکالے۔ دینار تو حضرت ہاشم اور حضرت مطلب پر نچھاور کردئے اور درہم اونکے اصحاب

اور مشک وکافور اور عنبر بھی نثار کیا تا اینکہ اون کے کپڑون کو پر کردیا۔

بہر حال عقد ہو جانے کے بعد حضرت ہاشم نے کچھہ روز مدینہ مین قیام کیا اور اہل مدینہ آپ کی تعظیم واکرام کی وجہ سے لوگون کو ولیمہ تیار کر کے کھلاتے تھے۔ آپ حضرت سلمیٰ کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت عبد المطلب کا حمل قرار پایا اور جو نور کہ آپ کی پیشانی مین جلوہ گر تھا وہ حضرت سلمیٰ کی طرف منتقل ہو گیا جس نے اون کے حسن وجمال کو اور بھی بڑہا دیا اور تمام آفاق مین اونکے حُسن کی شہرت ہو گئی۔ اور اس کا یہ اثر ہوا کہ آپ کے لئے درخت اور سنگریزے اور کنکریان تحیۃ وتعظیم کی آوازین دیتی تھین۔ اور داہنے طرف سے کسی کہنے والے کی آواز سنتی تھین جو کہتا ہوتا تھا السلام علیك یا خیر البشر۔ آپ پہلے پہلے تو اس قسم کے واقعات بیان کر دیتی تھین مگر جب ایسے امور سے حضرت ہاشم کو ان کی طرف سے اندیشہ پیدا ہو گیا (کہ کوئی انہین ہلاک نہ کردے) تو حضرت سلمیٰ اپنی قوم سے ان واقعات کو چھپانے لگین۔ تا اینکہ ایک شب مین ایک منادی کو کہتے ہوے سُنا۔

لك البشر اذ اوتیت اکرم من مشی وخیر الناس من حضر و بادی۔	اے سلمیٰ بشارت ہو کہ تمہین ایسا فرزند دیا گیا ہے جو ہر ایک چلنے والے سے بزرگ تر اور تمام اہلِ شہر اور صحرا نشین لوگون سے بہتر ہے

اس واقعہ کے چند دن بعد حضرت ہاشم نے سفر کا قصد فرمایا اور حضرت سلمیٰ سے رخصت ہوتے وقت ارشاد کیا۔

انی اودعتك الودیعۃ التی اودعہا اللہ آدم واودعہا آدم ولدہ شیثا ولم یتزالوا یتوارثونہا من واحد الیٰ واحد الی ان وصلت الینا وشرفنا اللہ بھذا النور وقد اودعتہ ایاك وھا انا اخذ علیك العھد والمیثاق	مین وہ امانت تمہارے سپرد کرتا ہون جو جناب باری نے حضرت آدمؑ کے اور اونہون نے اپنے فرزند شیث کے سپرد کی تھی اور وہ یکے بعد دیگرے اس امانت کو یونہین سپرد کرتے چلے آئے یہانتک کہ یہ ہم تک پہونچی اور خدا نے اس نور کی وجہ سے ہمکو شرف وبزرگی کرامت فرمائی اب مین نے یہ نور تمہارے سپرد کیا ہے اور تم سے عہد وپیمان لیتا ہون کہ

بان تقیہ وتحفظیہ وان أتیت بہ	تم اس کی حفاظت کرنا اور اگر میری غیبت مین اس کی
وانا غائب عنك فلیکن عندك بمنزلة	ولادت ہو تو اس کی وہی منزلت قرار دینا جو حدقہ کو
الحدقة من العین والروح بین الجنبین	آنکھہ سے اور روح کو پہلوون سے ہوتی ہے - اور اگر
وان قدرت علی ان لاتراہ العیون	ممکن ہو تو اسے لوگون کی نگاہون سے محفوظ رکھنا کیونکہ
فافعلی فان لہ حسادا واضدادا	اس کے دشمن بہت ہین خصوصاً یہود جسے تم اپنے
واشد الناس علیہ الیہود وقد رأیت	عقد کے روز دیکھہ بہی چکی ہو - اور اگر اس سفر سے مین صحیح
ماجری بیننا وبینہم یوم خطبتك	وسالم نہ پلٹا بلکہ میرے مرنے کی خبر آئے تو تم اس کی
وان لم ارجع من سفری ھذا او سمعت	بہت حفاظت کرنا یہان تک کہ جب یہ جوان ہو جائے
انی ھلکت فلیکن عندك محفوظا	تو اسے حرم خدا مین اس کے اعمام کے پاس
مکرما الی ان یترعرع واحملیہ الی	بہیج دینا جو اوس کی عزت و نصرت کا
الحرم الی عمومتہ فی دار عزۃ ونصرتہ -	مقام ہے -

بعد ازان پہر حضرت سلمیٰ سے فرمایا کہ

اسمعی واحفظی ما قلت لك	مین نے جو کچھہ کہا ہے اسے بغور سن لو اور خیال رکھو -

حضرت سلمیٰ نے عرض کیا کہ

نعم قد سمعت واطعت ولقد	مین نے بغور سن لیا اور بجان و دل قبول کیا مگر آپ نے
اوجعتنی بکلامك فانا اسال اللہ	اپنی جدائی کے تذکرہ سے مجھے رنج دیا - مین خدا سے
العظیم ان یردك سالما -	دعا کرتی ہون کہ وہ آپ کو صحیح وسالم پلٹائے -

پہر حضرت ہاشم اپنے بھائی اور اصحاب سمیت نکلے اور اون سے خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ بھائیو اور اے بنی لوی کی اولاد موت ہر شخص کے لئے ضروری ہے مین جاتا تو ہون مگر یہ نہین معلوم کہ تمہاری طرف پلٹ کے بھی آون گا یا نہین اس لئے تمہین وصیت کرتا ہون کہ تفرق و پراگندگی سے بچتے رہنا کہین تمہاری جمعیت جاتی نہ رہے تمہاری قیمت گھٹ نہ جائے سلاطین کی نظرون مین

تمہاری قدر و منزلت کم نہ ہوجاے اور کوئی تمہین اذیت پہونچانے کی طمع نہ کرے۔ کیون بھائیو
سُن رہے ہو۔ مَین تم مین اپنے حقیقی بھائی مطلب کو خلیفہ چھوڑتا ہون جو میرے نزدیک عزیز ترین
خلق ہین۔ اگر تم نے میری وصیت کو سُن لیا اور خانہ کعبہ کی کُنجیان۔ حجاج کی سقایت۔ علم نزار۔
تبرکاتِ انبیا۔ اِن کے سپرد کردئے تم سعید رہوگے۔ اور مَین تمہین اپنے اوس فرزند کے متعلق بھی
وصیت کرتا ہون جو سلمٰی کے شکم مین ہے اوس کی شان عظیم ہوگی۔ میرے کلام کی مخالفت نہ کرنا۔
اونہون نے جواب دیا کہ ہم نے سُنا اور قبول کیا۔ مگر آپ نے اپنی وصیت سے ہمارے دلون کو
توڑڈالا اور صدمہ پہونچایا۔ الحاصل حضرت ہاشم مقام غزہ کی طرف روانہ ہوے جو ملکِ شام مین
واقع ہے۔ اور وہان کی تجارت گاہ مین تشریف لیجا کر مال تجارت فروخت کیا۔ اور اپنے لئے اپنی
مرضی کے موافق کچھہ چیزین خرید فرمائین۔ اور حضرت سلمٰی کے لئے بھی کچھہ تحفے خرید فرماے۔
پھر سفر کی تیاری فرمائی۔ اور جب وہ شب آئی جس مین آپ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو آپ بیمار
ہوگئے اور صبح ہوتے ہوتے مرض طول پکڑ گیا اور آپ کے رفقاء سفر روانہ ہوگئے اور صرف
حضرت ہاشم اور اون کے غلام اور اصحاب باقی رہ گئے۔ پس آپ نے اون لوگون سے فرمایا کہ تم بھی
اپنے ساتھیون سے جاملو۔ کیونکہ مین ضرور ہلاک ہون گا۔ اور مکہ معظمہ کی طرف واپس جاؤ اور اگر تمہارا
مدینہ کی طرف سے گذر ہو تو میری زوجہ سلمٰی کو میری طرف سے سلام پہونچادینا اور اوس سے میری
حالت کو بیان کردینا اور میری طرف سے اوسے تسلی دینا اور میرے فرزند کے بارہ مین اوسے
وصیت کرنا اس لئے کہ مجھکو اوس کے بارہ مین شدید اہتمام ہے اور اوسی کی طرف سے زیادہ
فکر و تشویش ہے۔ یہ سُنکر لوگون نے ڈاڑہین مار کر رونا شروع کیا اور کہنے لگے کہ ہم تمہارے پاس سے
اوسوقت تک حرکت کرنا نہین چاہتے جب تک کہ تمہارے انجام پر نظر نہ کرلین۔ اور اون
لوگون سنے تمام شب قیام کیا اور جب صبح ہوئی تو حضرت ہاشم پر امراض کا ہجوم ہوا۔
اون لوگون سنے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کا کیسا مزاج ہے۔ اونہون نے
جواب دیا کہ مَین تمہارے ساتھہ آج کے دن سے زیادہ قیام نہ کرون گا۔

اور کل تم مجھکو مٹی مین دفن کروگے - یہ سُن کر قوم نے شدید گریہ کیا اور اونہون نے جان لیا کہ وہ دنیا سے مفارقت کرنے والے ہین اور اون کا برابر مشاہدہ کرتے رہے تا اینکہ صبح کاذب نے طلوع کیا - پس اون پر مرض کی اور بھی شدت ہوگئی - اور ان لوگون سے کہنے لگے کہ مجھے تکیہ لگا کر سیدہا بٹھادو اور دوات و کاغذ لادو - اون لوگون نے قلم دوات اور کاغذ حاضر کیا اور حضرت ہاشم نے اوس پر کچھ لکھنا شروع کیا اور آپ کی اونگلیان کانپتی جاتی تھین - پھر فرمایا کہ

باسمك اللهم هذا كتاب كتبه عبد ذليل جائه امر مولاه بالرحيل - اما بعد فاني كتبت اليكم هذا الكتاب وروحي بالموت تجاذب لانه لا لاحد من الموت مهرب واني قد نفذت اليكم اموالي فتقاسموها بينكم بالسويه ولا تنسوا البعيد عنكم التي اخذت نوركم وحوت عزكم سلمى واوصيكم بولدي الذي منها وقولوا الخلاده وصفيه ورقيه تبكين على وتندبن ندب الثاكلات ثم بلغوا سلمى عني السلام وقولوا لها اه ثم اه اني لم اشبع من قربها والنظر اليها والى ولدها والسلام عليكم ورحمة الله الى يوم النشور -

اے خدا یہ وہ کتاب ہے جسکو ایک بندۂ ذلیل نے لکھا ہے جسکو اوس کے آقا نے کوچ کرنے پر مامور کیا ہے - اما بعد - پس تحقیق کہ مین نے تم لوگون کے پاس اس خط کو اوس وقت لکھا ہے جب کہ موت میرے نفس سے مزاحمت کرتی تھی اس لئے کہ کسی شخص کو موت سے چارہ نہین ہے - اور مین نے تمھاری طرف اپنے اموال کو بھیجا ہے تم اوسکو آپس مین برابر تقسیم کرلو - اور سلمی کو نہ بھولنا جو تم سے دور اور تمھارے نور کی امانت دار ہے اور تمھاری عزت کو اوس نے جمع کرلیا ہے - اور مین تمکو اپنے اوس فرزند کے متعلق وصیت کرتا ہون جو تمکو سلمی مین سے ہے اور خلادہ اور صفیہ اور رقیہ سے کہنا کہ وہ مجھپر اسطرح سے گریہ کرین جسطرح زنان پسر مردہ گریہ کرتی ہین - پھر سلمی کو میری طرف سے سلام پہونچاؤ اور اوس سے کہو کہ افسوس ہے کہ مین جی بھر کر اوسکے پاس نہ رہ سکا اوسکے اور اوسکے فرزند کی طرف نظر نہین کرسکا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ الی یوم النشور -

بعد ازان خط کو بند کرکے مُہر لگادی اور اپنے اصحاب کے حوالہ کیا اور کہا کہ مجھے لٹادو - اونہون نے

لٹادیا اور جناب ہاشم نے آسمان کی طرف نظر کی بعد ازان کہنے لگے کہ

رفقاً ایہا الرسول بحق ما حملت من نور المصطفیٰ صلعم ـ } اے ملک الموت تم کو نور مصطفیٰ کے حق کی قسم ہے جس کا کہ مین حامل تھا نرمی کرو ـ

راوی کہتا ہے کہ حضرت ہاشم گویا ایک چراغ تھے جو فوراً بجھہ گیا ـ پس جب اون کا انتقال ہوگیا تو اون کے رفقا نے تجہیز و تکفین کی اور دفن کردیا اور اون کی قبر وہان پر معروف ہے ـ بعد ازان اون کے غلامون نے اون کا مال لیکر کوچ کرنے کا ارادہ کیا اور اون کے مرثیہ مین شاعر کہتا ہے[1]

الیوم هاشم قد مضی لسبیله	یا عین جودی منک بالعبرات
وابکی علی البدر المنیر بخرفه	وابکی علی الضرغام طول حیات
الا ابو کعب مضی لسبیله	یا عین فابکی الجود بالعبرات
صعب العریکة لابه لوم ولا	فشل غداة الروع والکربات
یا عین ابکی غیث جودها طل	اعنی ابن عبد مناف ذا الخیرات
وابکی لاکرم من مشی فوق الثریٰ	فلاجله قد ازرمت زفراتی

راوی کہتا ہے پھر وہ لوگ روانہ ہوے تا اینکہ یثرب وارد ہوے اور شدت سے گریہ کرنا اور واہاشماہ واعزاہ کہکر پکارنا شروع کیا ـ اہل مدینہ اور سلمیٰ اور اون کے باپ اور اوس کے قبیلہ کے لوگ سب کے سب نکل پڑے اور آکر حضرت ہاشم کے گھوڑون پر نظر کی دیکھا کہ اونکی پیشانیون کے بال کاٹ ڈالے ہین اور اون کے غلام روے ہے ہین ـ

[1] ان اشعار کے مطلب کا خلاصہ یہ ہے کہ آج کے دن ہاشم کا انتقال ہوگیا ـ اے آنکھہ اپنے آنسوؤن کے ساتھہ گریہ کر اور سوزش دل کے ساتھہ بدر منیر اور اوس شیر خدا پر مدت عمر تک بکا کر افسوس ہے کہ ابو کعب نے اپنی موت کے راستہ کو اختیار کیا اے آنکھہ تو جود و سخا پر آنسوؤن کے ساتھہ گریہ کر ـ وہ لڑائی کے دن نہایت سختی کے ساتھہ پیش آتے تھے اون مین کوئی امر ملامت کا نہ تھا اور جنگ کے دن اون مین کسی قسم کی سستی نہ ہوتی تھی ـ اے آنکھہ جود و سخا کے ابر بارندہ پر گریہ کر جو حضرت عبد مناف کے باخیر صاحبزادے ہین ـ اے آنکھہ تو اوس شخص کے لئے گریہ کر جو کل زمین پر چلنے والون مین کریم تر ہے اور اونہین کے سبب سے میرا نالہ و فریاد بلند ہوا ہے ۱۲

پس جب حضرت سلمیٰ نے حضرت ہاشم کے انتقال کی خبر سُنی تو اپنے کپڑون کو پھاڑ ڈالا اور اپنی رخسارون پر طمانچے مارے۔ اور بین کرنے لگین کہ ہاے ہاشم تمہارے مرنے سے کرم اور عزت کا خاتمہ ہو گیا ای ہاشم اب تمہارے اوس بچہ کی کون حفاظت کریگا جسے تم نے دیکھا تک بھی نہین۔

حضرت سلمیٰ کے اس بین پر ایک کُہرام مچ گیا۔ پھر حضرت سلمیٰ نے حضرت ہاشم کی تلوارون مین سے ایک تلوار لی اور اوس سے اونکی تمام سواریون کو پے کر دیا۔ اور ان کی قیمتون کو اپنے ذمہ پر محسوب کیا اور جو شخص حضرت ہاشم کے پاس سے آیا تھا اوس سے کہا کہ جناب مطلب سے بعد سلام کہدینا کہ مین آپ کے بھائی کے عہد پر قائم ہون اور اون کے بعد اور لوگ مجھپر حرام ہین۔

پھر حضرت ہاشم کے غلام وہان سے چل کر مکہ پہونچے۔ وہان آپ کے انتقال کی خبر پہلے پہونچ چکی تھی۔ اون کے پہونچنے پر اہل مکہ بہت روئے مرد گھرون سے نکل آئے اور قریش کی عورتین بھی بال بکھراے گریبان چاک گھرون سے باہر نکل آئین سادات بنی عبد مناف کی عورتین بھی نکل پڑین اور خلاؔدہ بڑہکر اون لوگون کو ملامت کرنے لگین کہ تم اون کی لاش حرم خدا مین کیون نہ لائے۔ اور حسب ذیل اشعار بطور نوحہ پڑہے ہے۔

یا ایھا الناعون[1] افضل من مشیٔ — الفاضل بن الفاضل بن الفاضل
اسد الشری مازال یحمی اھلہ — من ظالم او معتد بالباطل
ماضی العزیمۃ اروع ذی ھمۃ — علیا وجودا کالسحاب الھاطل
زین العشیرۃ کلھا و عمادھا — عند الھزائز طاعن بالذابل
ان السمیدع قد ثوی فی بلدۃ — بالشام بین صحاصح وجنادل

[1] ان اشعار کا حاصل یہ ہے کہ
اے وہ لوگو جو ایسے شخص کی خبر مرگ دینے والے ہو جو ہر راہ چلنے والے سے افضل تھا۔ اور پشتون سے فضیلت کا وارث تھا جو شیر نیستان کے مثل تھا اور اپنے اہل وعیال کی ہر ایک ظالم و سرکش سے حمایت کرتا تھا جسکا ارادہ نافذ اور ہمت بلند تھی اور جود و سخا مین ابر بارندہ کے مثل تھا۔ تمام قبیلہ کی زینت اور پشت و پناہ تھا۔ اور سختیون کی وقت نیزے سے طعن لگاتا تھا۔ وہ ایسے سید کریم تھے جنہون نے شام کے ایک شہر مین جنگل کے درمیان انتقال کیا

پس جبکہ خلادہ اپنے شعر سے فارغ ہوئین تو لوگون کے پاس بنت سفتاز وجہ حضرت ہاشم وارد ہوئین اور خاک لیکر اون کے چہرون پر ڈالی اور کہنے لگین کہ تم کس قدر بڑے عشیرہ ہو کہ تم نے اپنے سردار کو ضایع کردیا آیا حضرت ہاشم تمپر مہربان نہ تھے کہ جب اون پر موت نازل ہوئی تھی تو تم اون کو اون کے شہر اور قبیلہ مین اوٹھا لاتے اور ہم بھی اون کو دیکھہ لیتے - اوس کے بعد اونھون نے یہ شعر پڑہے ؎

جودی وسحی دمعك الهطلا | علی کریم ثوی فی الشام ثم خلا
زین الوریٰ ذاك الذی سن القریٰ | کرما ولم یری فی یدیه منزلشا نخلا

جب وہ اپنے شعر سے فارغ ہوئین تو حضرت کی صاحبزادی طلیعہ نے یہ مرثیہ پڑہا ؎

الا ایها الرکب الذین ترکتموا | کریمکم بالشام رهن مقام
الم تعرفوا ما قدره وفخاره | الا انکم اولی الوری بملام
ابا عمرتی سحی علیه فقد مضی | اخو الجود والاضیاف تحت رخام

آپ کی صاحبزادیون مین سب سے آخر مین رقیہ نے یہ مرثیہ پڑہا ؎

عین جودی بالبکاء والعویل | لاخ الفضل والسخاء الفضیل
طیب الاصل فی العزیمة ماض | سمهری فی النائبات اصیل

پس اوس وقت لوگ روئے اور آپ کا خط کھول کر پڑہا جس سے اون کا رنج وملال تازہ ہوگیا پھر اون کے بھائی حضرت مطلب کو مقدم کرکے اپنا سردار بنایا - اونھون نے ارشاد کیا کہ بھائی عبدالشمس مجھسے بڑے اور اس امر کے زیادہ حقدار ہین - عبدشمس نے کہا کہ قسم بخدا بھائی ہاشم کے تم ہی خلیفہ ہو - پس اہل مکہ اس امر پر راضی ہوگئے - عَلَمِ نزار - خانہ کعبہ کی کنجیان سقایہ - رفادہ حضرت اسماعیل کی کمان حضرت شیثؑ کی نعل - جناب ابراہیمؑ کی قمیص - حضرت نوحؑ کی انگوٹھی - اور جو انبیاء کے تبرکات اون کے پاس تھے حضرت مطلب کے سپرد کردئے -

جناب عبد المطلب کا حال آپ کا اسم مبارک شیبۃ الحمد تھا۔
جب آپ کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی مادرِ گرامی کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہین ہوئی جیسی کہ عموماً ایسے وقت عورتون کو ہوا کرتی ہے۔ بلکہ آپ کی مادرِ گرامی نے ہاتف کی ایک آواز سُنی کہ وہ یہ شعر پڑھ رہا ہے ؎

یا زینۃ النساء من بنی النجار	باللہ اسدلی علیہ بالاستار
واحجبیہ عن اعین النظار	کی تسعدی فی جملۃ الاقطار

ہاتف کی یہ آواز سُنکر حضرت سلمٰی نے دروازون کو بند کرکے پردے چھوڑدئے اور اپنی حالت کو لوگون سے پوشیدہ رکھا بس ناگاہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ زمین سے آسمان تک ایک نور کا پردہ ڈال دیا گیا ہے اور شیطانِ رجیم کو روک دیا گیا ہے (تاکہ اوس کا گذر نہ ہوسکے) اوس وقت آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ کی پیشانی سے نورِ محمدی چمکتا تھا۔ پیدا ہوکر آپ نے تبسم فرمایا جس سے آپ کی والدۂ محترمہ کو تعجب بھی ہوا اور جب آپ پر نظر کی تو سر مین چند سفید بال چمکتے دکھائی دئے کہنے لگین کہ ہان تم شیبہ ہو جیسا کہ تمہارا نام رکھا گیا ہے اور آپکو صوف کے ایک کپڑے مین لپیٹ لیا اور کچھہ روز تک اپنی قوم مین کسی سے بھی اس امر کا تذکرہ نہ فرمایا۔ اوسی کے ساتھہ کھیلتی رہتی تھین اور وہ بھی اون کی طرف ہُمکتے تھے جب پورا ایک مہینہ گذر گیا تو لوگون کو پتہ چلا اور قابلہ عورتین حضرت سلمٰی کے پاس آئین اور اون کو آپ کے ساتھہ کھیلتا ہوا پایا جب پورے دو ماہ گذرے تو آپ چلنے لگے۔ آپ کے وجود ذی جود سے زیادہ شدید تر اور ضرر رسان یہودیون کے لئے اور کوئی امر نہ تھا جب وہ آپ کو دیکھتے تو غیظ و غضب مین بھر جاتے تھے کیونکہ اونہین اس امر کا علم تھا کہ آپ سے وہ بچہ پیدا ہوگا جو اونہین ہلاک کر ڈالے گا اون کے وطنون اور گھرون کو خراب کردے گا ان کے آثار کو قطع کردے گا۔ آپ کی مادر گرامی جس وقت سوار ہوتی تھین تو اون کے ساتھہ اوس و خزرج کے بہادر بھی سوار ہوتے تھے۔ اور جناب سلمٰی اون مین واجب الاطاعۃ سمجھی جاتی تھین۔ جب آپ کی مادر گرامی اوس و خزرج کے بہادرون کے

پاس جایا کرتین تو آپ بھی تشریف لے جایا کرتے تھے اور جب آپ کھیلتے تو لوگ آپ کے گرد کھڑے ہو کر اپنی اولاد سے زائد خوش ہوتے تھے۔ جناب سلمیٰ کو آپ کے متعلق کسی شخص پر اطمینان نہ تھا۔

جب آپ کا سنِ شریف سات برس کا ہوا تو آپ جوان معلوم ہونے لگے۔ آپ کا فضل لوگون پر ظاہر ہونے لگا۔ بارِ گران کو اوٹھا لیتے تھے۔ اور (اپنے ہم سن) بچون کو تو پکڑ کر پچھاڑ دیتے تھے اور لوگ اون کی مان سے شکایت نہ کرتے تھے حالانکہ آپ اون کی ہڈیان توڑ دیتے تھے۔

ایک مرتبہ بنی حارث کا ایک شخص اپنی کسی ضرورت سے مدینۂ منورہ مین اوس وقت وارد ہوا جب حضرتِ شیبہ بچون کے ساتھہ کھیل رہے تھے۔ اور آپ کے نور نے اونہین گھیر لیا تھا پس وہ شخص وہین ٹھہر گیا اور آپ کو دیکھتا جاتا اور کہتا جاتا تھا۔

ما اسعد من انت فی دیارھم ساکن کہ وہ لوگ کسقدر سعید ہین جنکے گھرون مین تم رہتے ہو۔

اور حضرت عبدالمطلب کھیلنے مین کہتے جاتے تھے انا ابن زمزم والصفا انا ابن ھاشم وکفیٰ اوس شخص نے دریافت کیا کہ آپ کون ہین آپ نے فرمایا کہ مین شیبہ بن ہاشم بن عبدمناف ہون میرے باپ کا انتقال ہو گیا اور میرے اعمام نے مجھے چھوڑ دیا مین اپنی مان اور اخوال کے ساتھہ رہتا ہون۔ تم کہان سے آتے ہو۔ اوس نے جواب دیا کہ مکہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم میرا پیغام بھی پہونچا سکتے ہو۔ اوس نے جواب دیا کہ جو کچھہ آپ حکم دین گے مین ضرور بجالاؤنگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے شہر کو جاؤ اور بنی عبدمناف سے ملنا ہو تو اونہین سلام کہدینا اور کہنا کہ میرے ساتھہ ایک یتیم بچے کا پیغام ہے جسکے باپ کا تو انتقال ہو گیا اور اوس کے اعمام نے اوس پر ستم کیا۔ اے اولاد عبدمناف تم نے ہاشم کی وصیت کو کسقدر جلد بھلا دیا اور اونکی نسل کو ضائع کر دیا یہ سنکر وہ شخص رونے لگا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر تیزی سے مکہ آیا پھر بنی عبدمناف کی مجلس مین پہونچا دیکھا کہ وہ سب بیٹھے ہوے ہین اور اون سے تحیہ وسلام کے بعد کہا کہ

یا اھل الفضل والاشراف یا بنی عبدمناف	اے صاحبان فضل وشرف اے اولاد عبدمناف
ارٰیکم قد غفلتم عن عزکم وترکتم	مین دیکھہ رہا ہون کہ تم اپنی عزت سے غافل ہوگئے

بمصباحکم یستضی غیرکم - } اور اپنی چراغ کو چھوڑ دیا ہے جس سے تمہاری غیر روشنی حاصل کرتے ہین

بنی عبد مناف نے کہاکہ یہ کیا کہہ رہے ہو - اس شخص نے حضرت شیبہ بن ہاشم کی صوبت کا تذکرہ کیا - اونہون نے کہا کہ قسم بخدا ہمین اس کا گمان بہی نہ تھا کہ وہ اس حد تک پہونچ گیا - پس حارث نے کہا کہ -

وانه لیعجز الفصحاء عن فصاحته ولیعجز اللبیب عن خطابه وانه لفصیح اللسان جری الجنان یتحیر فی کلامه اللبیب فائق علی العلماء عاقل ادیب الی عقله الکفایه والی جماله النهایه -	وہ اپنی فصاحت سے فصحاء کو اور اپنے خطاب سے عاقل لبیب کو عاجز کر دیتے ہین وہ فصیح اللسان جری القلب ہین اون کے کلام مین عاقل حیران ہو جاتا ہے - وہ علماء پر فوقیت لے گئے ہین - عاقل ادیب ہین جنکی عقل کی طرف کفایت اور جمال کی طرف انتہا ہے -

پس آپ کے چچا جناب مطلب نے یہ اشعار پڑہے ؎

اقسمت بالسلف الماضین من مضر	وهاشم الفاضل المشهور فی الامم
لامضین الیه الان مجتهدا	واقطعن الیه البید فی الظلم
السید الماجد المشهور من مضر	نور الانام واهل البیت والحرم

جناب مطلب اپنے زمانہ مین بڑے بہادر و شجاع تھے - ان کے بھائیون نے کہا بھی کہ ہمین آپ کی طرف سے اندیشہ ہے اگر شیبہ کی مان کو پتہ چل گیا تو آپ کے ساتھ نہ آنے دیگی کیونکہ اوس نے آپ کے بھائی سے یہ شرط کر لی تھی -

جناب مطلب نے ارشاد فرمایا مین اس امر مین کوئی مناسب تدبیر کرون گا - پھر آمادہ سفر ہوے اور زرع پہنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکل کھڑے ہوے اور اپنے آپ کو اس خوف سے پوشیدہ کئے ہے کہ مبادا کسی کو پتہ چل جاے اور سلمٰی کو خبر کر دے - پھر تیز رفتاری کے ساتھ مدینہ تک پہونچ گئے اور اپنے لثام (ڈھاٹے) کو تنگ کر کے داخل مدینہ ہوے حضرت شیبہ کو کھیلتے ہوے پایا - اور جو

نور محمدی کہ آپ کی پیشانی مین جلوہ گر تھا اوس سے پہچان گئے کہ یہی شیبہ ہین۔ آپ اوس وقت ایک بڑا سا پتھر اوٹھائے ہوے کہہ رہے تھے انا ابن ھاشم المعروف بالعظائم۔
جب حضرت مطلب نے اون کا یہ کلام سُنا تو سواری کو ٹہماکر اونہین آواز دی کہ اے فرزند برادر میرے پاس آو حضرت شیبہ تیزی سے بڑہے اور کہنے لگے کہ آپ کون ہین۔ میرا دل آپ کی طرف مائل ہوتا ہے شاید آپ میرے چچا ہین۔ اونھون نے ارشاد کیا کہ مَین تمہارا چچا مطلب ہون اور رونے لگے۔ اور اونہین پیار کرتے جاتے تھے۔ پھر فرمایا کہ اے فرزند برادر مَین چاہتا ہون کہ تم میرے ہمراہ اپنے پدر واعمام کے شہر چلو جو تمہاری عزت کا مقام ہے۔ آپ نے کہا کہ بہت اچھا۔ پھر حضرت مطلب سوار ہوے اور حضرت شیبہ بھی اون کے ہمراہ سوار ہو گئے۔ اور دونون روانہ ہو گئے۔ آپ نے کہا کہ اے چچا جلدی چلئے کیونکہ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ میری مان اور اون کے خاندان کو اسکا پتہ چل جائے اور وہ اگر مجھے زبردستی لے جائین۔ کیا آپ کو نہین معلوم کہ اون کی سواری کے ہمراہ اوس خزرج کے بہادر سوار بھی رہتے ہین۔ پھر دونون روانہ ہوے اور شاہراہ پر چلنے لگے یہان تک ذی الحلیفہ مین شام ہو گئی۔ پس اوترکر سواری کو پانی پلایا پھر حضرت مطلب سوار ہوے اور حضرت شیبہ کو اپنے آگے بٹھالیا اور زمام ناقہ چھوڑ دی۔ دونون چلے جا رہے تھے کہ دفعتہً شب کے وقت گھوڑون کی ہنہنانے۔ لگامون کی صدا اور لوگون کی آواز سُنای دی۔ حضرت مطلب نے کہا کہ قسم بخدا اب ہم کسی امر عظیم مین مبتلا ہوا چاہتے ہین۔ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت شیبہ نے کہا کہ مَین نہ کہتا تھا کہ قوم ہم سے ملحق ہو جائیگی آپ اب اس راستہ کو چھوڑ دیجئے اور نشیب کے راستہ سے چلئے حضرت مطلب نے فرمایا کہ جب تمہارا نور ہمارا پتہ دے رہا ہے تو بات کیسے چھپ سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا چہرہ چھپا دیجئے شاید ہماری حالت پوشیدہ ہو جائے۔ پس حضرت مطلب نے کپڑا لیا اور اوسکی مین تہین کر کے حضرت شیبہ کے چہرہ کو چھپایا مگر نور چہرہ سے اوسی طرح چمکتا رہا جیسے پہلے چمکتا تھا۔ پس حضرت مطلب نے فرمایا کہ اے فرزند خدا کے نزدیک تمہاری بڑی شان ہے جس نے تمہین یہ نور عطا کیا ہے وہ ہم سے ہر محذور کو دور کر دے گا۔ یہ باتین ہو رہی تہین کہ یہودیون کے

سوار پہونچ گئے اور اونہون نے شیبہ کو دیکھکر معلوم کر لیا کہ یہ وہی ہین جنکی ذریت مین وہ شخص ہوگا جو یہودیون کو بڑے بڑے عذاب مین مبتلا کریگا اور ان کے گھر اوسکے ہاتھ سے خراب ہون گے۔

یہودیون کو اس امر کا پتہ چل گیا تھا کہ شیبہ اپنے چچا کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوے ہین اور کوئی تیسرا شخص ساتھ نہین ہے جسکی وجہ سے اونہین طمع دامنگیر ہوئی کہ ان کو قتل کر ڈالنا چاہئے۔ ان کے ساتھ یہودیون کا ایک سردار دحیہ بھی تہا اور یہ خصوصیت سے اس لئے آیا کہ اس کا ایک لڑکا لاطیہ نام ایک روز بچون کے ساتھ کھیل رہا تہا۔ حضرت شیبہ نے اونٹ کی ہڈی اوٹھا کے اوسکے ماردی جس نے اوسکا سر پھاڑ دیا تھا تا اینکہ اوسکا مغز سر نمایان ہونے لگا تھا۔ اور اوس سے ارشاد کیا کہ اے یہودیہ کے بچے تیری موت قریب آگئی ہے تمہارے گھرون کی خرابی کا زمانہ آپہونچا ہے۔ جب یہ خبر لاطیہ کے باپ دحیہ کو پہونچی تو غصہ مین بھر گیا۔ جب اوسے معلوم ہوا کہ شیبہ اپنے چچا کے ساتھ جارہے ہین تو یہودیون سے کہا کہ اے گروہ یہود یہی وہ بچہ ہے جس سے تم خوف کرتے ہو اور وہ اپنے چچا کے ساتھ جارہا ہے کوئی تیسرا شخص ساتھ نہین ہے جلدی جاکر قتل کر ڈالو۔ پس ستر سوار روانہ ہوے اور حضرت شیبہ اور جناب مطلب سے آملے۔ جب سوار نزدیک پہونچ گئے تو حضرت شیبہ نے اپنے چچا سے عرض کیا کہ چچا جان مجھے اوتار دیجئے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا دکھاؤن۔ اونہون نے اوتار دیا۔ قوم نے آپ کا قصد کیا۔ آپ نے راستہ سے ہٹ کر سجدہ کیا اور اس طرح بارگاہ احدیت مین دعا فرمائی کہ پروردگار اشفیع روز جزا اور اس نور کے واسطہ سے جو ہمین ودیعت کیا ہے ہمارے دشمنون کی بلا کو ہم سے دفع فرما۔

ابہی آپ کی دعا تمام نہ ہوئی تھی کہ سوار آپ تک پہونچ گئے مگر گھوڑے اس طرح ٹھہر گئے کہ چلنے پر قادر ہی نہ تھے۔ لاطیہ نے کہا کہ اے فرزند ہاشم ہمارے لئے بددعا نہ کیجئے اے فرزند عبد مناف ہمین آپ کے متعلق بالکل شک نہین ہے۔ آپ سادات ہین۔ ہم آپ کو اذیت پہونچانے کے لئے نہین آئے بلکہ اس لئے آئے ہین کہ آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہونچادین کیونکہ آپ ہمارے شہر کے چراغ ہین۔ حضرت شیبہ نے فرمایا کہ مین دیکھ رہا ہون کہ تم مجھے اہل غضب کی طرح دیکھ رہے ہو

پھر تمہارے دلون مین میری محبت کیسے ہو سکتی ہے لکن جب تم نے قدرتِ الٰہی کا تماشا دیکھا
تو ایسی باتین ملانا شروع کر دین اور اپنے ارادہ کو چھوڑ دیا۔ یہ کہکر حضرت شیبہ اپنے چچا کے پاس گئے
اور اونہون نے یہ کہکر پیار کیا کہ بیٹا خدا کے نزدیک تمہاری بڑی شان ہے۔ پھر یہ دونون روانہ
ہو گئے۔ اور یہودی بھی پلٹ گئے۔ لاطیہ نے یہودیون سے کہا کہ کیا تمہین نہین معلوم کہ یہ لوگ
جادو کی کان ہین۔ یہودیون نے کہا ہان ایسا ہی ہے۔ لاطیہ بولا اے بنی اسرائیل اور اے
امتِ حکیم اس بچہ اور اوس کے چچا نے تمپر جادو کیا۔ اب ہم تلوارین کھینچ کر یکدل چلین اور بچے
سر اون کو پامالین اور حضرت شیبہ کا قصد کیا جب قریب پہونچے تو حضرت مطلب نے فرمایا کہ اب
حقیقت معلوم ہو گئی اور حضرت مطلب نے کمان مین جو حضرت اسماعیلؑ سے بطور میراث پہونچی
تھی تیر جوڑ کر یہود کے مارا جس سے لاطیہ کا غلام ہلاک ہو گیا۔ پھر دوسرا تیر مارا جس نے دوسری کو
قتل کر دیا۔ پھر سب یہودی چیخ اوٹھے اور پلٹ جانے کا ارادہ کیا۔ لاطیہ نے انکو شرم دلائی اور کہا
کہ کس قدر عار کی بات ہے کہ دو آدمیون سے پلٹے جاتے ہو۔ اون کے تیر ہمین کہان تک ہلاک
کرین گے ضرور ہے کہ وہ ختم ہو جائین اور ہم اونہین قتل کر ڈالین۔ یہودیون مین اوس سی شجاع تر
کوئی اور شخص نہ تھا اور وہ خیبر کے یہودیون مین سے تھا۔ پھر سب نے ملکر اون دونون پر حملہ کیا اور لاطیہ
حضرت مطلب کے پاس آکر کہنے لگا کہ ذرا ٹھہریئے تو مین آپ سے ایک مصلحت آمیز بات کہکر واپس
جاتا ہون۔ حضرت شیبہ نے جناب مطلب سے فرمایا کہ چچا یہودیون نے تو ہمارے قتل کرنے کا مستحکم ارادہ
کر لیا ہے۔ حضرت مطلب نے یہودیون سے ارشاد کیا کہ اے گروہِ یہود تم مین نہ کوئی مہربان ہے
نہ دوست اس کا اعمام کے پاس رہنا بہتر ہے تم لوگ پلٹ جاؤ۔ لاطیہ نے کہا کہ یہ جماعت خائب
وخاسر کیسے پلٹ جائے ہم تو اس ارادہ سے نکلے ہین کہ انہین ان کی مان کے پاس پلٹا لیجائین۔
حضرت مطلب نے فرمایا کہ تم ظالم و گمراہ لوگ ہو تم نے بہت فضول گوئی کی اور ملامت مین طول
دیا۔ پھر حضرت شیبہ سے فرمایا کہ میری غرض تو یہ تھی کہ تم اپنے دادہیال چلو۔ اور اگر تم ان لوگون کو
سچا سمجھتے ہو تو ان کے ساتھ پلٹ جاؤ تا اینکہ بڑے ہو۔ پھر اپنے دادہیال کے شہر مین چلے آنا۔

حضرت شیبہ نے فرمایا کہ چچا جان ان کے دہوکے مین نہ آیئے گا یہ تو ہمارے دشمن ہین حضرت مطلب نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ پھر یہودیون سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ شیطان تم ہم سے مکر کرتے ہو۔ تمہاری موتین تمہین یہان تک کھینچ لائی ہین تم مین جو لڑنا چاہتا ہے وہ نکل کر آئے جب اونہون نے حضرت مطلب کا کلام سُنا تو اون سے لاطیہ یہودی نے کہا کہ کیا تم نہین جانتے کہ یہ بنی عبد مناف کا شہسوار ہے جو عرب کو پراگندہ کرتا ہے۔ جو شخص اس کے مقابلہ کو جائے اوسے سو نخلہ دون گا جو حاملہ (باردار) ہون گے اور اون مین کوئی نر نہ ہوگا۔ پس بنی قریظہ کے ایک شخص نے کہا جسکا نام جمیع تھا اور لاطیہ کا مدیون بہی تھا کہ مَین جاتا ہون تم اپنا دین چھوڑ دو۔ لاطیہ نے کہا اچھا اور اتنا ہی دون گا اور حاضرین کو شاہد بہی بنایا۔ پھر جمیع حضرت مطلب سے لڑنے آیا (وہ آپ سے واقف نہ تھا) جب قریب پہونچا تو حضرت مطلب نے فرمایا کہ بیشک تجھے موت کھینچ لائی ہے پھر اوس کے ایک تلوار ماری اور کہا کہ لے مَین مطلب بن عبد مناف ہون وہ اوسیوقت مر گیا پھر یہود بڑہے اور آپ کو گھیر لیا۔ جب لاطیہ نے یہ حال دیکہا تو نہایت غضبناک ہوکر کہا کہ جو شخص ان سے مقابلہ کو جائے اوسے جو چاہے وہی دون گا۔ غلاب نے کہا کہ اس بہادر کے لئے تو ایسا ہی بہادر ہونا چاہئے تم بڑہو۔ اوس نے کہا کہ اچھا مَین بڑہتا ہون۔ پھر تلوار کھینچی اور حضرت مطلب سے قریب ہو گیا۔ دونون مین اول نہار سے لڑائی شروع ہوئی اور ہوتی رہی تا اینکہ شب کا اکثر حصہ گذر گیا لاطیہ کے لڑنے کی وجہ سے یہود تو خوش تھے مگر حضرت شیبہ چچا کی وجہ سے رو رہے تھے۔

ادہر کا یہ حال تھا کہ دفعۃً ایک غبار اوٹھا جو شب تاریک کا ایک ٹکڑہ معلوم ہوتا تھا جس نے افق کو ڈہانپ لیا اور گھوڑون کے ہنہنانے اور لگامون کی صدائین اور سنانون کی آوازین آئین جب نزدیک آئے تو معلوم ہوا کہ قبیلۂ اوس و خزرج کے چار سو شہسوار ہین جو سلمےٰ اور عمرو کے ساتھ مدینہ سے آئے ہین۔ جب اونہون نے یہود کو دیکہا کہ حضرت مطلب سے لڑ رہے ہین تو زور سے جھڑکا اور کہا کہ وائے ہو تم پر یہ کیا کرتے ہو۔ لاطیہ نے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ حضرت مطلب نے فرمایا کہ اے دشمنِ خدا موت سے بھاگتا ہے پھر اوس کے کاندہے پر ایک تلوار ماری اور اوس کے

اور اوسکے دو ٹکڑے کر دئے۔ اور تمام شہسوار یہودیون پر حملہ آور ہوے اور سواے چند کے سب کو ہلاک
کر دیا۔ پھر وہ (اوس و خزرج کے سوار) حضرت مطلب کی طرف متوجہ ہوے اور حضرت کے
ہاتھہ مین برہنہ تلوار تھی۔ اور کمان اپنی بھتیجے کے حوالہ کر رکھی تھی۔ پس جب لشکرون نے گردش کی
تو حضرت سلمیٰ کو اپنے بچے کا خوف ہوا اس لئے قوم کی طرف اشارہ کیا۔ چونکہ وہ سب ان کے
مطیع تھے قتال سے رک گئے۔ پس حضرت سلمیٰ جناب مطلب کی طرف دوڑ پڑین۔ اور پکار کر
کہا کہ کون شخص ہے جس نے نیستان شیر پر ہجوم کیا ہے اور شیرنی کے بچے کو اوس سے اچک
لیا ہے۔ حضرت مطلب نے جواب دیا کہ اوس شخص نے ہجوم کیا جو اسکی بزرگی پر بزرگی کو
بڑہانے والا ہے اور اوس کی عزت پر عزت کا اضافہ کرنے والا ہے۔ اور بہ نسبت تمہارے
اوسپر زیادہ مہربان ہے۔ اور مین امید کرتا ہون کہ وہ صاحب حرم ہوگا اور امتون کا حاکم
قرار پاے گا اور مین اون کا چچا مطلب ہون۔ حضرت سلمیٰ نے کہا کہ آپ کا تشریف لانا تو بہت
اچھا ہوا مگر آپ نے میرے لڑکے کو اپنے شہر لے جانیکے لئے مجھہ سے اجازت کیون نہ لی۔ مین نے
تو ان کے باپ سے شرط کر لی تھی کہ اگر کوئی لڑکا ہوا تو وہ میرے ہی پاس رہیگا مجھسے جدا نہ ہوگا۔
حضرت مطلب نے کہا کہ ہان ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت سلمیٰ حضرت شیبہ کے پاس آئین اور فرمایا
کہ اے فرزند تم مجھے چھوڑ کر اپنے چچا کے ساتھہ چل دئے۔ اچھا اب اگر تم میرے ساتھہ چلنا چاہتے
ہو تو پلٹ چلو اور اگر اپنے چچا کو اختیار کرو تو جاؤ۔ جب حضرت شیبہ نے اپنی مان کا یہ کلام سنا تو
سر جھکا لیا۔ مان نے کہا کہ اے فرزند تم تو طلیق اللسان اور جری القلب ہو سکوت کیون کیا۔
تمہارے باپ کے حق کی قسم مین تمہین اوس چیز سے منع نہین کرتی جسمین تمہاری مرضی ہو۔
اگرچہ مجھپر تمہاری جدائی شاق ہوگی۔ پس حضرت شیبہ نے سر اوٹھایا آنکھہ سے آنسو جاری تھے
کہنے لگے کہ اے مادر گرامی مین آپ کی مخالفت سے ڈرتا ہون میرے اوپر آپ کی نافرمانی حرام ہے
لیکن مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ خانہ خدا کی مجاورت کرون۔ دادہیالی خاندان کو دیکھون
اگر آپ جانے کا حکم دین تو جاؤن ورنہ پلٹ چلون۔ یہ سنکر حضرت سلمیٰ رونے لگین اور فرمایا کہ

مَین نے تم کو خوشی سے اجازت دی مجھے بھول نہ جانا۔ اپنی خبر دیتے رہنا۔ پھر پیار کر کے رخصت کیا اور کہا کہ اے فرزند عبد مناف مَین نے تمہین وہ دولت سپرد کر دی جو تمہارے بھائی ہاشم نے عہد و پیمان کے ساتھہ میرے سپرد کی تھی تم اس کی حفاظت کرنا اور جب یہ جوان ہو جائین اور مَین موجود نہ ہون تو ان کی شادی کر دینا۔ حضرت مطلب نے فرمایا کہ آپ نے جو کچھہ کیا بہت اچھا کیا ہم آپ کے حق کو عمر بھر نہین بھولین گے پھر اونہین رخصت کیا حضرت سلمیٰ نے فرمایا کہ اِن کپڑون اور گھوڑون مین سے جو چاہے لو حضرت مطلب نے شکریہ ادا کیا اور اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھہ بٹھا کر چل دئے۔ جب مکہ کے قریب پہونچے تو اوس کی گھاٹیان روشن ہو گئین خانہ کعبہ چمک اوٹھا۔ لوگ دیکھنے کے لئے بڑہے اور سوال کیا کہ اے فرزند عبد مناف یہ کون بچہ ہے جن کی وجہ سے شہر روشن ہو گیا حضرت مطلب نے فرمایا کہ یہ میرا عبد (غلام) ہے لوگون نے کہا کہ کسقدر اچھا عبد ہے۔ پس اسی وجہ سے لوگ آپ کو عبد المطلب (مطلب کا غلام) کہنے لگے پھر اپنے گھر تشریف لائے اور حضرت شیبہ کے امر کو پوشیدہ رکھا۔ لوگ اون سے اور اون کے نور سے تعجب کرتے تھے۔ اور یہ نہ جانتے تھے کہ یہ رسول خداؐ کے جد امجد ہین۔ آپ کے زمانہ مین بہت سے واقعات ایسے پیش آئے جو آپ کے جلالتِ قدر کا پتہ دیتے ہین اور جو منزلت کہ آپ کو پیشِ خدا حاصل تھی اوسے بتاتے ہین۔

جب قریش پر کوئی مصیبت۔ سخت حادثہ یا قحط پڑتا۔ تو رسول اللہ کے نور سے توسل کرتے تھے اور خدا اوس نور کی برکت سے اون کے شدائد کو دفع کر دیتا تھا۔ آپ کے زمانہ مین اصحاب فیل کا ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ ابرہہ بن الصباح اہلِ مکہ کو ہلاک کرنے کی غرض سے مکہ آیا اوس نے قسم کھائی تھی کہ مکہ والون کے آثار کو قطع کر دے گا اور خانہ کعبہ کو منہدم کر کے اوس کے پتھرون کو دریاے جدہ مین پھینک دیگا اور کعبہ کی بیخ و بنیاد کو کھود ڈالے گا۔ مگر جناب عبد المطلب کی برکت سے نہ خانہ کعبہ پر کوئی آنچ آئی نہ اہل مکہ ہی کو کوئی گزند پہونچی۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے مکہ سے کچھہ لوگ بغرض تجارت حبشہ کی سرزمین پر پہونچے اور نصاریٰ کے ایک عبادت خانہ مین

داخل ہوئے اور وہان آگ جلاکر تاپا۔ کہانا پکایا۔ اور بغیر آگ بجہائے وہان سے چل دئے۔ پس ہو چلی
اور عبادت خانہ کی تمام چیزین جل گئین۔ جب نصاریٰ آئے اور دریافت کیا کہ کس کی حرکت ہے
تو لوگون نے کہدیا کہ مکہ کے تجارت پیشہ عرب یہان آئے تھے۔ اس واقعہ کی نجاشی کو خبر دی گئی جو
یمن یا حبشہ کا بادشاہ تہا۔ اوس نے کہا کہ ہمارے عبادت خانہ کو عرب ہی نے جلایا ہے۔ اور نہایت
غصہ مین بہر کر کہنے لگا کہ مین اون کے عبادت خانہ (خانہ کعبہ) کو اسی طرح جلاؤن گا جس طرح اونہون
نے ہمارا عبادت خانہ جلا دیا۔

پہر اپنے وزیر ابرہہ بن الصباح کو چار سو ہاتھی اور ایک لاکھہ جنگجو بہادرون کے ساتھہ عرب بہیجا اور
کہدیا کہ اون کے کعبہ کا ایک ایک پتہر توڑ کر دریائے دجلہ مین پہینک دینا اون کے مردون کو قتل
کر ڈالنا۔ اون کے اموال و ذریات کو لوٹ لینا اور مردون مین سے تو کسی چہوڑنا ہی نہین۔
پہر منادی کو حکم دیا کہ لشکرون کو مکہ چلنے کی ندا دیدے۔
پس لشکری ہر سمت اور ہر جگہ سے آکر جمع ہوگئے اور زاد۔ پانی۔ اسباب۔ سلاح جنگ۔ چوپایے۔
غرضکہ جن چیزون کی سفر کے لئے ضرورت تہی سب کو مہیا کر لیا۔ پہر اون کو روانگی کا حکم دیا۔ اور
حسب الحکم لوگ روانہ ہوگئے۔

خیر خواہان دولت مین سے ایک شخص اسود بن مقصود کو مقدمۃ الجیش بنایا اور بیس ہزار سوارون کے
ساتھہ آگے چلنے کا حکم دیا اور یہ کہ ان لوگون کے ساتھہ کعبہ پہونچو اور وہان مردون اور عورتون کو
گرفتار کرو مگر میرے آنے تک کسی کو قتل نہ کرنا مین انہین ایسا شدید عذاب دینا چاہتا ہون جو دنیا
مین کسی کو نہ دیا ہوگا۔ پس وہ (اسود) لشکر لیکر تیزی کے ساتھہ روانہ ہوا جنگلون۔ اور بے آب و گیاہ
میدانون۔ نرم و سخت زمینون کو قطع کرتا ہوا چلا جاتا تہا۔ نہ کہین قرار لیا نہ آرام کیا۔ یہانتک کہ بطن
مکہ مین پہونچ گیا۔ جب اہل مکہ کو معلوم ہوا کہ صاحب فیل آیا ہے تو اپنے اموال۔ اہل و عیال۔
چوپاؤن کو جمع کرکے مکہ سے بہاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔
جناب عبد المطلب نے جب لوگون کی یہ حالت مشاہدہ فرمائی تو ارشاد فرمانے لگے کہ کیا تمہاری لئے

یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کعبہ سے نکل جانا تمہارے لئے یقیناً عار ہے۔ اونہون نے عرض کیا کہ بادشاہ نے اپنے معبود کی قسم کھائی ہے کہ کعبہ کو منہدم کرے اور اوس کے پتھرون کو دریا مین پہینک دے (اہل مکہ کے) بچون کو ذبح کردے۔ اور عورتون کو بیوہ کردے۔ مردون کو قتل کر ڈالے۔ ہمین چھوڑ دیجیے کہ اس آفت کے نازل ہونے سے قبل نکل جائین جناب عبد المطلب نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ کعبہ تک نہین پہونچ سکتے اس لئے کہ (وہ آزاد نہین ہین بلکہ) اون کے لئے مانع اور روکنے والا ہے جو اس سے روک دیگا اگر تم کعبہ سے تمسک کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ جناب عبد المطلب کے اس کلام سے لوگون کو اطمینان نہین ہوا خوف کے غلبہ کی وجہ سے بھاگ گئے۔ کوئی گھاٹیون مین چلا گیا کوئی پہاڑ مین۔ کوئی دریا مین سوار ہوگیا۔ اوسوقت لوگون نے جناب عبد المطلب سے عرض کیا کہ لوگون کے ہمراہ بھاگ جلنے سے آپ کو کون امر مانع ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ

استحیی من اللہ ان اھرب عن بیتہ وحرمہ فواللہ لا برحت من مکۃ ولا نایت عن بیت ربی حتیٰ یحکم اللہ بما یشاء۔	مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اوسکے گھر اور حرم سے بھاگ جاؤن قسم بخدا مکہ سے جدا نہونگا اور نہ اپنے خدا کے گھر سے دور ہونگا تا اینکہ خداوند عالم اوس چیز کا حکم کرے جسے کہ وہ چاہتا ہے۔

اوسوقت مکہ مین جناب عبد المطلب اور اون کے اقربا کے علاوہ اور کوئی باقی نہین رہا اور وہ بہی اپنے نفسون پر مطمئن نہ تھے۔ جب حضرت عبد المطلب نے دیکھا کہ کعبہ خالی ہو گیا اور مکہ کے گھر بہی خالی پڑے ہین تو بارگاہ احدیت مین عرض کرنے لگے۔

اللھم انت انیس المستوحشین ولا وحشۃ معک فالبیت بیتک والحرم حرمک والدار دارک ونحن جیرانک تمنع عنہ ما تشاء ورب الدار اولی بالدار۔	بار الٰہا تو مستوحشین کا انیس ہے تیرے ساتھ وحشت نہین ہے گھر (کعبہ) تیرا گھر اور حرم تیرا حرم اور دار تیرا دار ہے۔ ہم تو تیرے ہمسایہ ہین مالک مکان مکان کے ساتھ اولےٰ ہوتا ہے۔

بہر حال اسود بن مقصود نے لشکر سمیت چند روز قیام کیا تا اینکہ ابرہہ بھی بقیہ لشکر یعنی چار سو
ہاتھی کے ساتھہ وارد ہوگیا - اوس نے آکر پانی گدلا کر دیا - چراگاہون کو خراب کر دیا - راستون
اور گھاٹیون کو بند کر دیا - پس اونکے لشکر کثیر کو بھوک پیاس نے پریشان کر دیا تو اونھون نے
ابرہہ سے شکایت کی اوس نے حکم دیا کہ بتعجیل مکہ جاؤ اور ابطح مین اوترکر تمام مویشیون کو پکڑ لاؤ
جناب عبد المطلب کے بھی انشی سرخ نلتے تھے جنھین لوگ پکڑکر لے گئے اور مویشیون کو تقسیم کر لیا
کسی چرواہے نے حضرت عبد المطلب کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ
وہ تو خدا کا مال ہے اور اوس کے اہل بیت زائرون اور حاجیون کی ضیافت و مہمانداری (کا
سامان) ہے - اگر اوس نے سپرد کر دیا تو اوسکا مال ہے اور اگر واپس کیا تو اوسکا احسان ہے وہ تو
ہمارے پاس عاریت ہے - پھر جناب عبد المطلب نے اپنی قمیص پہنی - لوی کی چادر اوڑھی -
جناب خلیل کا پٹکا باندھا - حضرت اسماعیلؑ کی کمان کاندھے پر رکھی اور سواری پر بیٹھکر (ابرہہ کے
لشکر مین) جانے کا ارادہ کیا - آپ کے اعزا نے دریافت کیا کہ کہان کا ارادہ ہے - جواب دیا
کہ اس ظالم کے پاس جاؤن گا جس نے مال خدا کو لے لیا اور حرم خدا کے درپے ہے - اونھون نے
عرض کیا کہ ہم آپ کو نہ جانے دین گے کیونکہ وہ مثل دریا کے ہے جو اوس مین داخل ہوا غرق ہوگیا
آپ نے رب کعبہ سے تمسک کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھہ اوسی سے تمسک کیا ہے
اور ہم نے اپنے نفوس کے لئے اوسی امر کو پسند کر لیا ہے جسے آپ نے پسند فرمایا ہے لکن حرم سے
نکل کر بدترین امم کی طرف ہم نہ جانے دین گے - آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے قوم مین اپنے
خدا کے فضل سے اوس چیز کو جانتا ہون جسے تم نہین جانتے - میرا راستہ چھوڑ دو مین عنقریب
تمہارے پاس پلٹ آؤن گا - پس اونھون نے راستہ چھوڑ دیا - اور سواری آپ کو ہوا سے تندی کی
طرح لے گئی - جب اون لوگون نے دور سے آپ پر نظر کی تو سمجھے کہ چاند نے طلوع کیا - یا صبح روشن
ہوئی اور جب قریب سے دیکھا تو مبہوت ہوگئے - وہ سب ان کے پاس آئے - اور خدا نے
اون کے ہاتھون کو (آپ پر حملہ کرنے سے) روک دیا تھا - اور کہنے لگے کہ آپ کون شخص ہین جنکی

پیشانی جمیل اور جبین ملیح ہے۔ آپ کون شخص ہین جنکا نور تابان و درخشان ہے۔ اگر آپ اس شہر کے رہنے والے ہین تو ہم آپ کی ہمدردی کے خیال سے کہتے ہین کہ آپ ہمارے پاس سے چلے جایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین بادشاہ سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتا ہون۔ اونہون نے کہا ہمارے بادشاہ نے اپنے معبود کی قسم کہائی ہے کہ آپ کی قوم مین سے کسی کو نہ چھوڑے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین اوسی کا قصد کرکے آیا ہون۔ اوسوقت لوگ چیخنے لگے اور بعض نے بعض سے کہا کہ جمال و کمال مین تو ہم نے کوئی شخص ان کے مثل نہین دیکھا مگر ان کی عقل کم ہے ہم تو کہتے ہین کہ ہمارے بادشاہ نے اپنے معبود کی قسم کھائی ہے کہ اس شہر مین کسی کو نہ چھوڑے گا۔ اور یہ کہتے ہین کہ مین ضرور اوسکے پاس جاؤنگا۔ ان کا راستہ چھوڑ دو۔ آپ نے بادشاہ کے پاس جانے کا قصد کیا۔ لوگون نے اوسے اطلاع دی کہ مکہ کا ایک شخص ایسا ایسا آیا ہے جسکو کسی قسم کا خوف ہی نہین۔ بادشاہ نے کہا کہ اوسے لاؤ۔ اپنے دین کی قسم اگر مجھسے اہل زمین سوال کرین تو بھی مین قبول نہ کرون۔ لوگ آپ کو لینے کے لئے آئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین خود جاؤنگا۔ بادشاہ نے اپنی قوم کو تو یہ حکم دیا کہ سلاح جنگ اور تلوارین برہنہ کرلین اور خود اپنے سر پر تاج رکھا اور اپنے پہلو پر عمامہ باندھا اور فیل بانون کو ہاتھیون کے لانے کا حکم دیا لوگون نے اونہین حاضر کردیا۔ اور اون مین مذموم نامی ایک ہاتھی تھا جسکے سر پر لوہے کے دو سینگ جڑ دئے تھے کہ اگر وہ اون سے کسی مستحکم پہاڑ پر بھی ٹکر مارے تو اوسے گرادے اور اوسکی سونڈ پر دو ہندی تلوارین باندہ دی تھین۔ اور اوسے لڑنے کی بھی تعلیم دی تھی فیل بان اوسکے پیچھے کھڑا ہوا پس بادشاہ نے لوگون سے کہدیا کہ ان (عبد المطلب) کے آجانے کے بعد جب مین اشارہ کرون تو ہاتھی کو چھوڑ دینا تاکہ اپنے سینے سے اون کو کچل ڈالے۔ پھر جناب عبد المطلب اوسکے پاس تشریف لے گئے اور لوگ صف بستہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ آپ کے بارہ مین بادشاہ کیا حکم دیتا ہے۔ یہ سب مبہوت بنے ہوئے تھے حضرت عبد المطلب نے اون مین سے کسی کی طرف التفات نہ فرمایا یہان تک کہ آپ فیل بانون سے گذر گئے اوسوقت بادشاہ نے ہاتھی چھوڑنے کا حکم دیا اور لوگون نے ہاتھی چھوڑا جب آپ کے قریب پہونچا تو ہاتھی زمین پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا۔ اور اوس سے قبل جب

فیلبان اوسے حاضر کرتے اور چھوڑتے تہے تو اوسکی آنکھین سرخ ہوجاتی تہین اور وہ اپنی سونڈ سے
جسمین دو تلوارین تھین مارتا تہا جب وہ حضرت عبدالمطلب کے قریب آیا تو ٹھہر گیا اور کچھہ نہ کیا۔
بادشاہ اور اوسکے اصحاب کو اس سے تعجب ہوا۔ اور خدا نے اوس (بادشاہ) کے دل مین خوف ڈالدیا
اوسکے جوڑ بند کلپنے لگے۔ اور قلب نرم ہوگیا۔ پھر جناب عبدالمطلب کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے
پہلو مین بٹھا کر مرحبا کہا اور اسود بن مقصود سے کہا کہ آپ جو چیز طلب کرین وہ دیدی جاے۔
اور اس سے قبل بادشاہ آپ کے ہلاک کرنے کی قسم کھاچکا تہا۔ پھر آپ سے کہا کہ آپ کون ہین اور
آپ کا کیا نام ہے مین نے آپ سے جمیل تر اور اچھا کسی کو نہین دیکھا آپ جو کچھہ طلب فرمائین
اوسے مین پورا کرون حتے اگر آپ اپنے شہر سے واپس چلے جانے کو بھی فرمائین تو مین ایسا ہی کرون
جناب عبدالمطلب نے فرمایا کہ مین انمین سے توکسی چیز کا بھی سوال نہین کرتا مگر یہ کہ تمہاری قوم نے
ہمارے یہان لوٹ مار مچائی اور میرے اشی ناقے جنہین مین نے حاجیون کے لئے رکھہ چھوڑا تھا
جو کل اطراف (عالم) سے ہمارے طرف آتے ہین لے لیتے ہین اگر تم اون کا پلٹا دینا مناسب سمجھو
تو ایسا کرو۔ پس بادشاہ نے اون کے حاضر کرنے کا حکم دیا اور وہ حاضر کردئے گئے۔ زان بعد اوس نے
آپ سے کہا کہ کیا آپ کو اسکے علاوہ اور بھی کوئی حاجت ہے مجھسے سوال کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ
مین اسکے علاوہ اور کچھہ نہین چاہتا۔ بادشاہ نے کہا کہ آپ اپنے شہر کے متعلق کیون سوال نہین کرتے
مین نے قسم کھائی ہے کہ آپ کے کعبہ کو منہدم کردون۔ آپ کے مردون کو قتل کردون۔ مگر میرے
نزدیک آپ کی قدر و منزلت اسقدر عظیم ہے کہ اگر آپ اسکے متعلق سوال کرین تو مین اوسے بھی
قبول کرلون۔ آپ نے فرمایا کہ مین ان مین سے کسی چیز کا سوال نہین کرتا۔ اوسنے کہا کہ یہ کیون۔
آپ نے فرمایا کہ میرے علاوہ اوس کا ایک مانع ہے جو ایسا نہ ہونے دیگا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے
عبدالمطلب (خوب) جان لو کہ مین اپنے لشکرون اور رجال کو لیکر تمہارے پیچھے ہی آتا ہون جو کعبہ اور
اوسکے اطراف کو خراب اور اوسکے ساکنین کو قتل کرڈالین گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہین قدرت ہے
تو کرو۔ پھر جناب عبدالمطلب وہان سے پلٹے اور مذموم نامی ہاتھی کے پاس سے آپ کا گذر ہوا۔

جب اوس نے آپ کو دیکھا تو سجدہ کیا۔ پس وزراء اور دربان کھڑے ہوگئے اور آپ کے متعلق بادشاہ
کو ملامت کرنے لگے کہ اونکو کیون جانے دیا۔ بادشاہ نے کہا کہ واے ہو تمپر مجھے نہ ملامت کرو کیا تم نے
نہین دیکھا کہ اس ہاتھی نے اونہین کیونکر سجدہ کیا قسم بخدا میرے دل مین اس شخص کی بہت ہیبت
بیٹھ گیئی۔ اب تم مشورہ دو کہ مجھے انکین کیا کرنا چاہیئے۔ اونہون نے کہا کہ ہم ضرور مکہ جاکر اوسے خراب
کرین گے اور اوس کے پتھرون کو دریاے جدہ مین ڈال دین گے۔ اوسوقت بادشاہ نے لشکرون کو
حکم دیا کہ مکہ جائین۔ اور جب جناب عبدالمطلب اپنے اونٹ لیکر مکہ پہونچے تو تمام اعزّا اور بنی عم نکل
آئے اور صحیح وسالم واپس آنے کی تہنیت دیتے تہے۔ حالانکہ وہ آپ (کی زندگی) سے مایوس ہو چکے
تہے جب آپ کو دیکھا تو بہت خوش ہوے۔ آپ سے لپٹ گئے اور ہاتھون کو بوسہ دیتے تہے اور
کہتے تہے اوس خدا کے لئے حمد ہے جس نے اس نور کی وجہ سے آپ کی حفاظت فرمائی پھر لشکر کا
حال دریافت کیا آپ نے تمام ماجرا اور ہاتھی کا واقعہ سُنایا۔ اونہون نے عرض کی کہ ہمین کیا حکم ہے
آپ نے فرمایا کہ کوہ ابو قبیس پر چلے جاؤ تا اینکہ حکم الٰہی اور مشیت پروردگار نافذ ہو۔ پس وہ لوگ اپنی
اولاد۔ عورتون اور چہ پاؤن کو لیکر نکل کھڑے ہوے۔ اور جناب عبدالمطلب اور اونکے بنی عم بھائی اور
اقارب بھی نکل کھڑے ہوے اور خانہ کعبہ کی کنجیان بھی کوہ ابو قبیس پر لے گئے اور رو رو کر نور محمدی کے
توسل سے بارگاہ احدیت مین دشمنون کے ہلاکت کی دعا کی۔ پھر آپ وہان سے پلٹے اور خانہ کعبہ کے
دروازہ کا حلقہ پکڑ کر اوسکی محافظت کے لئے بارگاہ احدیت مین دعا فرمانے لگے۔

ناگاہ آپ نے ایک ہاتف کی آواز سُنی جو خود نہین دکھائی دیا مگر یہ کہہ رہا تہا کہ اے عبدالمطلب
اوس نور کی برکت سے جو تمہارے چہرہ مین جلوہ گر ہے تمہاری دعا قبول ہو گئی۔ آپ نے اپنے
داہنے بائین نظر کی مگر کسی کو نہ دیکھا۔ پھر آپ نے اپنے ساتھیون سے ارشاد فرمایا جو کوہ ابو قبیس پر
تھے اور اپنے بالون کو بکھیر رکھا تھا اور بد دعا کرتے جاتے تھے اور اجابت کی بشارت چاہتے تھے
کہ بشارت ہو مین نے اپنے چہرہ کے نور کو دیکھا کہ وہ بلند ہوا۔ اور یہ اوس حادثہ کو دفع کرنیوالا ہے
جو تمپر نازل ہوا ہے۔ پس لوگ خوش ہوے اور اونہون نے بارگاہ احدیت مین تضرع وزاری کی۔

یہان کی یہ حالت تھی کہ اسی درمیان مین ہاتھیون کا غبار بلند ہوا صفین قریب ہوگئین اور تیرون کی چمک
ظاہر ہونے لگی۔ پھر ہاتھیون سے غبار دفع ہوا اور اونہون نے نظر کی تو معلوم ہوا کہ گویا وہ عظیم الشان پہاڑ ہے
جسے لوہا پہنا دیا ہے اور زینت کے ساتھہ آراستہ کیا ہے۔ یہ دیکھکر انکا قلق واضطراب بڑہا۔ آنسو
جاری ہوگئے۔ اور جناب عبد المطلب نے تضرع و دعا کی۔ ابہی جناب عبد المطلب نے اپنی دعا
کو ختم نہ کیا تھا کہ ہاتھی اپنی جگہ کھڑا ہوگیا۔ فیلبانون نے جھڑکا۔ ڈانٹا۔ مگر اوس نے کسی کی طرف التفات
نہ کیا۔ پس تمام لشکر ٹھہر گیا۔ اسود بن مقصود نے جو لشکر کے آخر مین تھا کہا کہ کیا بات ہے۔ لوگون نے
کہا کہ ہاتھی رُک گیا۔ اسود نے فیلبانون سے کہا کہ اسے مارو۔ اونہون نے مارا مگر اوس ہاتھی نے
وہان سے جنبش نہ کی لوگون کو تعجب ہوا۔ پھر اسود نے حکم دیا کہ اسے موڑو جب لوگون نے موڑا تو وہ پلٹ کر
بھاگا۔ پھر پلٹانے کا حکم دیا۔ لوگون نے پلٹایا مگر وہ ٹھہر گیا۔ اسود نے کہا کہ (مکہ والون نے) ہاتھی پر جادو
کر دیا۔ پھر اسود نے ایک شخص کو بادشاہ کے پاس بھیجکر خبر کرائی اور اس باب مین اوس سے مشورہ کیا
کہ کیا کرنا چاہئے۔ ابرہہ نے کہلا بھیجا کہ جس شخص کو تجربہ ہو اور جس کو تجربہ نہ ہو ان دونون کی حالت
یکسان نہین ہوتی۔ اون لوگون کے پاس کسی شخص کو بغرض صلح بھیجدے مگر ہاتھی کے واقعہ کی
اطلاع نہ دینا تاکہ اونہین تم مین کسی قسم کی طمع کا راستہ پیدا نہ ہو جائے اور ہم مین جتنے لوگ قتل ہوے
ہین اوتنے ہی لوگ اون سے طلب کر اور کنیسہ کی خرابی کا تاوان۔ اگر وہ ایسا کرین تو ہم پلٹ چلین۔
جب ابرہہ کا قاصد حناطہ الحمیری آیا جو تن تنہا لشکرون کو ہزیمت دیدیتا تھا اور اوسکی خلقت بہی عجیب
تھی تو اسود نے کہا کہ کیا تم اہل مکہ کے پاس رسول بنکر جا سکتے ہو شاید تمہارے ہی ہاتھون پر صلح ہو جائے
حناطہ نے کہا کہ مین جاتا ہون اگر اونہون نے صلح کر لی تو خیر ورنہ اون کے سرون کے ساتھہ پلٹونگا
پھر اکڑتا ہوا روانہ ہوگیا۔ اور لوگون سے دریافت کیا کہ سید قریش کون ہے لوگون نے کہا کہ حضرت شیبہ
جب جناب عبد المطلب نے دیکھا تو سمجھہ گئے کہ یہ اون لوگون کا قاصد ہے۔ جب حناطہ کی نظر آپ پر
پڑی متحیر ہوگیا۔ حضرت عبد المطلب نے فرمایا کہ کیون آئے ہو۔ اوس نے عرض کیا کہ ابرہہ نے
آپ کے فضل کو پہچان کر حرم اور خانہ خدا کو چھوڑ دیا اور اس لئے بھیجا ہے کہ جو لوگ کنیسہ کے مقتول ہوے

اونکی دیت دیجئے یا اسی قدر اپنے آدمی - اور کنیسہ مین جو چیزین خراب ہوئی ہین اونکی قیمت - اگر آپ
یہ دیدین گے تو ہم پلٹ جائین گے - آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مقیم کے بدلے بری گرفتار کیا
جاسکتا ہے - امانت داری اور محافظت ہماری عادت ہے - ہم اپنے ہاتھون کو مظالم سے بند
رکھتے ہین اور گناہون سے بچتے ہین - تم یہی جاکر کہدو - اب رہا خانہ کعبہ اوسکے لئے مین پہلے ہی
کہہ چکا ہون کہ اوسکے لئے مالک ہے جو محافظت کرے گا تم جو اتنے جمع ہوے ہو ہماری نظر مین تو
یہ کوئی بڑی بات نہین - اگر تمہارا صاحب جانا چاہتا ہے تو چلا جاے اور اگر ٹھہرنا چاہتا ہے
تو ٹھہرے - جب حناطہ نے یہ کلام سُنا تو غصہ مین آگر جناب عبد المطلب کے قتل کر ڈالنے کا قصد
کیا - جناب عبد المطلب نے اوسکے چہرہ سے آثار غضب کو پہچان لیا اور آپ نے اوسکو مہلت
نہ دی اور فوراً اوسکی کمر پر ہاتھ ڈال دیا اور اوسکو بلند کر کے زمین پر پٹک دیا اور ارشاد فرمایا کہ قسم
بخدا اگر تم رسول نہ ہوتے تو مین تم کو قبل اسکے کہ اپنے صاحب کے پاس جاؤ ہلاک کر ڈالتا -
حناطہ پلٹ کر اسود کے پاس آیا اور اوس سے ساری سرگذشت بیان کر کے کہا کہ ان لوگون کا
خون حلال ہے - میرے خیال مین اب ان سے پیام سلام نہ کرو اور جان لو کہ مکہ خالی پڑا ہوا ہے
غنیمت لینے مین جلدی کرو -

پھر لشکرون کو چڑہائی کا حکم دیا - اور وہ حرم کی طرف بڑہے - جب قریب پہونچے تو طیور کے لشکر
تہہ بتہہ سحاب کی طرح جو مثل ابابیل کے تھے اس طرح آموجود ہوے کہ اونکو پتہ بھی نہ چلا -
اون طیور مین سے ہر طائر کے پاس مسور اور چنے کے برابر تین تین سنگریزے تھے ایک ایک منقار مین
اور دو دو اونکے دونو پنجون مین - وہ طیور بلند ہوے اور لشکر کے اوپر پھیل کر طول و عرض مین منتشر
ہو گئے - لوگ یہ دیکھکر ڈرے اور کہنے لگے کہ یہ کیسے طیور ہین آج سے قبل تو ہم نے ایسے دیکھے بھی
نہین - اسود نے کہا کہ ڈرنے کی بات نہین یہ اپنے بچون کے لئے رزق اوٹھائے ہوے ہین
پھر کہا کہ میری کمان اور تیر لے آؤ تاکہ انہین تمہارے پاس سے ہٹا دون - پس کمان لیکر تیر مارنے
کا ارادہ کیا - وہ طیور چیخ پڑے گویا اپنے پروردگار سے ان لوگون کے ہلاک کرنے کی اجازت

سے رہے تھے - ابھی انکا چیخنا تمام نہ ہوا تھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک ندا آئی -

أيّتها الطيور المطيعة لربها افعلوا ما امرتم به فقد اشتدّ غضب الجبّار على الكفار -

اے اپنے پروردگار کے مطیع پرندو جو کچھ تمہین حکم دیا گیا ہے اوسے بجالاؤ کیونکہ خدا ے جبار کا کفار پر شدید غضب ہے -

پس طیور نے اپنے مُنہ کھولے - اور پہلی کنکری حناطہ کے سر پر پڑی جو خُود سے سر تک اور وہان سے حلق تک اور وہان سے سینہ تک پہونچی اور پھر اسفل سے نکل کر زمین کے اندر در آئی اور وہ پچھڑ کر منقلب ہوگیا - لوگ داہنے بائین بھلگے مگر طیور اون کا پیچھا کئے رہے وہ اوسوقت تک جدائی نہ ہوتے تھے جبتک کہ سر پر کنکری نہ مارلین جو اسفل سے نکل جاے نہ سپر اوسے روکتی تھی نہ لوہا ابرہہ نے جب یہ حالت دیکھی تو بھاگا - اور اسود نے جب قوم کی اس مصیبت کو دیکھا کہ سنگریزے اون کے اوپر گر رہے ہین اور وہ مُنہ کے بھل گر پڑتے ہین اور ایک طائر نے اوسکے منہ مین بھی پتھر مارا جو دُبر سے نکل گیا اور دوسرے نے کھوپری مین مارا جو گدُّی سے نکل گیا تو وہین پچھڑ کر گر پڑا - اور اس سے عجیب تر یہ ہے کہ حضر موت کے ایک شخص کا ایک بھائی تھا جس سے اوس نے ساتھ چلنے کی خواہش کی اوس نے کہا کہ مین اون لوگون مین نہین ہون جو خانہ خدا سے تعرض کرین پس جب ان لوگون پر یہ بلا نازل ہوئی تو وہ شخص بھی بھاگا اور طائر ساتھ ساتھ تھا جب اپنے بھائی کے پاس پہونچا تو اوس سے اس عذاب کی کیفیت بیان کی اور اپنا سر اوٹھایا تو اوس طائر کو پایا جس نے ایک کنکری اسکے سر پر ماری جو اسفل سے نکل گئی - اور ابرہہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا دفعۃً اوسکا داہنا ہاتھ گر گیا جس سے متحیر ہوا - پھر بایان ہاتھ گر پڑا بعد ازان داہنا پیر گرا پھر بایان پاؤن پس اپنے گھر آکر ماجرا بیان کیا - ابھی کلام تمام نہ ہوا تھا کہ اسکے سر پر بھی وہی حادثہ واقع ہوا جو اوروں پر واقع ہوا تھا -

جناب عبد المطلب اپنے ساتھیون کے ہمراہ بارگاہ احدیت مین نہایت تضرع و زاری کے ساتھ دعا کر رہے تھے کہ خداوندا اس نور کی برکت سے جو تو نے ہمکو عطا فرمایا ہے ہم سے ہر طرح کی مصیبت کو

دفع فرما اور دشمنون پر غالب کر جو حضرت رسول خداؐ کے نور مبارک کی برکت سے قبول ہو گئی جب
اونہون نے جب دشمنون کے اجسام پر نظر کی تو دیکھا کہ وہ زمین پر پڑے ہوے ہین اور ہاتھی بھاگ
گیا ہے۔ مکہ کے جو لوگ بھاگ گئے تھے جب اونہون نے اصحاب فیل کے واقعات کو سنا تو نہایت بہت
خوش و مسرور واپس آئے اور ایک مدت تک لوٹ کا مال اور بالانون کو نقل کرتے رہے یہ سعادت
و مسرور رسول خداؐ کی برکت سے حاصل ہوا۔
ایک روز جناب عبد المطلب حجرہ مین آرام فرما رہے تھے۔ خواب مین دیکھا کہ کسی شخص نے آکر کہا
کہ طیبہ کو کھود و آپ نے فرمایا کہ طیبہ کیا۔ پس وہ غائب ہو گیا۔ آپ فرماتے ہین کہ مین دوسرے روز
پھر سویا تو ایک ہاتف نے کہا کہ برہ کو کھودو۔ مین نے کہا کہ برہ کیا۔ وہ غائب ہو گیا۔ جب مین
تیسرے دن سویا تو اوس نے آکر کہا کہ مضنونہ کو کھودو۔ مین نے کہا کہ مضنونہ کیا۔ وہ غائب ہو گیا۔
چوتھے دن پھر خواب مین آیا اور کہا کہ زمزم کو کھودو۔ مین نے کہا کہ زمزم کیا۔ اوس نے کہا کہ اوسکا
پانی کم نہ ہوگا۔ حجاج اوس سے سیراب ہونگے۔ وہ چیونٹیون کے بل سے قریب ہے۔ جب اوس نے
جگہ بتادی تو جناب عبد المطلب نے کدالی اور اپنے فرزند حارث کو لیا۔ اسوقت اون کے علاوہ
آپ کا کوئی فرزند نہ تھا اور کھودنا شروع کیا جب تعمیر کے نشان ظاہر ہوے اور قریش کو بھی اس کی
خبر ہو گئی تو کہنے لگے کہ یہ چاہ زمزم تو ہمارے پدر بزرگوار حضرت اسمٰعیلؑ کا کنوان ہے اور ہم اس مین
شریک ہین۔ آپ نے ارشاد کیا کہ ایسا نہ کرون گا یہ تو میرے ساتھ مخصوص ہے تم شریک نہین ہو۔
پھر یہ مشورہ قرار پایا کہ سعید بن خشیمہ کو جو اطراف شام مین رہتا ہے حکم بنائین (اور وہ جو فیصلہ کر دے اوسی کے
موافق کیا جاوے) پس یہ سب وہان سے روانہ ہوے تا اینکہ ایک میدان مین پہونچے جو حجاز و شام
کے درمیان ہے۔ وہان پیاس کا غلبہ ہوا مگر پانی نہ ملا۔ لوگون نے جناب عبد المطلب سے عرض کیا
کہ اب کیا کرین۔ آپ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے لئے ایک ایک گڑھا کھودے۔ چنانچہ
لوگون نے ایسا ہی کیا۔ پھر جناب عبد المطلب اپنے راحلہ پر سوار ہوے اور تلاش آب مین روانہ
ہوے اور آپ کے راحلہ کے پاؤن کے نیچے سے چشمہ آب جاری ہوا۔ آپ نے اور آپکے اصحاب نے

تکبیر کہی اور سب نے پانی پی لیا۔ اپنے مشکیزون کو بھر لیا۔ اور قسم کھائی کہ جناب عبد المطلب سے زمزم کے بارہ مین مخالفت نہ کرین گے۔ اور کہا کہ جس نے ان کو اس جنگل مین پانی پلایا ہی اوسی نے انکو آب زمزم بھی دیا ہے۔ پس یہ لوگ پلٹ آئے اور آپ کو کھودنے پر قبضہ دیدیا۔ پس جب بہت گہرا کھود لیا تو دو غزال طلائی (سونے کے دو ہرن) ملے جنہین جرہم نے دفن کیا تھا۔ اور بہت سی تلوارین اور زرہین ملین۔ لوگون نے اپنا حصہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو ہمارے درمیان فیصلہ کرے اوس سے آؤ۔ پس ہم سہام قمار سے مستحق کی تشخیص کرین۔ ۲ دو تیر کعبہ کے لئے ۲ دو اپنے لئے اور ۲ دو تمہارے لئے معین کرین پس جسکے دونون تیر نکلین یہ اوسی کے لئے ہو۔ اونہون نے کہا کہ آپ نے انصاف کی بات فرمائی۔ پھر ۲ دو زرد تیر کعبہ کے لئے۔ اور ۲ دو سیاہ تیر حضرت عبد المطلب کے لئے اور ۲ دو سفید تیر قریش کے لئے قرار دیکر صاحب قداح کو بلایا۔ اوسکی اجرت دی۔ وہ ہبل کے پاس تھا جو کعبہ مین ایک بت تھا اوس نے تیر پھینکے۔ زرد تو غزالون پر نکلے اور سیاہ تلوارون اور زرہون پر جناب عبد المطلب کے لئے اور قریش خائب و خاسر رہے۔

پھر آپ نے تلوارین تو کعبہ کے درمیان مین لگادین اور دونون طلائی غزال کو دروازہ پر اور آب زمزم سے حجاج کو سیر کرنے لگے۔ عدی بن نوفل کے علاوہ مکہ مین آپ سے کوئی حسد و عناد نرکھتا تھا اور وہ اپنی قوم مین محفوظ اور حسیم و مالدار بھی تھا جناب عبد المطلب کی تشریف آوری سے قبل وہی رئیس بھی تھا جب آپ تشریف لائے اور اہل مکہ نے آپ کو اپنا سردار بنایا تو یہ امر عدی بن نوفل پر بہت گران گذرا کہ لوگ آپ کی طرف مائل ہوگئے۔ ایک زمانہ مین ان دونون مین مخاصمت بھی پیدا ہوگئی۔ اور عدی بن نوفل نے ایک موقع پر طعن بھی کی کہ نہ آپ کے اولاد ہے نہ کوئی آپ کا ناصر و مددگار ہے۔ جسپر جناب عبد المطلب بہت غضبناک ہوے۔ اور خدا سے عہد کیا کہ اگر وہ دس فرزند کرامت فرمائے تو اوسکی راہ مین ایک فرزند کی قربانی کرینگے جس کے بعد آپ نے اولاد کی طمع مین عورتون سے شادیان کرنی شروع کین تا اینکہ آپ نے چھ عورتون سے شادی کی جنمین سے ہر ایک حسن و جمال سے آراستہ اور اپنی قوم مین معروف و مشہور تھی۔

ان کے اسماء یہ ہین۔

(۱) منعہ بنت حباب الکلابیہ۔

(۲) سمراء بنت غید طلیقہ۔

(۳) ہاجرہ خزاعیہ۔

(۴) سعدا بنت حبیب الکلابیہ۔

(۵) ہالہ بنت وہب۔

(۶) فاطمہ بنت عمرو المخزومیہ۔

اِن سے خداوند عالم نے آپ کو دس فرزند کرامت فرمائے جنکے اسماء یہ ہین۔

(۱) حارث۔ (۲) ابولہب۔ (۳) عباس۔ (۴) ضرار۔ (۵) حمزہ۔ (۶) مقوم۔ (۷) حجل ملقب بہ غیداق[1]۔ (۸) زبیر۔ (۹) ابوطالب۔ (۱۰) عبداللہ۔

سعدا سے ضرار و عباس۔ اور فاطمہ سے ابوطالب امیرالمومنینؑ کے والد ماجد اور عبداللہ حضرت رسولِ خداؐ کے پدر بزرگوار پیدا ہوئے۔

جب آپ کے دس فرزند ہو گئے تو آپ نے اپنی نذر پورا کرنے کا قصد فرمایا جسکا واقعہ حضرت عبداللہ کے حال مین مذکور ہوگا۔

حضرت عبدالمطلب خانہ کعبہ کی خدمت گزاری مین نہایت کوشان و مستعد رہتے تھے۔ ایک شب دیوار کعبہ کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ ایک خواب دیکھا اور خوف زدہ مرعوب ہو کر بیدار ہوئے اور اپنے دامنوں اور ردا کو کھینچتے ہوے کھڑے ہو گئے (پھر وہان سے روانہ ہوئے) خوف سے کانپتے جاتے تھے یہانتک کہ آپ ایک جماعت کے پاس پہونچ گئے اونہون نے کہا کہ اے ابوالحارث خیر تو ہے ہم آپ کو مرعوب اور خوف زدہ دیکھتے ہین۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ میری پشت سے ایک سفید چمکدار سلسلہ

---

[1] مروت اور بذل کی وجہ سے اِن کو غیداق کہنے لگے۔ یہ منعہ کے بطن سے ہین ۱۲

نکلا۔ قریب تھا کہ آنکھون کی بصارت کو زائل کر دے۔ اوسکے چار گوشے تھے۔ ایک مشرق تک پہونچا ہوا تھا۔ اور ایک مغرب تک۔ ایک گوشہ زمین مین در آیا تھا اور ایک آسمان سے مل گیا تھا۔ مین نے جو نظر کی اوسکے نیچے دو خوش جمال بزرگ دیکھے پس مین نے ایک سے عرض کیا کہ آپ کون ہین۔ اونھون نے جواب دیا کہ مین نوح نبی خدا ہون اور مین نے دوسرے بزرگ سے عرض کیا کہ آپ کون ہین اونھون نے فرمایا کہ مین ابراہیم خلیل ہون۔ ہم تمھارے پاس اسلئے آئے ہین کہ اس درخت کے سایہ مین رہین۔ پس خوشحال اوس شخص کے لیئے جو اسکے سایہ مین ہے اور جو اس سے بُعد و دوری اختیار کرے اوسکے لئے وبال ہو۔ پس مین خوف زدہ ہوکر اوٹھ گیا۔ کاہنون نے کہا کہ

یا ابا الحارث ھذہ بشارۃ لک وخیر یصل الیک لیس لاحد فیھا شیٔ وان صدقت رویاک لیخرجن من ظھرک من یدعو اھل المشرق والمغرب ویکون رحمۃ لقوم وعذابا لقوم۔	اے ابو الحارث یہ تمھارے لئے بشارت ہے اور خیر ہے جو تم تک پہونچے گی۔ کسی شخص کے لئے اوس مین کوئی حصہ نہین ہے۔ اگر تمھارا خواب سچا ہے تو تمھاری پشت سے وہ شخص ظاہر ہوگا جو اہل مشرق و مغرب کو دعوت دے گا اور ایک قوم کے لئے رحمت اور ایک قوم کے لئے عذاب ہوگا۔

پس حضرت عبد المطلب وہان سے خوش و مسرور پلٹ آئے اور اپنے دل مین کہا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میری اولاد مین یہ نور کس تک پہونچے گا۔ آپ ہر روز تنہا شکار کے لئے تشریف لیجاتے تھے ایک روز آپ کو پیاس معلوم ہوئی اور آپ نے ایک پتھر مین صاف پانی ملاحظہ فرمایا۔ جب اوسے پیا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے شیرین تر پایا۔ اوسی وقت گھر تشریف لائے اور جناب عبد المطلب کو حمل قرار پایا اور جو نور کہ آپ کی پیشانی مین جلوہ گر تھا وہ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت فاطمہ کی طرف منتقل ہو گیا

حضرت عبد اللہ کا حال آپ کے والد ماجد حضرت عبد المطلب اور والدہ محترمہ حضرت فاطمہ ہین۔ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو نور محمدی جناب فاطمہ کی پیشانی سے

منتقل ہوکر آپ کی جبین مبارک پر چمکنے لگا اور اس قدر بلند ہوا کہ آسمان تک پہونچ گیا۔ جب جناب عبد المطلب نے آپ کو دیکھا تو بہت زیادہ خوش و مسرور ہوے اور کاہنون اور احبار یہود پر بھی آپ کی ولادت مخفی نہین رہی۔ کاہنون نے تو اپنی کہانت کے باطل ہو جانے کی وجہ سے اس واقعہ کو عظیم سمجھا اور احبار یہود نے اس وجہ سے کہ اون کے پاس جناب یحییٰ بن زکریا کا ایک پیراہن تھا جس پر خشک خون لگا ہوا تھا اور اس پیراہن کے متعلق اونکی کتابون مین لکھا تھا کہ جب صاحب سیف مسلول کے خروج کا وقت قریب ہوگا تو اس پیراہن سے خون کے قطرے ٹپکین گے پس (جناب عبد اللہ کی ولادت کے بعد) جب اونہون نے دیکھا تو اوسکو تر پایا اور اوس سے خون کے قطرے ٹپکتے دکھائی دئے جسکی وجہ سے اون کو معلوم ہو گیا کہ پیغمبر اسلام کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ اونہین بہت زیادہ رنج و ملال ہوا۔ اور کچھہ لوگون کو مکہ بھیجا تا کہ حقیقت حال معلوم ہو جاے۔ جناب عبد اللہ ایک دن مین اس قدر بڑہتے تھے جتنا اور بچے ایک سال مین بڑہتے ہین۔ لوگ آپ کی زیارت کیا کرتے اور آپ کے حسن و جمال سے تعجب کرتے تھے۔ یہود کی عداوت و دشمنی کی وجہ سے آپ کو اپنے زمانہ مین ویسے ہی مصائب اور سختیان اوٹھانا پڑین جیسے کہ جناب یوسف صدیق نے اپنے زمانہ مین اوٹھائی تھین۔ اور آپ کو بڑے بڑے امور کا مقابلہ کرنا پڑا۔

جب جناب عبد المطلب کے دنٹس فرزند پورے ہو گئے تو اوس وقت آپ کو اپنی نذر یاد آئی کہ اگر میرے دنٹس فرزند ہوے تو ایک کو لوجہ اللہ قربانی کرون گا۔

پس حضرت عبد المطلب نے اپنی اولاد کو اپنے سامنے جمع کیا اون کے لئے کھانا پکایا اور اپنے گرد جمع کیا اور ان سے ارشاد فرمایا کہ

یا اولادی انتم تعلمون انکم عندی بمنزلة واحدة وانتم الحدقة من العین والروح بین الجنبین ولو ان	اے فرزندو تمہین معلوم ہے کہ تم سب میرے نزدیک ایک سے ہو اور تم کو مجھسے وہی نسبت ہے جو حدقہ کو آنکھہ سے اور روح کو جنبین سے۔ اگر تم مین سے

احد کم اصابة شوکة لسائنی ذلك
ولو عرض لبعضکم عارض لاذانی
ولکن حق الله اوجب من حقکم
وقد عاهدته ونذرت له متی
ارزقنی الله عشرة ذکرا لانحرن
احدهم قربانا وقد اعطانی ما سألت
وبقی علیّ الان ما عاهدته وقد
جمعتکم لاشاورکم فما انتم قائلون۔

کسی کے کانٹا لگ جائے تو مجھے برا معلوم ہو اور
اگر تمہارے لئے کوئی سانحہ پیش آجائے تو مجھے اذیت
پہونچائے لکن حق الٰہی تمہارے حق سے لازم تر ہے۔
مین نے خدا سے معاہدہ کیا ہے اور اوس سے نذر کی ہے
کہ جب وہ مجھے دس فرزند عطا کرے تو مین اون مین سے
ایک کی قربانی کر دون۔ اوس نے مجھے وہ چیز عطا کر دی
جسکا مین نے سوال کیا تھا اور جو مین نے عہد کیا تھا وہ باقی
رہگیا ہے مین نے تمھین اس مشورہ کرنیکے لئے جمع کیا ہے تم کیا کہتے ہو۔

پس بعض بعض کو دیکھنے لگے۔ سکوت کے عالم مین تھے۔ کوئی کلام نہ کرتا تھا۔ پس سب سے پہلے جس نے
کلام کیا وہ حضرت رسولِ خدا کے والدِ ماجد جناب عبد اللہ تھے جو جناب عبد المطلب کی تمام اولاد مین
صغیر تر تھے اور اوس وقت اون کا سن گیارہ برس کا تھا۔ عرض کرنے لگے۔

یا ابت انت الحاکم علینا ونحن اولادك
وفی طوع یدك وحق الله اوجب من
حقنا وامره اوجب من امرنا ونحن لك
طائعون وصابرون علی حکم الله وحکمك
ونعوذ بالله من مخالفتك۔

اے پدرِ بزرگوار آپ ہم پر حاکم ہین۔ ہم آپ کی اولاد اور
آپ کی اطاعت مین ہین (درحقیقت) حقِ خدا ہمارے
حق سے لازم تر اور اوسکا امر ہمارے امر سے واجب تر
ہے۔ ہم آپ کے مطیع اور خدا کے اور آپکے حکم پر صابر ہین
اور آپ کی مخالفت سے پناہ مانگتے ہین۔

جب اون کے پدرِ بزرگوار نے یہ کلام سُنا تو بہت روئے تا اینکہ ریشِ مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی
پھر اور بیٹون سے ارشاد کیا کہ کہو تم کیا کہتے ہو۔ اونہون نے عرض کیا کہ ہم آپ کے مطیع ہین۔ آپکی
رائے مبارک مین جو کچھہ آئے اوسے بجا لائیے۔ اگر آپ ہم سب کی قربانی کردین تب بھی راضی ہین گے
چہ جائیکہ ہم مین سے فقط ایک ہی کی قربانی کی جائے۔ یہ سُنکر حضرت عبد المطلب خوش ہوئے۔
پھر آپ نے اون سب سے ارشاد کیا کہ اپنی ماؤن کے پاس جاؤ اور جو کچھہ مین نے تم سے کہا ہے اوسکا

اون سے تذکرہ کرکے کہو کہ وہ تمہین غسل دین سرمہ لگائین - اور اچھے کپڑے پہنائین - اور اپنی ماؤن کو اس طرح رخصت کر آؤ جیسے وہ شخص رخصت کرتا ہے جو پلٹنے والا نہ ہو - پس وہ اپنی ماؤن کے پاس گئے اور ساری سرگذشت بیان کی اون کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے اور شدید صدمہ ہوا - جناب عبد المطلب بھی شب بھر غمگین رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ آنکھ جھپکی - جب صبح ہوئی تو آپ کے پاس جو لباس تھا اوس مین سب سے زیادہ پاکیزہ لباس پہنا جناب آدمؑ کی ردا کو زیب دوش کیا - جناب ہودؑ کی نعلین - اور جناب نوحؑ کی انگشتری پہنی اور ایک تیز خنجر لیکر فرزند کی قربانی کے لئے برآمد ہوے اور فرزندون مین سے ایک ایک کو پکارا - سب عمدہ زینت سے آراستہ ہو کر جلدی سے حاضر ہو گئے اور حضرت عبد اللہ کے علاوہ کسی نے تاخیر نہ کی کیونکہ آپ کم سن تھے حضرت عبد المطلب نے اور بیٹون سے دریافت کیا کہ (عبد اللہ کو آنے مین کیون دیر ہوئی) اونہون نے عرض کیا کہ ہمین نہین معلوم پس حضرت عبد المطلب خود بنفس نفیس مادر عبد اللہ حضرت فاطمہ کے گھر مین تشریف لے گئے اور حضرت عبد اللہ کا ہاتھ پکڑ لیا - مان حضرت عبد اللہ سے لپٹ گئین باپ اپنی طرف کھینچتے تھے اور مان اپنی طرف - مگر حضرت عبد اللہ باپ ہی کا ارادہ کرتے تھے اور مان سے کہتے تھے -

یا اماہ اترکینی امضی مع ابی لیفعل لی ما یرید -	اے مادر گرامی مجھے اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ جانے دیجیے تاکہ وہ اپنے ارادہ کو پورا کرین -

مادر عبد اللہ نے بچہ کو چھوڑ دیا اور گریبان چاک کرکے چیخین اور حضرت عبد المطلب سے کہا کہ اے ابو الحارث تمہارا یہ فعل نرالا ہے جسے تمہارے علاوہ کسی نے نہین کیا - بچہ کے ذبح کرنے سے تمہارا کیا دل خوش ہوگا - اور اگر ایسا کرنا ضروری ہے تو عبد اللہ کو چھوڑ دو یہ کم سن ہے بچپنے کی وجہ سے اسپر رحم کرو - اور اس نور کی وجہ سے جو اس کی پیشانی مین ہے ترس کھاؤ -

حضرت عبد المطلب نے اون کے کلام کی کچھ پروا نہ کی اور حضرت عبد اللہ کو اونکے ہاتھ سے کھینچ لیا - اوسوقت مان کھڑی ہو گئی اور بیٹے کو وداع کرنے کے لئے سینہ سے لپٹا لیا - اور جگر خراش بین کرنے لگین جسکی وجہ سے حضرت عبد المطلب نے بھی شدت سے گریہ کیا - اور غش

گر گئے۔ پس حضرت عبد اللہ نے اپنی مادر گرامی سے عرض کیا

دعینی امضی مع ابی فان اختارنی ربی کنت راضیا سامحا ببذل روحی له وان کان غیر ذلك عدت الیك۔	مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ مین اپنے پدر بزرگوار کے ساتھہ جاؤن پس اگر خدا نے مجھے اختیار فرمایا تو مین راضی اور اوسکی خوشنودی کے لئے جان نثار کرنے کو تیار ہون۔ اگر ایسا نہین ہے تو مین آپ کے پاس پلٹ آتا ہون۔

پس مان نے چھوڑ دیا۔ اور آپ اپنے باپ کے پیچھے اور بھائیون کے ساتھہ خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے ہر طرف سے (رونے کی) آوازین بلند تہین اور لوگ دیکھنے مین مصروف تھے کہ حضرت عبد المطلب اپنی اولاد کے ساتھہ کیا کرتے ہین۔ یہود اور کاہن لوگ بھی آ گئے اور کہنے لگے کہ شاید یہ اوسی کو ذبح کرین جس سے کہ ہمین خوف ہے۔ پھر آپ نے اون مین قرعہ اندازی کا ارادہ فرمایا اور سب کو حرم کی طرف لیکر آئے۔ ہاتھہ مین خنجر تھا جس کے اطراف سے موت ظاہر ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے بلند آواز سے ندا دی جسے قریب و بعید سب نے سُنا۔ پھر آپ نے بارگاہ احدیت مین عرض کیا کہ

پروردگارا۔ اس گھر (خانہ کعبہ) کے مالک۔ ملائکہ اور تمام لوگون کے پالنے والے اپنے نور کی وجہ سے ہم سے تاریکیون کو دفع فرما۔ پروردگارا تو جانتا ہے کہ مین نے یہ نذر کی تھی اور تجھسے عہد کیا تھا کہ اگر تو نے مجھے دس فرزند عطا فرمائے تو تیری خوشنودی کے لئے اونمین سے ایک کی قربانی کرونگا۔ اب مین اور وہ سب تیرے سامنے حاضر ہین۔ جو تجھے محبوب ہو اوسے اختیار فرما۔ خداوندا تو اپنا حکم بڑون مین قرار دے نہ چھوٹون مین اس لئے کہ چھوٹون کے مقابلہ مین بڑے بلا پر زیادہ صبر کر سکتے ہین۔ اور چھوٹے رحمت کے زیادہ مستحق ہین۔

پھر صاحب چوب کو بُلایا اوس نے اوسکو شگافتہ کر کے تیر بنائے اور ہر ایک پر ایک لڑکے کا نام لکھا۔ پھر صاحب قداح[۱] کو بلایا اوس نے آپ کے ہاتھہ سے لکڑیان لین اور آپ کے لڑکون کو کھینچتا ہوا کعبہ مین لے گیا۔ اون کی مائین چیخنے نوحہ کرنے اور گریبانون کو پھاڑنے لگین۔ ہر ایک اپنے

[۱] قداح سے وہ ازلام (تیر) مراد ہین جنکا خداوند عالم نے تذکرہ فرمایا ہے اور جاہلیت کے زمانہ مین لوگ اونکے ساتھہ باہم تقسیم کیا کرتے تھے ۱۲

لڑکے پر گریہ کرتی تھی اور تمام لوگ اون کے رونے کی وجہ سے گریہ کرتے تھے۔
اور جناب عبد المطلب (شدت غم سے) کبھی کھڑے ہوتے اور کبھی بیٹھ جاتے تھے اور درگاہ باری مین دعا کرتے تھے کہ پروردگار اپنے حکم مین جلدی کرے۔
بس لوگون کی گردنین بلند ہوئین اور آنسو بہنے لگے حسرت واندوہ مین شدت ہوگئی۔ یہان لوگ اس عالم مین تھے کہ صاحب قداح حضرت عبد اللہ کو پکڑے ہوے کعبہ سے نکلا۔ اپنی چادر اونکی گردن مین ڈالے ہوے کھینچ رہا تھا۔ اونکے چہرے کی تروتازگی جاتی رہی رنگ زرد ہوگیا جوڑ بند کانپنے لگے۔
اور حضرت عبد المطلب سے کہا کہ آپ کے اس بچہ پر تیر نکلا ہے جی چاہے ذبح کیجیے جی چاہے چھوڑ دیجیے جب حضرت عبد المطلب نے یہ کلام سُنا تو غش کھاکر زمین پر گر پڑے۔ اور آپ کی باقی اولاد بھی اپنے بھائی (عبد اللہ) پر روتے ہوے خانہ کعبہ سے برآمد ہوے بالخصوص حضرت ابو طالب کو زیادہ رنج تھا کیونکہ آپ اور وہ حقیقی بھائی تھے آپ اون سے ایک ساعت بھی صبر نہ کرتے پیشانی اور جائے نور کو بار بار بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے۔

یا اخی لیتنی لا اموت حتی اری ولدک الوارث لھذا النور الذی فضلہ اللہ علی الخلق اجمعین الذی یغسل الارض من الدنس ویزیل دولة الاوثان ویبطل کھانة الکھان۔	اے برادر کاش مین اوسوقت تک نہ مرون جب تک کہ تمہارے اس فرزند کو نہ دیکھ لون جو اس نور کا وارث ہے اور خدا نے اوسے تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے جو زمین کو نجاست سے پاک کرے گا اور بتون کی سلطنت کو زائل اور کاہنون کی کہانت کو باطل کرے گا۔

بہرحال جب حضرت عبد المطلب کو غش سے افاقہ ہوا تو ہر طرف سے مردون اور عورتون کے رونے کی آواز سُنی جب آپ کی نظر مادر عبد اللہ پر پڑی تو دیکھا کہ وہ چہرہ پر خاک ڈال رہی ہین اور سینہ پیٹ رہی ہین اس حالت کو دیکھکر حضرت عبد المطلب بیقرار ہوگئے اور حضرت عبد اللہ کا ہاتھ پکڑکر ذبح کرنا چاہا۔ سرداران قریش اور بنی عبد مناف حضرت عبد اللہ سے لپٹ گئے۔
حضرت عبد المطلب نے باواز بلند فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم میرے فرزند پر مجھسے زیادہ مہربان نہین ہو

لکن مین حکم الٰہی کو جاری کرتا ہون - اور حضرت ابوطالب حضرت عبداللہ کے دامن سے لپٹے ہوے باپ سے کہتے تھے کہ بابا جان میرے بھائی کو چھوڑ دیجئے اور اون کی جگہ مجھے ذبح کر ڈالئے مین راضی ہون کہ آپکے پروردگار کے لئے آپ کی قربانی ہو جاؤن حضرت عبدالمطلب نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسے نہین ہو کہ مین تمہین (بطور ہدیہ) اپنے خدا کے حضور مین پیش کرون اور خدا کے حکم کی مخالفت کرون وہ حاکم ہی اور مین محکوم - پھر آپ کے قوم و قبیلہ کے بڑے بڑے آدمی جمع ہوے اور کہا کہ صاحب قداح سے کہئے کہ دوبارہ قرعہ اندازی کرے شاید کسی دوسرے کے نام قرعہ نکل آئے اور خدا اوس امر کا حکم کرے جسمین شاید یہ بلا دفع ہو - پھر دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی - اور قرعہ پھر حضرت عبداللہ کے نام نکلا حضرت عبدالمطلب نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ کے پروردگار کی قسم حکم الٰہی جاری ہوا - پھر آپ نے حضرت عبداللہ کو قربان گاہ کی طرف کھینچا (اور ذبح کرنے کے لئے چلے) لوگون کی صفین کی صفین آپ کے پیچھے تھین جب قربان گاہ پر پہونچے تو حضرت عبداللہ کے دونون پاؤن باندھ دئے اوسوقت مان نے منہ پیٹ لیا - بالون کو بکھیر دیا - اور کپڑے پھاڑ ڈالے پھر حضرت عبدالمطلب نے اپنے فرزند کو زمین پر لٹایا - اور آپ اوسوقت مدہوشی کی حالت مین تھے اور شدت حزن و ملال کی وجہ سے نہ سمجھتے تھے کہ مین کیا کرتا ہون جب فاطمہ نے یہ دیکھا تو دوڑ کر اپنی قوم مین گئین اور یہ دیکھکر آپ کے اعضا و جوارح کانپ رہے تھے کہ حضرت عبدالمطلب ابن ذبح کے لئے بچہ کو لٹایا ہے اور نہ وہ کسی کی ملامت سُنتے ہین اور نہ کسی کا کہنا - ملائکہ نے تسبیح کے ساتھہ آوازین بلند کین اور اپنے بازو کھول دئے جبرئیل ندا دیتے تھے اور اسرافیل تضرع مین مشغول تھے اور تمام ملائکہ پروردگار سے استغاثہ کر رہے تھے پس خدا نے ارشاد کیا کہ

یا ملائکتی انی بکل شئ علیم وقد ابتلیت عبدی لانظر صبرہ علی حکمی -	اے میرے ملائکہ مین ہر شے کا جاننے والا ہون - مین نے اپنے بندہ کو اس لئے مبتلا کیا ہے تاکہ اس امر کو دیکھون کہ وہ میرے حکم پر صبر کرتا ہے -

حضرت عبدالمطلب اس عالم مین تھے کہ دس آدمی پابرہنہ ہاتھون مین تلوارین لئے آگئے اور آپ اور آپ کے فرزند کے درمیان حائل ہو گئے - آپ نے اون سے ارشاد فرمایا کہ کیا ہے اونہون نے

کہاکہ ہم فرزند خواہر کو ذبح نہ ہونے دین گے اگرچہ آپ ہم سب کو قتل کر ڈالین۔ آپ نے اس عورت (فاطمہ) کو ایسی تکلیف دی جسکا کہ وہ تحمل نہیں کر سکتی ہم اوسکے اخوال بنی مخزوم سے ہین جب حضرت عبد المطلب نے دیکھا کہ وہ آپ کے اور آپ کے فرزند کے درمیان حائل ہو گئے ہین تو آسمان کی طرف سر اوٹھا کر عرض کرنے لگے۔

یارب قد منعونی ان امضی حکمك واوفی بعهدك فاحکم بینی وبینهم بالحق وانت خیر الحاکمین۔	خداوندا انہون نے مجھے اس امر سے روک دیا ہے کہ مین تیرے حکم کو جاری کرون اور تیرے عہد کو پورا کرون پس میرے اور اون کے درمیان حق کے ساتھہ فیصلہ فرمادے تو خیر الحاکمین ہے۔

ادہر تو یہ ہو رہا تھا کہ اتنے مین عکرمہ بن عامر آیا اور اپنے ہاتھہ سے لوگون کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ چپ ہو جاؤ۔ پھر جناب عبد المطلب سے کہا کہ اے ابو الحارث آپ سردار بطحا ہین اگر آپ نے اپنے بچہ کو ذبح کر دیا تو آپ کے بعد یہ طریقہ جاری ہو جائیگا جسکا عار اور شناعت آپ پر لازم ہوگی اور یہ آپ کے لئے مناسب نہیں ہے حضرت عبد المطلب نے ارشاد فرمایا کہ کیون عکرمہ تم مناسب سمجھتے ہو کہ مین اپنے پروردگار کو غضبناک کر دون عکرمہ نے کہا کہ مین آپ کو صلاح کی بات بتاتا ہون۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیا۔ عکرمہ نے کہا کہ ہمارے شہر مین ایک کاہنہ ہے کہ کاہنون مین اوس سے زیادہ عارف اور سمجھدار کوئی نہیں ہے لوگون کے دلون کی حالت بیان کر دیتی ہے اور طبیعتون کی مخفی باتین ظاہر کرتی ہے۔ یہ اس لئے کہ اوسکے پاس ایک جن ہے جو اوسے خبر دیتا ہے اس معاملہ مین اوسکی طرف رجوع کیجئے۔ پس جب آپ نے اوسکا کلام سُنا تو آپ کی حالت مین سکون پیدا ہوا اور سب کی رائے اسی پر جم گئی اور کہا کہ اے ابو الحارث عکرمہ نے ٹھیک کہا۔

پس حضرت عبد المطلب اپنے فرزند کو لیکر اپنے گھر تشریف لائے اور کاہنہ کے پاس جانے کے لئے سامان سفر لیا اور کچھہ عمدہ اور بڑے ہدیہ بہی۔ کاہنہ کا نام ام ملخان تھا۔ تین روز کے بعد حضرت عبد المطلب اپنی قوم کے ساتھہ کاہنہ کے پاس تشریف لائے اور ہدیہ دیکر آگے بڑھے اور اپنے

امر مین اوس سے سوال کیا۔ اوس نے کہا ٹھہرو کل صبح تمہارے لئے عجیب بات ظاہر کرون گی۔
جب دوسرے روز کی صبح ہوئی تو اوسکے پاس جمع ہوے اوس نے یہ اشعار پڑہے ؎

یا مرحبا بالفتیة الاخیار | الساکن البیت مع الاستار
قد خلقوا من صلصل الفخار | ومن صمیم العز والانوار
خذوا بقولی صح فی الآثار | انبئکم بالعلم والاخبار
اهل الضیاء والنور والفخار | من هاشم سماه فی الاقدار
قد رام من خالقه الجبار | ان یعطیه عشرا من الاذکار
من غیر ما نقص باذن الباری | فواحد اینحر للانذار

پھر حضرت عبد المطلب کی طرف خطاب کر کے کہا کہ نذر کرنے والے تم ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہان
ہم اسلئے تمہارے پاس آئے ہین کہ تم ہمارے معاملہ مین نظر کرو اور ہمارے فرزند کے متعلق کوئی حیلہ
کرو۔ اوس نے کہا کہ کعبہ کے پروردگار مستحکم پہاڑون کے نصب کرنے والے۔ زمین گسترده کے
بچھانے والے کی قسم یہ جوان جسکا تم ذکر کر رہے ہو عنقریب اسکا ذکر بلند ہوگا اور اسکا امر عظیم ہوگا۔
مین تمہین اس سے خلاصی کی راہ بتاتی ہون (اچھا یہ بتاؤ کہ) تمہارے یہان (ایک آدمی کی) دیت
کیا ہے۔ لوگون نے کہا کہ دس اونٹ۔ کاہنہ نے کہا کہ اپنے شہر پلٹ جاؤ اور دس اونٹون اور اپنے
فرزند پر تیر اندازی کرو اگر تیر تمہارے فرزند ہی پر نکلے تو دس اونٹ اور بڑہا کر تیر اندازی کرو اگر پھر بھی
تمہارے ہی فرزند پر نکلے تو دس اونٹ اور بڑہاؤ اسی طرح سو تک دس دس اونٹ بڑہاتے جاؤ۔
(پھر بھی) اگر اونٹون پر تیر نہ نکلے تو اپنے فرزند کی قربانی کر دو۔
پس لوگ خوش ہو کر مکہ پلٹ آئے اور حضرت عبد المطلب فرزند کے پاس تشریف لائے اور اونہین
پیار کرنے لگے۔ حضرت عبد اللہ نے عرض کیا۔

یعز علیّ یا ابتاه شقاوك من اجلی وحزنك علیّ۔ } اے پدر بزرگوار مجھپر یہ امر شاق ہے کہ آپ میری وجہ سے خدا کی نافرمانی کرتے ہین اور میرے اوپر محزون ہین۔

پھر جناب عبد المطلب نے حکم دیا کہ جسقدر اونٹ ہین وہ لاے جائین۔ چنانچہ حاضر کر دئے گئے۔ پھر اپنے بنی اعمام کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ بھی اپنے مقدور بھر اونٹ لے آئین اور ارشاد کیا کہ اگر حق تعالی نے میرے ساتھ کسی امرِ خیر کا ارادہ فرمایا تو مجھکو میرے فرزند کے بارہ مین اس بلا سے محفوظ رکھے گا۔ اور اگر کوئی امر اسکے علاوہ ہوا تو اوسکا حکم نافذ ہوگا۔ پس اہل مکہ اپنے اپنے اونٹ حضرت عبد المطلب کے پاس لے آئے۔ پھر حضرت عبد المطلب مادر عبد اللہ کے پاس تشریف لائے۔ گریہ وزاری کی وجہ سے اونکی آنکھین زخمی ہوگئی تھین پس وہ خوش ہوگئین اور کہا کہ مین خدا سے امید کرتی ہون کہ وہ مجھسے فدیہ قبول کرلے۔ اور میرے فرزند کے متعلق مجھپر رحم فرماے۔

مادر عبد اللہ صاحب ثروت اور بہت مالدار تھین اور انکی والدہ سرجانہ زوجہ عمرو المخزومی تھین اور ان کے پاس بھی مال اور ذخیرہ بہت تھا۔ اونکے کچھہ اونٹ عراق جاتے تھے اور کچھہ شام۔ پس مادر عبد اللہ نے ارشاد کیا کہ مین اپنا اور اپنی مان کا مال دیدون گی۔ اگر مجھسے خدا ہزار ناقے طلب فرمائے تو مین پیش کردون گی (بلکہ) اور زیادہ۔ حضرت عبد المطلب نے شکریہ ادا کیا اور ارشاد کیا کہ مجھے امید ہے کہ میرا مال ہی اسقدر ہو جسپر خدا راضی ہو جاے اور مجھسے سختی کو دفع کردے۔ مکہ کے لوگ بھی خوش و مسرور تھے۔ حضرت عبد المطلب نے بھی خوش و خرم شب گذاری پھر کعبہ تشریف لاے اور سات مرتبہ طواف کیا خدا سے دفع بلا کی دعا کرتے جلتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو چرواہون کو اونٹ لانے کا حکم دیا اونہون نے حاضر کیئے اور حضرت عبد المطلب نے اپنے فرزند کے خوشبو لگائی آراستہ کیا اور بہترین لباس پہنا کر کعبہ لاے ہاتھہ مین رسّی اور چھری تھی۔

جب اونہین اونکی مادر گرامی فاطمہ نے دیکھا تو کہا کہ اے عبد المطلب جو کچھہ ہاتھہ مین لئے ہوے ہو اسے پھینکدو تاکہ میرا قلب مطمئن ہو جاے۔ اونہون نے ارشاد فرمایا کہ مین اپنے خدا کا قصد کر کے جارہا ہون۔ اوس سے سوال کرونگا کہ میرے فرزند کے عوض میرا فدیہ قبول کرلے۔ پس اگر میرا اور میری قوم کا مال ختم ہو گیا تو گھوڑے پر سوار ہو کر کسرےٰ و قیصر اور بادشاہانِ ہند و چین کے پاس طلب اعانت کے لیئے جاؤنگا۔ تا اینکہ میرا پروردگار راضی ہو جاے اور مجھے امید ہے کہ

وہ فدیہ لے گا جیسا کہ ہمارے پدر بزرگوار اسماعیل کا ذبح سے فدیہ لے لیا۔ اور آپ کعبہ تشریف لیگئے
لوگ آپ کے گرد دیکھتے جاتے تھے۔ آپ نے اون سے ارشاد کیا اے گروہ حضار تم نے جو کچھ کل میرے
فرزند کے ساتھ کیا تھا اوسے آج کرنے سے خوف کرو۔ میرے اور ذبح عبداللہ کے درمیان حائل نہ ہو
پھر دس اونٹ پیش کرنے کا حکم دیا اور اونہیں کھڑا کرکے کعبہ کے پردون سے لپٹے اور عرض کیا

اللھم امرك نافذ۔	خداوندا تیرا حکم نافذ ہے۔

پھر صاحب قداح کو تیراندازی کا حکم دیا۔ جب اوس نے تیراندازی کی تو تیر حضرت عبداللہ ہی کے
نام نکلا۔ آپ نے عرض کیا۔

لربی القضاء۔	میرے پروردگار کے لئے ہی حکم ہے۔

پھر دس اونٹ اور بڑہا کر صاحب قداح کو تیراندازی کا حکم دیا۔ جب اوس نے تیراندازی کی تو
تیر حضرت عبداللہ کے لئے نکلا۔ حضرت عبداللہ نے کہا لربی القضاء۔ پھر دس اونٹ اور
بڑہا کر تیراندازی کا حکم دیا۔ تیراندازی ہوئی تو تیر حضرت عبداللہ ہی کے نام نکلا۔
پس اشراف قریش نے کہا کہ اے عبدالمطلب اگر تم اپنے علاوہ کسی اور کو مقدم کرو تو بہتر ہے ہمین خوف
ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے ناراض نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو گنہگار اعتذار کے لئے
اوٹھا ہے۔ پھر درگاہ باری مین عرض کیا۔

اللھم ان کان دعائی عنك قد حجب من کثرة الذنوب فانك غفار الذنوب کاشف الکروب تکرم علی بفضلك واحسانك۔	خداوندا اگر میری دعا گناہون کی کثرت سے تجھ تک نہین پہونچی تو یقیناً تو گناہون کا بخشنے والا اور سختیون کا دور کرنے والا ہے اپنے فضل واحسان سے مجھپر کرم فرما۔

پھر دس اونٹ اور بڑہا کر گوشۂ چشم سے آسمان کی طرف نظر کی اور عرض کیا۔

اللھم انت تعلم السر واخفی وانت بالمنظر الاعلی اصرف عنی البلاء کما	خداوندا تو بھید اور مخفی چیزون کو جانتا ہے تو بلند مقام پر ہے مجھسے اس طرح بلا کو دفع فرما جس طرح حضرت

صرفته عن ابراهيم الذی وفی۔ } ابراہیم سے دفع فرمایا جنھون نے اپنے عہد پر وفا فرمائی۔
پھر صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا۔ جب اوس نے تیر اندازی کی تو تیر حضرت عبد اللہ پر نکلا آپ نے ارشاد کیا کہ خدا کو یہی مقصود ہے۔ پھر فرمایا کہ شاید سختی کے بعد آسانی ہو۔ اور دس اونٹ اور بڑہا کر عرض کیا۔

یارب ھذا البیت والعباد	ان بنی اقرب الاولاد
وحبه فی السمع و الفواد	وامه صارخة تنادی
فوقته من شفرة الحداد	فانه کالبدر فی البلاد

پھر صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا۔ اور جب اوس نے تیر اندازی کی تو تیر حضرت عبد اللہ ہی کے نام نکلا۔ پس حضرت عبد المطلب نے ارشاد کیا کہ اے فرزند تیرے بارہ مین فدیہ کیونکر دون خدا نے جو کچھہ چاہا تیرے بارہ مین حکم دیا۔ پھر دس اونٹ اور بڑہائے اور صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا جب اوس نے تیر ازی کی تو پھر تیر حضرت عبد اللہ کے نام نکلا۔
پس مادر عبد اللہ نے کہا کہ اے عبد المطلب آپ مجھے اجازت دیجئے تا کہ اپنے فرزند کے متعلق مین خدا سے سوال کرون شاید وہ میرے ضعف اور اس حالت پر رحم فرمائے۔
پس فاطمہ اوٹھین اور دس اونٹ بڑہا کر بارگاہ احدیت مین عرض کیا کہ۔
بار آلہا تو نے مجھے فرزند عطا فرمایا جسکی وجہ سے اکثر لوگون نے حسد کیا اور دشمنی۔ مجھے اس سے امید تھی کہ یہ میرا سہارا اور بازو ہوگا اور مجھے قبر مین لٹائیگا۔ پروردگار تو جانتا ہے کہ یہ مجھے اپنی اولاد مین سب سے زیادہ محبوب اور کریم ہے۔ پروردگارا مین اسکی طرف سے یہ فدیہ دیتی ہون اسے قبول فرمالے اور مجھپر دشمنون کو ہنسنے کا موقع نہ دے۔
پھر صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا جب اوس نے تیر اندازی کی تو تیر حضرت عبد اللہ کے نام نکلا پس حضرت عبد المطلب نے فرمایا کہ ہر شے کے لئے دلیل و نہایت ہوتی ہے اور اس معاملہ مین میرے تمہارے لئے کوئی چارہ نہین ہے پس اس امر مین مجھسے تعرض نہ کرو۔ پھر دس اونٹ

اور بڑہا کر درگاہ باری مین عرض کیا

اللهم منك المنع ومنك العطاء وامرك نافذ كما تشاء وقد تعرضت عليك بجهلي وقبيح عملي فلا تواخذني ولا تخيب املي۔ | خداوندا منع اور عطا دونون تیری طرف سے ہین تیرا حکم اوسی طرح نافذ ہے جیسا کہ تو چاہے مین نے اپنی جہالت اور برے عمل کے ساتھہ تجھپر پیش قدمی کی۔ مجھسے مواخذہ نہ فرما اور مجھے ناامید نہ کر۔

پھر صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا جب اوس نے تیر اندازی کی تو تیر حضرت عبد اللہ کے نام نکلا۔ اوس وقت لوگ بہت شدت سے روئے اور حضرت عبد المطلب نے کہا کہ

ما بعد المنع الا العطاء وما بعد الشدة الا الرخاء وانت عالم السر واخفى۔ | منع کے بعد عطا ہی ہوتی ہے اور شدت کے بعد آسانی اور تو بھید اور مخفی چیز کا جاننے والا ہے۔

پھر دس اونٹ اور بڑہا کر تیر اندازی کا حکم دیا جب تیر اندازی ہوئی تو تیر حضرت عبد اللہ کی نام ہی نکلا پس حضرت عبد المطلب غش کھا کر گر پڑے۔ جب افاقہ ہوا تو

واغوثاه اليك يا رب۔ | اے پروردگار مین تیری ہی طرف فریاد کرتا ہون۔

فرما کر اپنے فرزند کو ذبح کے لئے کھینچا۔ اور مرد و عورتون نے رونا چلانا شروع کیا حضرت عبد اللہ نے باواز بلند کہا۔

يا ابت اما تستحي من الله كم ترد امره وتلح عليه هلم الي فانحرني فاني قد تجلت من تعرضك الى ربك في حقي فاني صابر على قضائه وحكمه وان كنت يا ابت لا تقدر على ذلك من رقة قلبك على يا ابتاه فخذ بيدي ورجلي واربطهما بعضهما الى بعض | بابا آپ کو خدا سے حیا نہین معلوم ہوتی اس کے حکم کو کتنا رد کیجئے گا اور اوسپر مبالغہ کیجئے گا میرے پاس آیئے اور مجھے ذبح کیجئے مجھے شرم آتی ہے کہ آپ میری وجہ سے اپنے خدا سے تعرض کرتے ہین۔ مین اوسکی قضا اور حکم پر راضی ہون۔ اگر آپ مجھپر رقت قلب کی وجہ سے اس امر پر قادر نہین ہین تو میرے ہاتھہ پاؤن پکڑ کر بعض کو بعض سے باندہ دیجئے اور میرے چہرہ کو ڈہک دیجئے

وغطوجهی لئلاتری عینك عینی واقبض ثیابك عن دمی لکیلا تتلطخ بالدم فتکون اذا لبست اثوابك تذکرك الحزن علی یا ابت واوصیك یا ابتاه بامی خیرا فانی اعلم انها بعدی هالکة لامحالة من اجل حزنها علی فسکنها وسکن دمعتها وانی اعلم انها لاتلتذ بعدی بعیش واوصیك بنفسك خیرا فان خفت ذلك فغمض عینیك فانك تجدنی صابرا

تاکہ آپ کی آنکھ میری آنکھ کو نہ دیکھے۔ اور اپنے کپڑے لپیٹ لیجیئے تاکہ خون آلودہ نہ ہون پھر جو آپ کپڑے پہنین تو وہ مجھپر حزن وملال کو یاد دلائین۔ اے بابا مین آپ کو اپنی مان کے ساتھہ خیر کی وصیت کرتا ہون مین جانتا ہون کہ وہ میرے بعد مجھپر حزن وملال کی وجہ سے ضرور ہلاک ہوجائینگی اون کو تسکین دیجیئے گا اور مین واقف ہون کہ وہ میرے بعد عیش سے نہین رہ سکتین اور مین آپ کو آپ کے متعلق بھی خیر کی وصیت کرتا ہون۔ پس اگر آپ کو خوف ہو تو اپنی آنکھین بند کر لیجیئے آپ مجھے صابرین مین پائینگے۔

حضرت عبد المطلب نے ارشاد کیا کہ اے فرزند تمہاری یہ باتین مجھپر بہت شاق ہین پھر روئے یہانتک کہ آنسوؤن سے ریش مبارک تر ہوگئی۔ پھر ارشاد کیا کہ اے قوم تم کیا کہتے ہو مین اپنے پروردگار کے حکم مین اوس سے کیونکر تعرض کرون۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھسے انتقام لیوے۔ پھر کھڑے ہوئے اور کعبہ کے قریب آکر سات مرتبہ طواف کیا۔ خدا سے دعا کی اور اپنے چہرہ کو زمین پر ملا۔ اور اپنی دعا مین یہ اور اضافہ کیا۔

یارب امض امرك فانی راغب فی رضاك۔

خداوندا اپنے حکم کو نافذ فرما مین تیری خوشنودی کو دوست رکھتا ہون۔

پھر دنبہ اونٹ بڑہا کر تنو کئے اور ارشاد فرمایا۔

من اکثر قرع الباب یوشك ان یفتح له جو دروازہ زیادہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ دروازہ اوسکی لئے کشادہ کیا جائے

پھر بارگاہ قاضی الحاجات مین عرض کیا کہ

رب ارحم تضرعی وتوسلی وکبری۔ خداوندا میری گریہ وزاری اور توسل اور بڑہاپے پر رحم فرما۔

پھر صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا جب اوس نے تیر اندازی کی تو تیر اونٹون کے نام نکلا۔ لوگون نے حضرت عبد اللہ کو حضرت عبد المطلب کے ہاتھون سے چھین لیا اور ہر طرف سے لوگ خلاص پانے کی تہنیت و مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ اونکی مادر گرامی بھی تشریف لائین اپنے دامنون مین اوجھتی جاتی تھین آگر اپنے فرزند کو لے لیا۔ پیار کیا اور سینہ سے لگایا اور کہا

الحمد للہ الذی لم یبتلنی بذبحك ولم تشمت بی الاعداء واھل العناد۔ | اوس خدا کے لئے حمد ہے جسنے میرا تمھارے ذبح کی ساتھ امتحان نہین لیا اور نہ مجھپر دشمنون کو ہنسنے کا موقع دیا۔

اسی درمیان مین لوگون نے کعبہ کے اندر ہاتف کو یہ کہتے سُنا کہ

قد قبل اللہ منکم الفداء قد قرب خروج المصطفیٰ صلعم۔ | خدا نے تم سے فدیہ قبول کر لیا اور حضرت مصطفےٰ کے خروج کا وقت قریب آگیا۔

پس قریش نے کہا کہ اے ابو الحارث آپ کو مبارک ہو۔ آپ کے بچہ کے متعلق ہاتف نے آواز دی ہے۔ اور لوگون نے اونٹون کو ذبح کرنے کا قصد کیا۔ حضرت عبد المطلب نے فرمایا کہ ابھی ٹھہرو مین اپنے پروردگار سے ایک مرتبہ اور معلوم کر لون کیونکہ تیر صواب بھی ہوتے ہین اور خطا بھی کرتے ہین۔ میرے فرزند پر تو نو مرتبہ برابر تیر نکلتے رہے اور ایک مرتبہ اونٹون پر نکلے۔ نہین معلوم کہ دوسری مرتبہ کیا ہوگا۔ مجھے چھوڑ دو تاکہ ایک مرتبہ اعادہ کرون۔ لوگون نے کہا کہ بسم اللہ جو آپ کا ارادہ ہے بجا لائیے۔ آپ نے کعبہ کی طرف مُنہ کر کے عرض کیا۔

اللھم سامع الدعا وسابغ النعم ومعدن الجود والکرم فان کنت یا مولائی مننت علی بولدی ھبۃ منك فاظھر لنا برھانہ مرۃ ثانیۃ۔ | بار آلہا دعا کے سُننے والے۔ نعمتون کے کامل کرنیوالے جود و کرم کے معدن اے مولا اگر تو نے اپنی بخشش سے میرے فرزند کے متعلق مجھپر احسان فرمایا ہے تو دوسری مرتبہ بھی اوسے ظاہر فرما۔

پھر صاحب قداح کو تیر اندازی کا حکم دیا جب اوس نے تیر اندازی کی تو تیر اونٹون ہی پر برآمد ہوا۔ پس فاطمہ نے اپنے فرزند کو لیا اور اپنے گھر لے گئین اور خدا کے اس فضل و احسان کے نازل ہونے کی

مبادکباد کے لئے ہر طرف سے لوگ اون کے پاس آنا شروع ہوے۔

پھر حضرت عبدالمطلب نے اونٹوں کی قربانی کا حکم دیا اور وہ سب نحر کردئے گئے۔ اور لوگ اوسکا گوشت لوٹ کرلے گئے۔ آپ نے اون سے فرمایا کہ وحوش وطیور کو بھی اس سے منع نہ کرو۔ اور حضرت عبدالمطلب اور اون کے فرزند وہان سے پلٹ آئے۔ اور اسی وقت سے ایک آدمی کی دیت سَو اونٹ جاری ہو گئے جو اب تک جاری ہے۔

جب کاہنون اور احبار نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بچ گئے تو ناامید ہوے اور بعض نے بعض سے کہا کہ آؤ اِن کے ہلاک کرنے مین اس طرح کوشش کرین کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔

پس ربیان (جو امین بزرگ اور مسموع القول تھا) ان سے کہنے لگا کہ کھانا تیار کرو۔ اور اس مین زہر ملاکر بطور ہدیہ حضرت عبدالمطلب کے پاس بغرض تہنیت بھیجدو۔ پس اونھون نے کھانا پکایا اوسمین زہر ملایا۔ اور چند برقع پوش عورتون کے ہاتھ حضرت عبدالمطلب کے گھر بھیجدیا۔ یہ عورتین اپنے آپکو چھپائے ہوے تھین تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔ اونھون نے جاکر دق الباب کیا۔ فاطمہ گھر سے نکل کر آئین اور مرحبا کہکر فرمایا کہ تم کہان سے آئی ہو۔ اونھون نے کہا کہ ہم آپ کے اہل قرابت عبدمناف کی اولاد ہین۔ عبداللہ کے بچنے کی خوشی مین یہ کھانا لائے ہین۔ فاطمہ نے اون سے کھانا لے لیا اور حضرت عبدالمطلب کے پاس آئین۔ اونھون نے پوچھا کہ یہ کھان سے آیا۔ اونھون نے واقعہ بیان کردیا حضرت عبدالمطلب نے فرمایا کہ جس چیز سے تمھین تمھارے اہل قرابت نے مخصوص کیا ہے اوسے میرے پاس لے آؤ۔ پھر سب کھڑے ہوے اور کھانے کا ارادہ کیا۔ ناگاہ طعام بزبان فصیح گویا ہوا اور کہا

لاتاکلوا منی فانی مسموم۔ } مجھے نہ کھاؤ مجھہ مین زہر ملا ہوا ہے۔

اور یہ نور رسول اللہ کے علامتون مین سے تھا۔ پس وہ اس کے کھانے سے رُک گئے۔ اور عورتون کی تلاش مین نکلے مگر اون کا پتہ نہ چلا جس سے انھین معلوم ہوگیا کہ یہ دشمنون کا مکر تھا۔ پس ایک گڑھا کھود کر وہ کھانا اوس مین دفن کردیا۔

ابوالحسن بکری کہتے ہین کہ ہمارے اشیاخ واسلاف نے جو اس حدیث کے راوی ہین۔ بیان کیا ہے

کہ جب خداوند عالم نے حضرت عبد المطلب سے اون کے فرزند کا فدیہ قبول فرمالیا تو بہت زیادہ خوش و مسرور ہوے جب حضرت عبد اللہ سن شباب کو پہونچ گئے تو اون کے متعلق گفتگو زیادہ ہونے لگی اور اونکی طلب مین لوگون نے مال بہی بہت صرف کیا۔ اور یہ سب نور رسول خدا مین رغبت کی وجہ سے تھا اور آپ کے زمانہ مین آپ سے زیادہ کوئی شخص حسن و جمال نہ رکھتا تھا۔ دن کے وقت آپ لوگون مین سے گذرتے تو وہ آپ سے مشک و کافور اور عنبر کی خوشبو سونگھتے تھے۔ اور جب شب کے وقت گذرتے تو آپ کے نور سے تاریکیان کافور ہو جاتی تہین۔ اسی لئے اہل مکہ آپ کو مصباح الحرم کہتے تھے۔

حضرت عبد المطلب اور آپ کے فرزند عبد اللہ مکہ ہی مین مقیم رہے یہانتک کہ حضرت عبد اللہ نے آمنہ بنت وہب سے شادی کرلی۔ اور اس تزویج کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ احبار یہود شام مین مجتمع ہوے اور اونہون نے حضرت رسول خدا کے مولد اور اوس خون کے متعلق ذکر کرنا شروع کیا جو یحییٰ بن زکریا کے جبہ سے جاری ہوا جس کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔ جب اونہین یقین ہو گیا کہ صاحب سیف مسلول کے خروج کا زمانہ قریب پہونچ گیا ہے اور اوس کے انوار ظاہر ہو گئے ہین تو اونہون نے آپس مین مشورہ کیا اور اپنے ایک عالم کے پاس گئے جو اردن کے ایک قریہ مین تھا اور اس کے علم سے فیضیاب ہوتے تھے اور اوسکی عمر سَو برس سے اونچی ہو چکی تہی۔ پس لوگون نے اوسکا قصد کیا اور جب اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے پوچھا کہ تمہین کس چیز نے پریشان کر رکھا ہے۔ اونہون نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی کتابون پر نظر کی تو اس مرد سفاک کی صفت کو دیکھا جسکے ہمراہ فرشتے مقاتلہ کرینگے اور اون خوفناک باتون اور ہلاکت کو بہی دیکھا جو اسکے ظاہر ہونے سے ہم پر پڑین گی۔ ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہین کہ اوسکے ظاہر اور مذکور ہونے سے قبل اوسکے متعلق مشورہ کرلین۔ اوس نے کہا کہ

یاقوم من اراد ابطال ما اراد اللہ فھو جاھل مغرور وانہ لکائن بکم وھذا الذی ذکرتم قد سبق امرہ	اے قوم جو مراد آلہی کے باطل کرنے کا ارادہ کرے وہ جاہل و مغرور ہے۔ اور وہ (مراد آلہی) ضرور ہونے والی ہے۔ اور یہ نور جس کا تم نے ذکر کیا پیش خدا

عند الله فكيف تقدرون على ابطاله	سابق ہے پس تم اوسکے باطل کرنے پر کیونکر قادر ہوسکتے ہو
وهو مبطل كهانة الكهان ومزيل	اور وہ کاہنون کی کہانت کا باطل کرنے والا اور اہل صلیب
دولة الصلبان وسيكون وزيره قرين	کی دولت وسلطنت کا زائل کرنیوالا ہوگا اور اسکا ایک وزیر قرینی ہوگا

جب اونہون نے اوسکا کلام سُنا تو خوف زدہ اور متحیر ہو گئے - پس اون کے علماء مین سے ہیویا بن داجور[۱] جو ایک کافر سرکش اور سخت آدمی تہا کہڑا ہوا اور یہودیون سے کہنے لگا کہ یہ شخص تو بڈہا ہو گیا اور سٹہیا گیا ہی اسکی عقل کم ہو گئی ہے - اسکی باتین مت سُنو - پھر اون سے کہا کہ کیا تمنے کسی درخت کو دیکھا ہے کہ جڑ کاٹ ڈالنے کے بعد پہر سرسبز ہو جاے - اونہون نے جواب دیا نہین - اس نے کہا کہ اگر تم اوس شخص کو قتل کر ڈالو جسکے صلب سے یہ مولود پیدا ہوگا تو پھر تمہین کاہے کا خوف رہجائیگا - تم لوگ ابہی اوٹہو اور مال تجارت لیکر مکہ جاؤ جہان وہ ہین - جب وہان پہونچو تو اونکی ہلاکت کے لئے کوئی حیلہ اور تدبیر نکال لینا - پس سب نے اوسکے کہنے کا اتباع کیا اور اوس سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو - اوس نے کہا کہ جو کچھہ مین حکم دے رہا ہون ویسا ہی کرو - مین اپنی تلوار اور نیزہ کے ساتھہ تمہارے ہمراہ ہون لیکن اوسوقت تک تمہارے ساتھہ سفر نہ کرونگا جبتک تم مجھسے عہد و پیمان نہ کرلو - اور ہر ایک اپنی تلوار کو زہر پلانے کا قصد نہ کرے - پس لوگون نے اوسکی اجابت کی اور پہر متفرق ہو گئے -

پھر اوسکے پاس جمع ہوے اور اپنے اونٹون پر بار کر کے تجارت کے لئے نکلے اور روانہ ہو کر مکہ پہونچے جب وہان داخل ہوے تو اپنے پیچہے سے ایک آواز سُنی ؎

قصدتم[۱] لارد القوم في السر والجهر	تريدون مكرا بالمعظم في القدر
ومن غالب الرحمن لاشك انه	سيرميه بارية بقاصمة الظهر
ستضحون يا شر الانام كانكم	نعام اسيقت للذباحة والنحر

[۱] ان اشعار کا حاصل یہ ہے کہ - تمہنے قوم کے ساتھہ مجتمع ہونے کا ارادہ کیا ہے جس سے تم ایک شخص عظیم القدر کے ساتھہ مکر کرنا چاہتے ہو اور جو شخص کہ خدا پر غالب آنے کا ارادہ کرتا ہے او سپر خدا بلاے سخت کو نازل کرتا ہے جو اوسکی پشت کو شکستہ کر دیتی ہے - اے بدترین مخلوقات تم عنقریب اس طرح ذبح کر دیے جاؤگے جس طرح کہ ذبح یا قربانی کرنے کے لئے چوپاے کھینچے جاتے ہین ۱۲

جب اونھون نے ہاتف کی یہ آواز سُنی تو خوف زدہ ہوے اور پلٹنے کا ارادہ کیا۔ میویا نے کہا کہ اس ہاتف کی کلام سے مت ڈرو۔ کیونکہ اس وادی مین کاہن اور شیطان بہت ہین اور یہ ہاتف بھی شیطان ہی جسے تمہارا ارادہ معلوم ہو گیا ہے۔ اوسوقت لوگون نے تعجیل کی۔ اور جو شخص ملتا تھا وہ حضرت عبداللہ کے حسن او جمال کی باتین کرتا تھا جسکی وجہ سے ان لوگون کے قلب مین حسد و رنجش پڑگئی اور وہ لوگ اپنے متاع کا سوداگرتے تھے۔ اور ہمین سے کسی چیز کو فروخت نہ کرتے تھے اور اس سے صرف یہ مطلب تھا کہ مکہ مین قیام رہے اور حضرت عبداللہ کے قتل کرنے مین کوئی حیلہ کیا جای۔ ایک روز حضرت عبدالمطلب اپنے فرزند حضرت عبداللہ کا ہاتھ پکڑے ہوے تشریف لائے اور یہود پر سے گذرے۔

اور حضرت عبداللہ نے ایک خواب دیکھا تھا جس نے اونہین مرعوب اور خوف زدہ کر دیا تھا۔ وہ مرعوب ہو کر اپنے باپ کے پاس آئے۔ اونہون نے ارشاد کیا کہ اے فرزند کیا مصیبت پڑی آپ نے جواب دیا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوف زدہ کر دیا۔ اور آپ نے بیان کیا کہ مین نے بندرون کے ہاتھون مین برہنہ تلوارین دیکھی ہین۔ اور وہ بندر اپنے سرین پر بیٹھے ہین۔ مین اونکی طرف دیکھتا ہون اور وہ تلوارون کو حرکت دیتے ہین اور اوس سے میری طرف اشارہ کرتے ہین۔ پس مین اون سے ہوا مین بلند ہو گیا۔ ناگاہ ایک آگ آسمان سے نازل ہوئی اور اوس نے میرے خوف کو بڑہا دیا اور مین نے کہا کہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہے۔ اتنے مین ایک اور آگ بندرون پر گری اور اون سب کو جلادیا۔ اوس نے مجھے اور بھی مرعوب کر دیا حضرت عبدالمطلب نے ارشاد فرمایا کہ اے فرزند خدا تمہین اون حاسدین اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے جن سے تمکو خوف ہے۔ لوگ تم سے اس نور کی وجہ سے حسد کرتے ہین جو تمہارے چہرہ مین ہے لیکن اگر اہل ارض جن و انس مجتمع ہو جائین تو کچھہ نہین کر سکتے کیونکہ وہ خاتم الانبیاء کے لئے خدا کی ودیعت ہے اور یہان شام کے احبار یہود ہین جنمین حکمت و معرفت ہے میرے ساتھہ چلو تاکہ تمہارا خواب اون سے بیان کرین۔ پس حضرت عبدالمطلب نے اپنے فرزند کا ہاتھہ پکڑا اور اون کے پاس

تشریف لے گئے۔ جب احبار یہود کی نظر حضرت عبد اللہ پر پڑی کہ وہ مثل ماہتاب درخشندہ ہین تو بعض بعض کو دیکھکر کہنے لگے کہ یہ وہی تو ہین جنکی ہم تلاش مین ہین۔

حضرت عبد المطلب نے اون سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ یہود ہم تمہارے پاس ایک خواب بیان کرنے آئے ہین جو ہمارے فرزند نے دیکھا ہے۔ لوگون نے کہا کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے خواب بیان کیا۔ جس سے اونکا بغض وعناد اور زیادہ ہوگیا۔ ہیویا نے کہا کہ اے سردار یہ پریشان خواب ہین اور آپ سردار ہین آپ کا کوئی دشمن اور مخالف نہین ہے۔

پھر حضرت عبد المطلب اپنے فرزند کو لیکر پلٹ آئے۔ اور اسکے بعد چند دنون یہودیون نے بھی حیلہ کی فکر مین قیام کیا مگر کوئی حیلہ نہ بن پڑا حضرت عبد اللہ کو شکار کا شوق تھا اور جب شکار کو جاتے تو شب کو واپس ہوتے تھے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ جاتے تھے جسکی وجہ سے یہودیون کو موقع نہ ملتا تھا۔ ایک روز اتفاق سے آپ تن تنہا تشریف لے گئے اور یہودی بھی آپ کے پیچھے اسطرح سے نکلے کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پس اون سے ہیویا نے کہا کہ تمہین کسکا انتظار ہے جسکے تم طلبگار ہو وہ تن تنہا شکار کو گئے ہین۔ اونہون نے کہا کہ ہمین نوجوانانِ مکہ اور فرسان بنی ہاشم کا خوف ہے جن سے مقابلہ کرنے کی ہم مین طاقت نہین ہے۔ اور عمالقہ وغیرہ تمام سرکش لوگ بھی اونکے مطیع ہین اور ہمکو خوف ہے کہ وہ ہم سے باخبر نہ ہوجائین جب ہیویا نے اونکا کلام سنا تو کہنے لگا کہ تمہاری کوشش ناکامیاب رہیگی۔ اگر تم ایسے ہو تو پھر یہان کیون آئے۔ اس لڑکے کو قتل کرنا ضروری ہے اور آج ایسا دن تمہین ہرگز نہین ملے گا۔ پس اگر ہم اونکو قتل کرڈالین اور تمکو تہمت کا اندیشہ ہو تو دیت مین ادا کرونگا۔ اور اونہون نے اپنے غلامون مین سے ایک غلام کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا تھا کہ حضرت عبد اللہ کدھر جاتے ہین۔ پس وہ غلام پلٹا اور اوس نے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ پہاڑ اور گھاٹیون کی درمیان غائب ہوگئے اور آبادی سے نکل گئے اونکے پاس کوئی آدمی نہین ہے۔ پس یہود جس چیز کے متمنی تھے اوسکا ارادہ کیا اور اپنے گروہ کو دو حصون پر منقسم کردیا۔ نصف آدمیون کو مال واسباب رکھا۔ اور نصف آدمیون نے اپنے کپڑون کے نیچے تلوارین لین۔ اور حضرت عبد اللہ کو قتل کرنے کے

ارادہ سے نکلے۔ غلام آگے آگے تھا جو اون کو بتا تا جاتا تھا حضرت عبداللہ نے ایک حمار وحش کا شکار کیا تھا اور اوسے بنا رہے تھے ناگاہ آپ نے نظر اوٹھا کر دیکھا تو وہ آپ کے پاس پہونچ گئے تھے یہودیوں سے یہودیا نے کہا کہ یہی تو وہ شخص ہے جسکی تلاش مین تم اپنے گھرون اور وطنون سے نکلے ہو۔ اور دفعۃً وہان پہونچکر حضرت عبداللہ کو گھیر لیا۔ اور یہ دو گروہ ہو گئے تھے جس گروہ کو اپنے مال کے پاس چہوڑا تھا اون سے کہدیا تھا کہ جب ہم بلائین تو بہت جلد چلے آنا۔ پس جب یہ لوگ حضرت عبداللہ کے پاس آئے۔ راستون کو بند کردیا اور خیال کیا کہ اونپر قابو پا گئے تھے حضرت عبداللہ نے آسمان کی طرف سر بلند کرکے خدا سے دعا کی اور اون کے پاس آکر کہا کہ اے قوم تمہاری کیا شان ہے۔ قسم بخدا مین نے تم مین سے کسی کی طرف کسی مکروہ امر کے ساتھہ کبھی ہاتھہ نہین بڑہایا جو تم اوسکا مجھسے مطالبہ کرو اور نہ مین نے کبھی مال غصب کیا اور نہ کسی کو قتل کیا جسکی وجہ سے قتل کیا جاؤن۔ تمہاری کیا حاجت ہے۔ اگر مین نے تمہارے ساتھہ کوئی برائی کی ہو تو بتاؤ تاکہ مین اوسے جان لون۔ پس بعض نے بعض کی طرف اشارہ کیا اور دفعۃً دہاوا کرنے کا قصد کیا حضرت عبداللہ نے ایک تیر اپنی کمان کے چلّے مین جوڑکر اونکی طرف پہینکا جو ایک شخص کے لگا اور وہ اوسی وقت مرگیا۔ بعد ازان حضرت عبداللہ نے چار تیر اور پہینکے جو اونکے چار آدمیون پر جاکر لگے اور وہ حضرت عبداللہ کو چہوڑکر اپنے آپ مین مشغول ہوگئے۔ پس آپ نے پانچوان تیر لیا تاکہ وہ بہی اونکے مارین اور یہ شعر پڑہے ہے[۱]

ولی همة تعلوا علی کل همة	وقلب صبور لا یروع من الحرب
ولی نبلة ارمی بها کل ضیغم	فتنفذ فی اللبات والنحر والقلب
فاربعة منها اصابت لاربع	ولو کاثرونی صلت بالطعن والضرب
اخذت نبالی ثم ارسلت بعضها	فصارت کبرق لاح فی خلل السحب

[۱] ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ۔ میرے لئے ایسی بلند ہمت ہے جو ہر ایک ہمت پر غالب آتی ہے۔ اور ایسا قلب صابر ہے جو لڑائی سے نہین ڈرتا۔ اور میرے پاس ایسے تیر ہین جب اونکو کسی بہادر پر پہینکتا ہون تو اوس کے سینہ اور گردن اور دل سے پار ہو جاتے ہین میرے چار تیر چار شخصون پر لگ چکے ہین۔ اب اگر اونہون نے میرے ساتھہ زیادتی کی تو نیزہ و تلوار سے حملہ کرونگا۔ مین نے اپنے تیرون کو لیا اور بعض کو رہا کیا۔ جو اس طرح چمکتے تہے جس طرح بادلون کے اندر بجلی چمکتی ہے ۱۲

جب یہودیون نے یہ سُنا تو اون سے ہیویا کہنے لگا۔ اے جوانمرد ہم سے تیر روک لے۔ تو اپنے فعل مین
حدِ اعتدال سے گذر گیا۔ اور بغیر گناہ اور سابقہ خطا کے جو ہم سے سرزد ہوئی ہو تو نے ہمارے بہت سے
لوگ قتل کر ڈالے۔ ہم تجارت پیشہ ہین۔ اور ہم وہی ہین جن کے پاس کل تم اپنے باپ کے ساتھہ
آئے تھے۔ ہمارا ایک غلام تھا جو بھاگ گیا۔ جب ہم نے تمہین دیکھا تو پہچانا نہین۔ اور یہ پہچان یعنی کی
بعد کہ تم عبداللہ ہو ہم سے تم سے کوئی مطلب نہین۔ تم ہمارے نزدیک گرامی قدر اور عزیز ترین خلق ہو
جاؤ جو کچھہ تم نے کیا ہم نے وہ بھی بخش دیا۔ حضرت عبداللہ نے اون سے فرمایا واے ہو تم پر تمہارے
لئے کون سی بات ظاہر ہوئی جس سے تم مجھے اپنا غلام سمجھے۔ کیا تمہارا غلام مجھہ ایسا ہے۔ یا اوسکی
حالت ایسی ہی ہے جیسی میری۔ یا اوس مین بھی میرا ایسا ہی نور ہے۔ اونہون نے کہا چونکہ آپ
ہم سے دور تھے اس لئے ہم کو دھوکا ہوا اور جب آپ قریب ہوے تو ہم نے پہچانا جو کچھہ ہم سے
واقع ہوا اوسے بخش دیجئے۔ آپ سے جو کچھہ ہوا وہ ہم نے بخش دیا حالانکہ وہ اس سے عظیم تھا کیونکہ
آپ نے بغیر گناہ کے ہمارے آدمیون کو قتل کر ڈالا اور چونکہ ہم آپ کے پدر بزرگوار کے نمکخوار ہین
اس لئے ہم آپ کے شکرگزار ہین۔ اور جو کچھہ آج ہم سے ہوا آپ اوسکے چھپانے کے زیادہ مستحق ہین
اونکا کلام اگرچہ مکروفریب تھا مگر حضرت عبداللہ سچ سمجھے۔ پھر آپ نے گھوڑے پر سوار ہو کر کمان
لی اور ایک تنگ راستہ کی طرف چلے گئے۔ جب اونہون نے دیکھا کہ یہ یہان سے جانا چاہتے ہین
تو دفعتہً سب نے مل کر سبقت کی اور پتھر مارنا شروع کئے اور تلوارین لیکر کھڑے ہو گئے۔
حضرت عبداللہ حملہ پر حملہ کرنے لگے۔ اوس وقت ہیویا نے یہودیون کو آواز دی وہ سب مل کر اونکی
طرف بڑھے اور حضرت عبداللہ اونکے داہنے بائین حملہ کرتے جاتے تھے اور جسپر تیر مارتے تھے
وہ پھر کر گر پڑتا تھا۔ پھر وہ اپنے گھوڑے سے اوترے اور ایک تنگ راستہ مین آڑ لی۔ یہودی ہر طرف سے
پتھر مارتے جاتے تھے۔ یہان لڑائی ہو رہی تھی کہ دفعتہً کچھہ لوگ نمودار ہوے جو اپنے ہاتھون مین
برہنہ تلوارین لئے ہوے انکی طرف تعجیل کرتے ہوے آرہے تھے جب قریب آئے تو معلوم ہوا
کہ وہ بنی ہاشم حضرت ابوطالب اور نوجوانانِ مکہ ہین۔ سب کے آگے حضرت ابوطالب۔

حضرت حمزہ اور حضرت عباس تھے۔ اوسوقت حضرت عبد المطلب نے حضرت عبد اللہ کو آواز دیکر
کہا یا بنیَّ ھذا تاویل رؤیاک من قبل۔ ابھی یہ کلام ختم نہ ہوا تھا کہ حضرت عبد اللہ کے
بھائیون اور اعزا و اقارب نے اون کو گھیر لیا۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ اونکو اس واقعہ کی خبر وہب بن عبد مناف نے کی تھی۔ کیونکہ وہ
معرکہ مین آیا اور لڑنا چاہا مگر یہودیون کی کثرت سے خوف زدہ ہوکر حرم مین آیا اور بنی ہاشم کو اطلاع دی۔
جب یہودیون نے اونکو دیکھا تو اپنی ہلاکت کا یقین کر لیا۔ اور حضرت عبد اللہ سے کہا کہ ہمنے حقیقتِ
حال معلوم کرنے کا قصد کیا تھا حضرت عبد اللہ نے کہا کہ تم نے میری ہلاکت مین بہت کوشش کی
پس ایک گروہ نے بھاگ کر پہاڑ مین پناہ لی اور گمان کیا کہ وہ بچ جائین گے۔ ناگاہ بحکم الٰہی پہاڑ کا ایک
ٹکڑا گرا اور راستہ کو بند کر دیا جسکی وجہ سے اونہین بھاگنے کا موقع نہ ملا۔ اور حضرت عبد المطلب اور اونکے
اصحاب اون سے جا ملے۔

اور دوسرا گروہ جو ہیوبا کے ہمراہ دوسری جانب تھا اوس مین سے بہت سے لوگون کو قتل کر دیا
اون مین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ہمین چھوڑ دیجئے تاکہ مکہ پہونچ جائین پھر جو آپ کا جی چاہے
کیجئے گا۔ لوگون کے پاس ہمارا کچھ مال و متاع ہے جسے ہمنے چھپا دیا تھا آپ اوسکا زیادہ استحقاق رکھتے ہین
وہ لے لیجئے اور ہمین قتل نہ کیجئے۔ پس یہ حضرات اونکو گرفتار کر کے مکہ لائے۔ اور حضرت عبد المطلب
اپنے فرزند کے پاس تشریف لائے۔ پیار کیا اور کہا کہ اے فرزند اگر وہیب بن عبد مناف تمہارے
حال کی خبر نہ دیتا تو ہمین علم بھی نہ ہوتا لیکن خدا تمہاری محافظت فرماتا ہے۔
پس جب یہ مکہ آئے تو لوگ صحیح و سالم آنے کی تہنیت و مبارکباد دینے کے لئے نکلے ناگاہ یہود جو گرفتار
تھے پس تمام لوگ اون کے پتھر مارنے لگے۔

پھر حضرت عبد المطلب کھڑے ہوے اور ارشاد فرمایا کہ انہین وہب کے گھر بھیجدو اونکا تمام مال و اسباب
لے لیا جاے اور اونکے پاس کچھ مال باقی نہ رہے۔ اوسی شب مین وہب اپنی زوجہ برہ بنت عبد العزیٰ
کے پاس آئے اور کہا کہ اے برہ مین نے حضرت عبد اللہ سے آج ایسا تعجب خیز امر دیکھا ہے جو

کسی سے بھی نہین دیکھا - وہ یہودیون پر حملہ کرتے تھے اور جب اونپر تیر مارتے تھے تو اون مین سے
ایک آدمی کو قتل کر ڈالتے تھے - اور وہ چہرہ کے اعتبار سے تمام لوگون مین جمیل تر ہین - خداوند عالم نے
اونکو نور درخشان کرامت فرمایا ہے - اونکے پدر بزرگوار کے پاس جاؤ - اور ہماری بیٹی کے لئے حضرت
عبداللہ سے خطبہ کرو - شاید وہ قبول کرلین - اگر اونہون نے قبول کرلیا تو ہمارے لئے بہت بڑی سعادت
و نیکبختی حاصل ہوگی - برّہ نے کہا کہ اے وہب رؤسا مکہ اشراف بطحا اور حرم کے بہادرون نے
رغبت کی تھی مگر اونہون نے انکار کردیا - ملوک شام و عراق نے بھی اس بارہ مین خط و کتابت کی مگر
اونہون نے منظور نہین کیا - پھر ہماری بیٹی سے کیونکر شادی کردینگے جبکہ اوسکی حالت بھی شکستہ ہے
اور مال بھی کم ہے - وہب نے کہا کہ مین اونکے ساتھ ایک نیکی کرچکا ہون - اور وہ یہ کہ یہود اور
حضرت عبداللہ کے متعلق جو واقعہ پیش آیا تھا اوسکی مین نے اونہین خبر کردی تھی - پھر برّہ کھڑی ہوئین
اور بہتر لباس پہنکر روانہ ہوئین یہانتک کہ حضرت عبدالمطلب کے گھر پہونچ گئین - دیکھا کہ وہ
اپنے فرزندون سے یہود کے واقعہ کی باتین کررہے ہین - برّہ نے کہا کہ
انعم اللہ امساکم و دامت نعماکم } خدا تمہاری شام کو خوش عیش رکھے اور تمہاری نعمتین برقرار رہین
حضرت عبدالمطلب نے بھی تحیہ و اکرام کے بعد ارشاد فرمایا کہ تمہارے شوہر نے ہمارے ساتھ ایک
نیکی کی ہے جسکی ہم مکافات نہین کرسکے اور اوسکی وجہ سے ہم اون کے بہت ممنون ہین اور جو کچھ اونہونے
کیا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اوسکا معاوضہ کرینگے حضرت کے اس کلام سے برّہ کو امید پیدا ہوئی
پھر حضرت عبدالمطلب نے ارشاد فرمایا کہ اپنے شوہر سے بعد سلام کہدینا کہ اگر تمکو ہم سے کوئی حاجت ہو
تو ہم اوسے پورا کرینگے - برّہ نے کہا کہ اے ابوالحارث ہم تعجیل مسرت کے طلبگار ہین - ہمین معلوم ہے
کہ سلاطین شام و عراق وغیرہ نے آپ سے درخواستین کین اور آپ کی اولاد اور روشن انوار کی طلبگاری
مین اونہون نے رغبت کی - اور آپ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ کے متعلق جن لوگون نے طمع کی
اور امیدوار ہین مثل اون کے ہم بھی امیدوار ہین - وہب کی تمنا ہے کہ حضرت عبداللہ ہماری بیٹی
کے شوہر ہون - ہم اسی طمع مین حاضر خدمت ہوے ہین - اور جو نور آپ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ کی

پیشانی مین جلوہ گر ہے اسی کی طرف راغب ہو کر آئے ہین۔ ہم سوال کرتے ہین کہ ہماری اس درخواست کو قبول فرمائیے۔ اگرچہ اوسکے پاس مال کم ہے مگر ہم اوس کو آپ کے صاحبزادہ کی خدمت مین بطور ہدیہ پیش کرتے ہین۔

جب حضرت عبد المطلب نے یہ کلام سُنا تو اپنے فرزند کی طرف نظر فرمائی (اس سے قبل یہ ہوتا تھا کہ جب شاہزادیون کی تزویج کو آپ کے سامنے پیش کیا جاتا تھا تو آپ کے چہرہ سے انکار کے آثار ظاہر ہوتے تھے) اور ارشاد فرمایا کہ اے فرزند جو کچھ تم نے سنا اوسکی نسبت کیا کہتے ہو قسم بخدا اہل مکہ کی لڑکیون مین اسکے مثل کوئی نہین ہے۔ وہ طاہرہ و مطہرہ اور عاقلہ اور ادیبہ ہے۔

یہ سنکر حضرت عبد اللہ چپ ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا جس سے جناب عبد المطلب سمجھ گئے کہ یہ اونکی طرف رغبت رکھتے ہین۔ پس حضرت عبد المطلب نے ارشاد فرمایا کہ ہمنے تمہاری درخواست کو منظور کر لیا۔ اور تمہاری بیٹی کے ساتھ (شادی کرنے پر) راضی ہین۔

حضرت فاطمہ زوجہ جناب عبد المطلب نے ارشاد فرمایا کہ مین تمہارے ساتھ اونکے پاس چلون گی تاکہ آمنہ کو دیکھ لون۔ اگر وہ میرے فرزند کے شایان ہوئین تو ہم راضی ہون گے۔

برہ اس کلام سے خوش ہو کر پلٹین اور جلدی سے اپنے شوہر کی طرف روانہ ہوئین تاکہ اونہین بشارت دین۔ راستہ مین ایک ہاتف کی یہ آواز سنی۔

بخ بخ لکم یا معشر اہل الصفا قد قرب خروج المصطفی ۱۲	اے گروہ اہل صفا مبارک ہو مبارک ہو کہ (حضرت محمد) مصطفی کے ظہور کا وقت قریب آگیا

پھر اپنے شوہر کے پاس آئین۔ اونہون نے حالت دریافت کی۔ انہون نے جواب دیا کہ تمہاری قدر و منزلت مین ایسی سعادت کا اضافہ ہوا جو تمام اہل عالم کی سعادت سے بالاتر ہے۔

حضرت عبد المطلب تمہاری بیٹی کے ساتھ (عقد کرنے پر) راضی ہین۔ مگر خود بھی کے ساتھ آنا چاہتی ہوتی ہے۔ اونہون نے کہا ٹھیک کیا۔ برہ نے جواب دیا کہ فاطمہ تمہاری بیٹی آمنہ کو دیکھنے آئنگی اگر اونہون نے پسند کر لیا تو خیر ورنہ عقد نہ ہوگا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ناپسند نہ کرین۔ وجہ سبب تعجب

کہاکہ ابھی اپنی بیٹی کے پاس جاؤ اور اوسے آراستہ کرو۔ بہترین لباس پہناؤ اور تمہارے پاس جو زیور موجود ہے اوسمین جو سب سے عمدہ زیور ہو پہنادو۔ شاید وہ پسند فرمالین۔

برہ نے اپنی دختر نیک اختر کو اوس لباس وزیور سے آراستہ کیا جو اونکے پاس سب سے بہتر تھا۔ بال گوندہے۔ گیسوؤن کو شانون پر لٹکایا۔ پھر اون سے کہاکہ جب حضرت فاطمہ آئین تو اونکے ساتھ نہایت تہذیب اور ادب سے پیش آنا۔ اور جو نور اونکے فرزند حضرت عبداللہ کے چہرہ مین ہے اوسکی طرف رغبت کرنا۔ پس اسی اثنا مین جناب فاطمہ تشریف لے آئین۔ وہب گھر سے باہر نکلے تو وہان حضرت عبدالمطلب اور اون کے فرزند حضرت عبداللہ بھی تھے۔

پس اونھون نے جناب فاطمہ کو اندر بھیجا۔ حضرت آمنہ تعظیم کے لئے کھڑی ہوگئین اور مرحبا کہا حضرت فاطمہ نے اون کی طرف نظر کی خدا انکو حسن وجمال کا وہ عمدہ لباس پہنا چکا تھا جس کا وصف نہین ہوسکتا۔ جب حضرت فاطمہ نے اون کے حسن وجمال کو دیکھا اور یہ کہ اون کے نور سے مجلس روشن ومنور ہوگئی تو برہ سے فرمایا کہ مین نے آمنہ کو کئی مرتبہ دیکھا مگر یہ صورت کبھی نہین دیکھی۔ برہ نے عرض کیا کہ یہ سب آپ کی برکت سے ہے۔

پھر حضرت فاطمہ نے حضرت آمنہ سے خطبہ کیا تو اونہین مکہ کی تمام عورتون سے فصیح تر پایا۔ پھر حضرت فاطمہ اوٹھکر حضرت عبدالمطلب اور عبداللہ کے پاس تشریف لائین اور ارشاد کیا کہ

یا ولدی ما فی بنات العرب مثلها ابدا ولقد ارتضیتها وان اللہ تعالیٰ لا یودع ھذا النور الا فی مثل ھذہ	اے فرزند عرب کی لڑکیون مین آمنہ کی مثل ہرگز کوئی لڑکی نہین۔ مین نے اسے پسند کرلیا۔ اور خدا اس نور کو صرف اسی کے مثل مین ودیعت فرماتا ہے۔

اور جب وہب اور حضرت عبدالمطلب کے مابین حضرت آمنہ کے متعلق گفتگو ہوئی تو وہب نے کہاکہ اے ابوالحارث آمنہ بطور ہدیہ پیش ہے۔ اسکا کوئی مہر نہین ہے نہ معجل نہ موجل۔

حضرت عبدالمطلب نے کہاکہ خدا تمہین جزائے خیر دے۔ مہر کا ہونا ضروری ہے اور ہماری ونیز تمہاری قوم کے گواہ بھی ہونے چاہئین۔

پھر حضرت عبدالمطلب نے اون کی اصلاح حال کے لئے کچھ مال دینا چاہا کہ دفعۃً ہمہمہ کی آواز آئی۔ وہب نے برہنہ تلوار لئے ہوئے جست کی پھر سب کھڑے ہوگئے۔

ابوالحسن بکری روایت کرتے ہین کہ اسکا سبب یہ تھا کہ جو یہود وہب کے گھر مین مقید تھے اونہین شیطان نے دہوکہ دیا۔ اور ہیوبا کی شکل مین آکر کہا کہ تم ضرور قتل کرڈالے جاؤگے۔ پس سب کے سب کھڑے ہوجاؤ۔ اور اپنے نفوس کو عبدالمطلب اور اونکے فرزند عبداللہ کی طرف سے مطمئن نہ رکھو اس لئے کہ موت تم پر عنقریب واقع ہوا چاہتی ہے۔ تم سب کے سب جدہر چاہو بھاگ جاؤ۔ بعد ازان ہیوبا نے اپنی اوس بیڑی مین جسمین وہ گرفتار تھا انگڑائی لی تا آنکہ وہ ٹوٹ گئی۔ بعد ازان اوس نے اپنے تمام رفیقون کی مشکین کھول دین۔ پس جبکہ ہیوبا نے اون سب کو رہا کردیا تو کہنے لگے کہ ہم ان لوگون پر کیونکر حملہ کرین حالانکہ ہمارے پاس ہتھیار نہین ہین ہیوبا نے کہا کہ جب یہ لوگ غافل ہون گے ہم پتھر کے ساتھ ان لوگون پر دفعۃً حملہ کرین گے۔ پس یہ لوگ روانہ ہوئے اور وہب کے گھر آئے جسمین حضرت عبدالمطلب اور اون کے فرزند حضرت عبداللہ اور وہب موجود تھے چراغ پاس تھا۔ یہود اونکو دیکھتے تھے۔ اور وہ یہودیون کو نہ دیکھتے تھے پس یہودیون نے انپر پتھر مارے۔ اور خدا نے اون پتھرون کو یہود پر پلٹا دیا جنہون نے اونکے چہرون کو چکنا چور کردیا۔ اور بعض کے سر مین پتھر گھس گئے اور بعض کے سینہ مین۔ اور یہ سب بقدرت خدا اوس نور کی وجہ سے ہوا جو جناب عبداللہ کے چہرہ مین تھا۔ پس حضرت عبدالمطلب اور اون کے ساتھیون نے یہود پر حملہ کرکے سب کو ہلاک کردیا۔

بعد ازان حضرت عبدالمطلب فرزند و زوجہ کو ساتھ لیکر اپنے گھر تشریف لائے اور وہب سے فرمایا کہ کل صبح ہم اپنی اور تمہاری قوم کو جمع کرلین جو ہم پر گواہ ہوجائین۔ وہب نے کہا خدا آپکو جزای خیر دے۔ جب صبح ہوئی تو جناب عبدالمطلب نے شرکت عقد کے لئے بنی اعمام کے پاس کہلا بھیجا اور خود بہترین لباس زیب تن کیا۔ اور وہب نے بھی اپنے اہل قرابت اور بنی اعمام کو جمع کیا۔ پس لوگ ابطح مین جمع ہوگئے۔

جب جناب عبدالمطلب اپنے اقربا اور احباب کے ساتھ تشریف لائے تو لوگ جناب عبدالمطلب
اور اونکی اولاد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب مجلس بھر گئی تو اونھون نے حسب ذیل خطبہ پڑھکر عقد سے فراغت پائی

الحمد لله حمد الشاکرین حمدا استوجبه
بما انعم علینا واعطانا وجعلنا
لبیته جیرانا ولحرمه سکانا
والقی محبتنا فی قلوب عباده
وشرفنا علی جمیع الامم ووقانا
شر الآفات والنقم والحمد لله الذی
احل لنا النکاح وحرم علینا السفاح
وامرنا بالاتصال وحرم علینا الحرام
اعلموا ان ولدنا عبد الله الذی
تعرفونه قد خطب فتاتکم آمنه
بصداق معجل ومؤجل کذا وکذا
فهل رضیتم بذلك من ولدنا۔

مین حق تعالی کی اوسی طرح حمد بجالاتا ہون جس طرح کہ شکرگزار
لوگ بجالاتے ہین جس حمد کا وہ اس لئے مستحق ہے
کہ ہمپر انعام کیا اور نعمتین عطا فرمائین۔ اور اپنے گھر کا
ہمسایہ اور اپنے حرم کا ساکن قرار دیا۔ اور ہماری محبت
اپنے بندون کے دلون مین ڈال دی اور ہمکو تمام
امتون پر بزرگی عطا فرمائی۔ اور آفتون اور مصیبتون کے
شر سے محفوظ رکھا۔ اوس خدا کی حمد ہے جس نے ہمارے لئے
نکاح کو حلال اور زنا کو حرام رکھا۔ اور ہمکو باہم وصل و پیوند
کرنے کا حکم دیا۔ اور حرام سے ہمکو باز رکھا۔ جان لو کہ ہمارے
فرزند عبداللہ نے جسکو تم بخوبی جانتے ہو تمہاری دختر
نیک اختر آمنہ سے مہر فلان معجل و موجل پر خطبہ کیا ہے۔
آیا تم اس امر پر ہمارے فرزند کے ساتھہ راضی ہوے۔

وہب نے کہا۔

قد رضینا منکم۔ } ہم آپ سے راضی ہین۔

حضرت عبدالمطلب نے ارشاد فرمایا۔

اشهدوا یا من حضر۔ } اے گروہ حضار تم گواہ رہو۔

پھر سب نے باہم مصافحہ و معانقہ کیا۔ تہنیت و مبارکباد دی۔
حضرت عبدالمطلب نے عظیم الشان دعوت ولیمہ کی جسمین تمام اہل مکہ اور اوسکے اطراف و جوانب کے
لوگ شریک ہوے۔ اور لوگون نے چار دن مکہ مین قیام کیا۔

شادی ہوجانے کے بعد حضرت آمنہ ایک زمانہ تک حضرت عبداللہ کے پاس مقیم رہین اور وہ نور آنکے چہرہ مین باقی رہا جب مشیت پروردگار اور قدرت الٰہی اس امر کو مقتضی ہوئی کہ بہترین خلق حضرت رسول خدا احمد مصطفےٰ کو ظاہر فرمائے اور اون کی وجہ سے زمین کو تاریکی کے بعد روشن و منور اور نجاست کے بعد پاک و پاکیزہ قرار دے تو خدا نے جبرئیل امین کو حکم دیا کہ جنۃ الماوےٰ مین یہ ندا دین کہ

ان اللہ جل جلالہ قد تمت کلمتہ ومشیتہ وان الذی وعدہ من ظہور البشیر النذیر السراج المنیر الذی یامر بالمعروف وینہی عن المنکر ویدعوا الی اللہ وھو صاحب الامانہ والصیانہ وسیظہر نورہ فی البلاد ویکون رحمتہ علی العباد ومن احبہ بشر بالشرف والحیاء ومن ابغضہ بسوء القضاء وھو الذی عرض علیکم من قبل ان یخلق آدم الذی اسمہ فی السماء احمدؐ وفی الارض محمدؐ وفی الجنۃ ابوالقاسم۔

خدائے تعالےٰ کا کلمہ اور مشیت تمام ہوئی۔ اور جس امر کا کہ اوس نے وعدہ کیا تھا اوسکا وقت آگیا جس سے حضرت بشیر و نذیر اور سراج منیر کا ظاہر ہونا مراد ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین اشتغال فرمائین گے۔ اور خدا کی طرف دعوت دین گے۔ اور وہ صاحب امانت و عفت ہین۔ اور عنقریب اون کا نور شہرون مین ظاہر ہوگا۔ اور وہ بندون کے لئے رحمت ہون گے۔ جو اونہین دوست رکھے گا وہ شرف و حیا کے ساتھ بشارت دیا جائیگا۔ اور جو دشمن رکھے گا وہ سوء قضا مین مبتلا ہوگا۔ اور وہی بزرگ ہین جو تم لوگون پر حضرت آدمؑ کی خلقت سے پہلے پیش کئے گئے تھے جن کا نام آسمان مین احمدؐ اور زمین مین محمدؐ اور جنت مین ابوالقاسم ہے

پس ملائکہ نے خدا کی تسبیح و تہلیل اور تقدیس و تکبیر کے ساتھ جبرئیل کا جواب دیا۔ جنت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیے گئے۔

جب حضرت جبرئیل اہل سموات سے فارغ ہوے تو خدا نے حکم دیا کہ ایک لاکھہ فرشتون کے ساتھہ اطراف زمین۔ کوہ قاف اور خازن سحاب اور تمام اون مخلوقات کی طرف جائین جنکو خدا نے پیدا کیا ہے اور اونہین رسول اللہ ص کے ظہور کی بشارت دین۔

پس حضرت جبرئیل ساتوین زمین تک اوترے اور اون سے حضرت کی خبر بیان کی اور نیکوکار بندونکے

دل مین اونکی محبت اور بدکارون کے دل مین اون کی دشمنی پیدا ہوگئی۔ اور تمام شیطانون مین اضطراب پیدا ہوگیا۔ اور وہ مقید ہوگئے۔ اور اون مقامات سے ہٹا دئے گئے جن مین وہ ملائکہ کی باتین سُنتے تھے۔ اور شہاب ثاقب کے ذریعہ سے وہ سنگسار کئے گئے۔

ابوالحسن بکری روایت کرتے ہین کہ جب شب جمعہ جو عرفہ کی رات تھی حضرت عبداللہ اپنے پدر بزرگوار اور بھائیون کے ساتھہ روانہ ہوتو اسی درمیان مین کہ وہ جارہے تھے ناگاہ آب زلال کی ایک بڑی نہر دیکھی جو اس دن سے قبل وہان نہ تھی ــــ حضرت عبدالمطلب اور اون کی اولاد کو تعجب ہوا۔ ناگاہ حضرت عبداللہ کو ندا دی گئی کہ اے عبداللہ اس نہر سے پانی پیو۔ جب اونہون نے پیا تو برف سے سرد تر اور شہد سے شیرین تر اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ پس آپ جلدی سے اوٹھے اور اپنے بھائیون کی طرف ملتفت ہوے۔ اونہون نے نہر کا کوئی اثر نہ پایا جس سے متعجب ہوے۔ پھر حضرت عبداللہ اپنے گھر واپس تشریف لائے۔ اور جناب رسول خداصؐ کا حمل قرار پایا۔ اور یہ نور آپ سے منتقل ہوکر جناب آمنہ خاتون کے چہرۂ مبارک پر چمکنے لگا۔

تنبیہہ۔ فرقۂ امامیہ کا تو اس امر پر اتفاق ہے کہ جناب رسول خداصؐ کے والدین بلکہ حضرت آدمؑ تک جسقدر بھی اجداد گذرے ہین وہ سب مومن موحد تھے۔ اور اونمین کوئی بھی کافر و مشرک نہ تھا۔ جناب شیخ ابوجعفر علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ

اعتقادنا فی اٰباء النبی انھم مسلمون من اٰدم الی ابیہ عبداللہ وان اباطالب کان مسلما وامنہ بنت وھب بن عبد مناف ام رسول اللہ کانت مسلمۃ وقال النبی صؐ خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح

آبا جناب رسول خداصؐ کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ حضرت آدمؑ سے حضرت عبداللہ تک مسلمان تھے۔ اور حضرت ابوطالب بھی مسلمان تھے۔ اور جناب رسول خداصؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بھی مسلمان تھین۔ جناب رسولخداصؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری ولادت آدم سے لیکر نکاح کے ذریعہ سے ہوئی ہے نہ سفاح (حرام) کے ذریعہ سے ۔ در مروی ہے

من لدن آدم وقد روی ان عبد المطلب کان حجة وابوطالب کان وصیہ — کہ حضرت عبد المطلب حجت خدا اور حضرت ابوطالب اون کے وصی تھے۔

بہرحال آبار رسول خدا ص سب کے سب مسلمان تھے بلکہ وہ سب صدیقین یا انبیا یا اوصیا کے سلسلہ مین واخل تھے۔ اور اگر کسی نے اسلام کو ظاہر نہین کیا تو صرف تقیہ یا دینی مصلحت کی وجہ سے ظاہر نہین کیا۔ آبار واجداد رسول خدا ص کے مسلمان ہونے پر آیات وروایات سے استدلال کیا جاسکتا ہے جنمین سے بعض کا اس مقام پر بطور اجمال تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) خداوند عالم قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیۡ یَرٰىکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ۙ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡنَ ﴿ پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء ﴾ — (ایسا خدا) جو اوسوقت بھی تمکو دیکھتا رہا ہے جب تم نبوت پر قایم ہوے اور سجدہ کرنیوالون کے صلب ورحم مین تمہارے منتقل ہونیکو (بھی دیکھتا رہا)۔

بعض علمار نے وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡنَ کے یہ معنی بیان کئے ہین کہ حضرت کی روح ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتی رہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کے تمام آبار واجداد ساجد اور مسلمان وموحد تھے۔ اور اون مین کوئی مشرک وکافر نہ تھا۔

اعتراض۔ آیہ مبارکہ سے آبار واجداد رسول خدا ص کے مسلمان ہونے پر کسی طرح استدلال نہین ہوسکتا اس لئے کہ آیہ مبارکہ مین معنی مذکورہ کے علاوہ اور بھی کئی معنون کا احتمال ہے۔

۱۔ یہ کہ جب حضرت ص سے قیام شب کا فرض منسوخ ہوگیا تو اوس شب مین حضرت نے اپنے اصحاب کے گھرون کا دورہ کیا۔ تاکہ اون کے اعمال پر نظر کرین اس لئے کہ آپ اپنے اصحاب کی نیکیون پر جو اون سے ظاہر ہوتی تھین بہت حریص تھے۔ پس آپ نے اون کے گھرون کو گھساہے شہد کے مانند پایا۔

ف تفسیر مجمع البیان مین حضرت امام محمد باقر وحضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ کو انبیار کے صلب مین منتقل کرتا رہا یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی تک آپ کا نور بقاعدہ حلال یعنی بذریعہ نکاح پہونچا کہین خلاف امر خدا کوئی بات سرزد نہین ہوئی ۱۲

اس لئے کہ وہ ذکر خدا کے ساتھ جو کثرت سے آوازین بلند کرتے تھے اون کو آپ نے سماعت فرمایا
اس بنا پر تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ سے حضرتؐ کا اس شب مین ساجدین پر طواف و دورہ کرنا مراد ہوگا۔

۲- یہ کہ جب حضرتؐ نماز پڑہتے تو نمازیون کے درمیان قائم ہوتے اور رکوع و سجود بجالاتے تھے۔
اس لئے کہ آپ اون کے امام و مقتدا تھے - اس بنا پر تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ سے حضرتؐ کا
نمازیون کے ساتھ رکوع و سجود بجالانا مراد ہوگا۔

۳- یہ کہ جب آپ ساجدین کے ساتھ امور دینیہ مین مشغول ہوتے تھے تو یہ خدا پر پوشیدہ نہین
رہتا تھا- اس بنا پر تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ سے ساجدین کے امور دینیہ مین مشغول ہونا مراد ہوگا

۴- یہ کہ جو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑہتے تھے- آپ اون کی حالت کا بھی مشاہدہ کرتے رہتے
تھے جس پر آنحضرتؐ کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے۔

اتموا الرکوع والسجود فانی اراکم من خلفی (تم رکوع و سجود کو پورے طور سے بجالاؤ اسلئے کہ مین تمکو اپنی پیچھے سے بھی دیکھتا ہون)
اس تقدیر پر تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ سے حضرت کا ساجدین کو مشاہدہ کرتے رہنا مراد ہوگا

پس جبکہ آیہ مبارکہ کے معنون مین یہ کئی احتمال ہین تو خصوص احتمال اول کا مراد لینا درست نہ ہوگا

جواب- احتمالات مذکورہ مین باہم منافات نہین ہے- اس لئے کہ ہر ایک احتمال کے موافق
روایات کثیرہ وارد ہوئے ہین لہذا آیہ شریفہ کا جملہ محتملات پر حمل کرنا لازم ہوگا۔

علاوہ برین اگر آیہ شریفہ کا بعض محتملات پر حمل کیا جائے گا تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی- اس لئے کہ بعض
محتملات کا بعض آخر پر ترجیح دینا صحیح نہین ہے- پس ضرور ہوا کہ وہ (آیہ شریفہ) جملہ محتملات پر محمول کیجائے
اور اس مطلب کی فی الجملہ توضیح یہ ہے کہ لفظ ساجدین جملہ وجوہ محتملہ مین قدر مشترک قرار پاتا ہے لہذا
اوس کی افراد کے مراد ہونے نہ ہونے مین کئی احتمال ہین۔

اول- یہ کہ وجوہ محتملہ مین سے کوئی احتمال مراد نہ ہو اور یہ باطل ہے ورنہ کلام حکیم کا بےمعنی ہونا لازم
آئے گا جس کا باطل ہونا ظاہر ہے۔

دوم- یہ کہ وجوہ محتملہ مین سے بعض احتمالات معینہ مراد لئے جائین اور یہ بھی باطل ہے اس لئے کہ

آیۂ شریفہ کو بعض معین پر کسی قسم کی دلالت نہین ہے لہٰذا لفظ بعض معین پر محمول کرنا داخل تحکم ہوگا۔

سوم - یہ کہ منجملہ محتملات مذکورہ بعض غیر معین کا مراد ہونا فرض کیا جاے - اور یہ احتمال بھی باطل ہے اس لئے کہ اوس مین اغرا بالجہل لازم آتا ہے۔

چہارم - یہ کہ آیۂ شریفہ مین جملہ معانی محتملہ مراد لئے جائین اور یہی احتمال صحیح ہے - لہٰذا اوسی کا مراد ہونا معین ہوگا - اور اس صورت مین حضرتؐ کے جملہ آبا۔ و اجداد کا منجملہ ساجدین ہونا ثابت ہوگا - اور یہی مطلوب ہے۔

(۲) وہ روایت ہے جسے عامّہ و خاصّہ نے جناب رسول خداؐ سے نقل کیا ہی حضرتؐ ارشاد فرماتے ہین کہ

لم یزل ینقلنی اللّٰہ من اصلاب الطاہرین الی ارحام المطہرات حتی اخرجنی فی عالمکم ھذا۔	خداوند عالم برابر مجھے اصلاب طاہرین سے ارحام مطہرات کی طرف منتقل کرتا رہا - تا اینکہ اوس نے مجھے اس عالم مین ظاہر کیا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے آبا۔ و اجداد مین کوئی شخص بھی مشرک نہ تھا کیونکہ اگر اون مین کوئی مشرک ہوتا تو حضرتؐ سب کو طہارت کے ساتھہ موصوف نہ کرتے اس لئے کہ خداوند عالم نے مشرکین کو نجاست کے ساتھہ موصوف کیا ہے - چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ) سوا اس کے نہین ہے کہ مشرک نجس ہین۔

(۳) وہ روایت ہے جو اصول کافی مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے - حضرتؑ ارشاد فرماتے ہین کہ

ان اللّٰہ کان اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منہ الانوار واجری فیہ من نورہ الذی نورت منہ الانوار وھو النور الذی خلق منہ محمداً و علیاً	خداوند عالم ہر ایک موجود اور مکان سے پہلے موجود تھا اور اوس نے اوس نور الانوار کو پیدا کیا جس سے تمام انوار روشن ہوگئے - اور اوس نور مین کہ جس سے تمام انوار روشن ہوگئے اپنے اوس نور کو جاری کیا جس سے کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ اور حضرت علیؑ کو پیدا کیا۔

فلم یزالا نورین اولین اذ لاشی کون قبلهما فلم یزالا یجریان طاہرین مطہرین فی الاصلاب الطاہرۃ حتی افترقا فی اطہر طاہرین فی عبد اللہ و ابی طالب علیہما السلام

پس وہ دونون بزرگوار پہلے وہ دو نور ہین جبکہ کوئی چیز اونسے پہلے موجود نہ تھی۔ پس وہ دونون بزرگوار اصلاب طاہرہ مین ہمیشہ طاہر و مطہر ہے تا اینکہ وہ دونون اطہر طاہرین حضرت عبد اللہ، اور حضرت ابو طالب مین جدا ہوے۔

اور تقریب دلالت اس روایت مین بھی وہی ہے جو اس سے قبل کی روایت میں مذکور ہوئے

(۴) صحیح بخاری مین جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے۔ حضرت ارشاد فرماتے ہین۔

بعثت من خیر قرن بنی آدم قرنا فقرنا حتی بعثت من القرن الذی کنت فیہ۔

مین اوس قرن مین مبعوث ہوا ہون جو حضرت آدمؑ کی اولاد کے جملہ قرنون مین جو یکے بعد دیگرے گذرتے رہی بہتر تھا اور وہ قرن وہی تھا جسمین کہ مین مبعوث ہوا تھا۔ انتہی بمجالہ

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے آباء و اجداد مسلمان تھے اور اون مین شائبۂ شرک موجود نہ تھا۔ اس لئے کہ حضرتؐ نے اس روایت مین اپنے آباء و اجداد کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ سب اپنے زمانہ مین خیر قرن رہے ہین۔ اور اس مین بھی کوئی شبہہ نہین ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہین گذرا جسمین مسلمانون کا وجود نہ رہا ہو اور زمین اہل اسلام سے خالی رہی ہو۔

چنانچہ جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہوا ہے جسے عبد الرزاق نے مصنف مین اور ابن منذر نے اپنی تفسیر مین بسند صحیح نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ

لم یزل علی وجہ الارض من یعبد اللہ علیہا۔

روئے زمین پر ہمیشہ ایک نہ ایک آدمی ایسا رہا ہے جو حق تعالےٰ کی عبادت کرتا رہا ہے۔

اور امام احمد بن حنبل نے الزہد و الخلال مین بسند صحیح ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہین کہ

ما خلت الارض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بہم عن اہل الارض۔

حضرت نوحؑ کے بعد سے زمین ایسے شخصون سے خالی نہین رہی جسکی وجہ سے خدا اہل زمین کی بلاؤن کو دفع نہ کرتا رہا ہو۔

پس جبکہ ہر زمانہ مین کسی نہ کسی مسلمان کا ہونا ثابت ہوا - اور حضرتؐ کے آبا - واجداد کا اہل زمانہ سے افضل و بہتر ہونا بھی لازم ہوا تو ضرور ہوا کہ وہ مسلم ہون ورنہ لازم آئے گا کہ مشرک مسلمان سے افضل قرار پائے جو نص قرآنی کے خلاف ہے -

(۵) بیہقی نے جناب رسولِ خداؐ سے نقل کیا ہے کہ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا -

ما افترقت الناس فرقتین الاجعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شیٔ من عھد الجاھلیة وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن اٰدم حتی انتھیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا -

لوگون مین جسوقت بھی دو فرقے نمودار ہوئے مجھے حق تعالےٰ نے اوسی فرقہ مین قرار دیا جو اون دونون مین بہتر تھا - پس جبکہ مین اپنے والدین کے یہان پیدا ہوا تو مجھپر زمانۂ جاہلیت کا کوئی اثر نہ تھا - اور مین حضرت آدمؑ کے زمانہ سے برابر بذریعۂ نکاح منتقل ہوتا رہا اور کبھی زنا کے ذریعہ سے منتقل نہین ہوا تا اینکہ اپنے مان باپ کی طرف تہی ہوا - پس مین تم سب لوگون مین باعتبار نفس اور باعتبار آبا - واجداد بہتر ہون -

اس روایت مین تقریب دلالت وہی ہے جو اس سے قبل کی روایت مین مذکور ہوئی -

(۶) ابو نعیم وغیرہ نے حضرت رسول خداؐ سے نقل کیا ہے - آپ نے ارشاد فرمایا کہ

لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاھرة مصفی مھذبا لا یتشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما -

حق تعالےٰ مجھکو ہمیشہ پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل کرتا رہا - اور مین برابر پاک و صاف اور مہذب اور شریف الاصل رہا - کبھی دو شعبے ایسے نہین پیدا ہوئے کہ مین منجملہ اون دونون کے بہتر شعبہ مین نہ قرار دیا گیا ہون انتہے بحاصلہ -

اس روایت مین بھی تقریب دلالت وہی ہے جو پہلی اور تیسری روایت مین مذکور ہوئی ہے -

آیت و روایات متذکرہ پر نظر کرنے کے بعد کسی شخص کو حضرت صلعم کے آباء و اجداد کے مسلم و مومن ہونے مین کسی قسم کا شک و شبہہ نہین رہ سکتا۔ مگر اس مقام پر ہم بعض ایسی روایات بھی وارد کرنا مناسب سمجھتے ہین جو بالخصوص آپ کے والدین یا آپ کے داداجناب عبدالمطلب یا آپکے چچا حضرت ابوطالب اور حضرت فاطمہ بنت اسد کے مسلمان ہونے پر بطور مانعۃ الخلو روشنی ڈالتے ہین۔

(۱) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا کی خدمت مین جبرئیل امین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ خداوند عالم بعد سلام کے ارشاد فرماتا ہے۔

انی حرمت النار علی صلب انزلک وبطن حملک وحجر کفلک۔	مین نے آتشِ جہنم کو اوس صلب پر جس نے تمہین نازل کیا اور اوس شکم پر جس نے تمہین اوٹھایا اور اوس گود پر جس نے تمہاری کفالت کی حرام کر دیا ہے۔

جناب رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرئیل اسکی توضیح کرو۔ اونھون نے عرض کیا کہ

اما الصلب الذی انزلک فعبداللہ بن عبدالمطلب و اما البطن الذی حملک فامنہ بنت وھب و اما الحجر الذی کفلک فابوطالب بن عبدالمطلب و فاطمۃ بنت اسد	لیکن وہ صلب جس نے تمہین نازل کیا عبداللہ بن عبدالمطلب ہین اور وہ بطن جس نے تمہین اوٹھایا آمنہ بنت وہب ہین اور وہ گود جس نے تمہاری کفالت کی ابوطالب بن عبدالمطلب اور فاطمہ بنت اسد ہین۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے حضرت عبداللہ حضرت آمنہ۔ حضرت ابوطالب اور حضرت فاطمہ بنت اسد پر آتشِ دوزخ کو حرام فرما دیا۔ اگر ان مین سے کوئی کافر و مشرک ہوتا تو خداوند عالم اوس پر آتش دوزخ کو حرام نہ فرماتا اس لئے کہ تمام کفار و مشرکین کا آتشِ دوزخ سے معذب ہونا لازم و ضروری ہے جس پر بہت سی آیات و روایات دلالت کرتی ہین۔

(۲) بروایت ہارون بن خارجہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ۔

هبط جبرئیل علی رسول اللہ فقال یا محمدؐ ان اللہ عز وجل قد شفعك فی خمسة فی بطن حملك وھی اٰمنہ بنت وھب بن عبد مناف وفی صلب انزلك وھو عبد اللہ بن عبد المطلب وفی حجر کفلك وھو عبد المطلب بن ھاشم وفی بیت اواك وھو عبد مناف بن عبد المطلب ابو طالب وفی اخ کان لك فی الجاھلیۃ قیل یا رسول اللہؐ من ھذا الاخ فقال کان انسی وکنت انسہ وکان سخیا یطعم الطعام۔

ایک مرتبہ جبرئیلؑ حضرت رسول خداؐ، کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اے محمدؐ خداوند عالم نے پانچ چیزون کی بارہ مین تمہاری شفاعت، کو قبول کیا ہے۔ (۱) وہ شکم جس نے تمہین اوٹھایا جس سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف مراد ہین۔ (۲) وہ صلب جس نے تمہین نازل کیا۔ اور اوس سے عبد اللہ بن عبد المطلب مراد ہین۔ (۳) وہ گود جس نے تمہاری کفالت کی اور اوس سے عبد المطلب بن ہاشم مراد ہین۔ (۴) وہ گھر جس نے تمہین پناہ دی۔ اور اوس سے عبد مناف بن عبد المطلب ابو طالب مراد ہین۔ (۵) وہ شخص جو جاہلیت کے زمانہ مین تمہارا بھائی تھا۔ لوگون نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کون بھائی ہے۔ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا وہ میرا مونس رہتا تھا اور مین اوس کا مونس اور وہ سخی تھا لوگون کو کھانا کھلاتا تھا۔

(۳) عماد الاسلام مین کمال الدین سے بروایت اصبغ بن نباتہ منقول ہے۔ وہ کہتے ہین۔

سمعت امیر المومنین علیہ السلام یقول واللہ ما عبد ابی ولا جدی عبد المطلب ولا ھاشم ولا عبد مناف صنما قط قیل فما کانوا یعبدون قال کانوا یصلون الی البیت علی دین ابراھیم علیہ السلام متمسکین۔

مین نے امیر المومنین علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوے سُنا کہ قسم بخدا نہ میرے باپ نے نہ میرے دادا عبد المطلب نے نہ ہاشم نے نہ عبد مناف نے کبھی کسی بُت کی پرستش کی لوگون نے عرض کیا کہ وہ کیا عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ دین ابراہیمی کی موافق بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تھے اور اوسی (دین ابراہیم) سے تمسک رکھتے تھے

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوطالب حضرت عبدالمطلب حضرت ہاشم اور حضرت عبدمناف مسلمان اور دین ابراہیمی کے پابند تھے۔ اور مشرک نہ تھے۔

علامہ سیوطی جناب رسالت مآب کے والد حضرت عبداللہ اور دادا حضرت عبدالمطلب کا تذکرہ کرتے ہوے طراز العمامہ فی الفرق بین العمامہ والقمامہ مین تحریر کرتے ہین۔

الثالث انہما کانا علی دین ابراہیم ما عبدا قط فی عمرہما الاصنام۔

تیسرے یہ کہ وہ دونون (حضرت عبداللہ اور حضرت عبدالمطلب) جناب ابراہیمؑ کے دین پر تھے اونہون نے عمر بھر کبھی بتون کی پرستش نہین کی۔

بہرحال مذکورہ بالا آیات و روایات کے بعد اس امر مین کوئی شک و شبہہ باقی نہین رہتا کہ آنحضرتؐ کے والدین خصوصاً اور حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عبدالمطلب تک تمام اجداد عموماً مسلمان تھے۔ اون مین کسی قسم کا شائبہ کفر و شرک نہ تھا۔ مگر نہایت تعجب و افسوس کا مقام ہے کہ بعض لوگون نے ان حضرات کے مسلم ہونے کا انکار کیا ہے۔ اور اون کے لئے شرک و کفر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ یہ اتنی بڑی جسارت ہے جو کسی مسلمان کے لئے زیبا نہین ہے۔ ان حضرات کے ایمان مین قدح کرنا خود اوس کے ایمان مین نقصان ہونے کی دلیل ہے۔

علامہ سیوطی رسالہ ذرائن فلکی علی بن الکرکی مین تحریر فرماتے ہین۔

الثانی انہ تکلم فی حق والدی المصطفی بما لا یحل المسلم ذکرہ ولا یسوغ ان یجزم علیہ فکرہ فوجب علی ان اقوم علیہ بالانکار وان استعمل فی تنزیہ ہذا المقام الشریف الاقلام والافکار فالفت فی ذلک ست مؤلفات شنحتہا

دوسرے یہ کہ اونہون نے حضرت محمد مصطفےٰؐ کے والدین کی نسبت ایسا کلام کیا ہے جسکا کسی مسلمان کے لئے ذکر کرنا حلال نہین ہے۔ اور اوس پر کسی مسلمان کی فکر کا جزم کرنا جائز نہین ہے۔ پس مجھپر لازم ہوا کہ مین اونکی تقریر کے منکر ہونے کو بیان کرون اور اس مقام شریف کے منزہ و پاکیزہ رکھنے مین قلمون اور فکرون کا استعمال کرون۔ پس مین نے اس بارہ مین چھ رسالے تالیف کئے جنکو

بالفوائد وهي في الحقيقة ابكار
ومن ذا الذي يستطيع ان ينكو
على قيامي في ذلك او يلقي نفسه
في المهالك من انكر ذلك اكاد
اقول بكفره واستفرق العمر في هجره

فوائد سے مملو کر دیا ہے اور وہ دراصل تازہ ہین اور کوئی شخص
ایسا نہین ہے جو میرے اس فعل کو بُرا سمجھے یا اپنے نفس کو
ہلاکت مین ڈالے۔ اور جو شخص کہ میرے اس فعل کو بُرا
سمجھے گا تو کیا عجب ہے کہ مین اوسکے کفر کا قائل ہو جاؤن
اور اوس سے دائمی مفارقت اختیار کرون۔ انتہی بحاصلہ

علامہ سیوطی کی اس تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص آباء رسول کے مومن ہونے کا انکار کری
اوس نے اپنے نفس کو ہلاکت ہی مین نہین ڈالا بلکہ وہ محکوم بکفر ہے۔

قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین آباء رسول کا کفر ثابت کرتے ہوے لکھا ہے کہ

هذا ما تيسر لي من البحث
في مسئلة والديه وكان الاولى
ترك ذلك وانما جرنا اليه
ما وقع من المباحثة بين علماء
العصر فالحذر الحذر من ذكرهما
بما فيه نقص فان ذلك يوذي
النبي ولا ريب ان اذاه كفر يقتل
فاعله ان لم يتب عندنا۔

آنحضرت صلعم کے والدین کے متعلق جسقدر بحث ممکن تھی کی گئی
اور اس مطلب سے تعرض نہ کرنا بہتر تھا لکن علماء عصر کے
درمیان اس مسئلہ مین گفتگو ہونے کی وجہ سے اس کی بحث
کرنی پڑی۔ حضرت کے والدین کے اوصاف مین کسی
ایسے امر کا تذکرہ کرنا جس مین کوئی نقص ہو تو اوس سے
احتراز کرنا لازم ہے کیونکہ وہ حضرت کے لئے موجب ایذا ہے
اور اسمین شبہہ نہین کہ حضرت م کو اذیت دینا ایسا کفر ہے
جسکا فاعل واجب القتل ہے اگر اوسنے توبہ نہ کی ہو۔

علامہ سیوطی الدرج المنیفہ فی الآباء الشریفہ مین لکھتے ہین۔

نقلت من مجموع بخط الشيخ كمال
الدين الشمني والد شيخنا الامام تقي الدين
رحمة الله ما نصه سئل القاضي ابو بكر
بن العربي عن رجل قال ان اباء النبي في النار فاجاب

مین نے اوس مجموعہ سے نقل کیا ہے جسکو شیخ کمال الدین
شمنی نے لکھا تھا کہ قاضی ابو بکر بن عربی سے کسی شخص نے
اوس شخص کا حال دریافت کیا جو حضرت صلعم کے آباء کے متعلق
کہتا تھا کہ وہ دوزخ مین ہین۔ اونہون نے جواب دیا کہ

بانه ملعون لان الله تعالی قال اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۝ قال ولا اذی اعظم من ان یقال عن ابیه انه فی النار ۔

شخص مذکور ملعون ہے کیونکہ حق تعالے نے ارشاد فرمایا کہ "جو لوگ خدا اور اوسکے رسول کو اذیت دیتے ہین اون پر حق تعالے دنیا و آخرت مین لعنت کرتا ہے اور اونکے لئے رسوا کرنے والا عذاب مہیا کیا ہے ۔" وہ کہتے ہین کہ کوئی اذیت اس سے بڑھکر نہین ہوسکتی کہ اونکے پدر بزرگوار کی نسبت یہ کہا جاے کہ وہ دوزخ مین ہین ۔

جن لوگون نے آبا و اجداد رسول خدا صلعم کے کافر ہونے کو ثابت کرنا چاہا ہے اونکو یہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ جناب ابراہیم کے والد آزر تھے ۔ اور اونکے بت پرست اور مشرک ہونے مین کوئی شک نہین کرسکتا جسکی کلام خدا بھی شہادت دیتا ہے چنانچہ ایک مقام پر خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا۝ پارہ ۱۶ سورہ مریم

(اسوقت کو یاد کرو) جبکہ اونھون (ابراہیم) نے اپنے باپ سے کہا کہ بابا جان تم انکو کیون پوجتے ہو جو نہ کچھہ سنتے ہین اور نہ کچھہ دیکھتے ہین اور نہ کچھہ تمھارے کام آسکتے ہین ۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ۝ پارہ ۱۱ سورة التوبہ

اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے دعا مانگنا تو ایک وعدہ کے سبب سے تہا جو اونھون نے اوس سے کرلیا تھا ۔ پھر جب اون پر یہ بات کھل گئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو اونھون نے اوس سے تبرا کیا ۔

اور جناب ابراہیمؑ کے والد کا مشرک اور بت پرست ہونا اس امر کو بتاتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم کے آبا و اجداد کا مسلمان ہونا ضروری نہین ہے ۔ حالانکہ آزر حقیقةً جناب ابراہیمؑ کے والد نہ تھے بلکہ چچا تھے جسکا ثقات مورخین کے اقوال پر نظر کرنے سے پتہ چل سکتا ہے ۔ علامہ جلال الدین سیوطی درج منیفہ مین تحریر فرماتے ہین ۔

واما آزر فالارجح کما قال الرازی انه عم ابراھیم علی نبینا وعلیه السلام لا ابوه وقد سبق الی ذلک جماعة من السلف فروینا بالاسانید عن ابن عباس ومجاھد وابن جریر والسدی قالوا لیس آزر ابا ابراھیم بن تارخ ووقفت علی اثر فی تفسیر ابن المنذر صرح فیه بانه عمه۔

آزر کی نسبت قول راجح یہ ہے جسکے امام رازی بھی قائل ہین کہ وہ (آزر) حضرت ابراہیم کے چچا تھے نہ باپ۔ چنانچہ سلف کی ایک جماعت کا یہ عقیدہ قبل ازین مذکور ہو چکا ہے پس ہم نے ابن عباس مجاہد۔ ابن جریر اور سدی سے باسناد نقل کیا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم بن تارخ کے باپ نہ تھے۔ اور ابن منذر کی تفسیر مین اس امر کی تصریح ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کے چچا تھے۔

اور عبد العلی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین آزر کے متعلق تحریر کرتے ہین کہ

واما آزر فالصحیح انه لم یکن ابا ابراھیم بل ابوه تارخ کذا صحح فی بعض التواریخ وانما کان آزر عم ابراھیم علیه السلام ورباه الله تعالی فی حجره۔

آزر کی نسبت صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کے باپ نہ تھے بلکہ اونکے باپ تارخ تھے جیسا کہ بعض تواریخ مین اس مطلب کی تصحیح کی گئی ہے۔ اور آزر حضرت ابراہیم کے چچا تھے اور حق تعالی نے اونکی گود مین انکی پرورش کی تھی۔

اعتراض۔ خداوند عالم نے قرآن شریف مین حضرت ابراہیم و آزر کا قصہ کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ اور ہر جگہ آزر کے لئے لفظ اب ہی کو استعمال کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم کے والد تھے اونکو چچا کہنا غلطی ہے اگر چچا ہوتے تو خداوند عالم لفظ عم کا استعمال فرماتا اور لفظ اب کا استعمال نہ فرماتا۔

جواب۔ کلام عرب مین جس طرح لفظ اب کا استعمال باپ کے لئے کیا جاتا ہے اوسی طرح چچا کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جسکی شارح مسلم الثبوت نے بھی تصریح کی ہے چنانچہ وہ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین تحریر کرتے ہین۔

والعرب تسمی العم الذی ولی التربیت

اور عرب اوس چچا کو جسنے اپنے بھتیجے کی تربیت کی ہو

ابن اخیہ اباللہ۔ } لفظ اب کا اطلاق کرتے ہین۔

اور خود قرآن شریف مین بھی خداوند عالم نے لفظ اب کا عم پر اطلاق فرمایا ہے چنانچہ حق تعالے اولاد جناب یعقوب ؑ سے حکایت فرماتا ہے

نعبد الٰھك واله اٰبائك ابراھیم و اسماعیل۔

جسمین حضرت اسماعیل ؑ کو حضرت یعقوب کا باپ بتایا گیا ہے حالانکہ وہ باپ نہ تھے بلکہ چچا تھے اسی طرح جناب رسالت مآب نے بھی لفظ اب کا چچا پر اطلاق فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت ؐ نے اپنے چچا عباس کے لئے ارشاد فرمایا ردوا علی ابی۔

پس جبکہ لفظ اب کا چچا پر اطلاق ہوتا ہی اور ثقات مؤرخین اس امر کو بتلاتے ہین کہ آزر جناب ابرہیم کے والد نہ تھی بلکہ چچا تھی۔ اور آیہ وتقلبك فی الساجدین۔ اور روایات کثیرہ اس امر کو بتاتی ہین کہ آباء و اجداد رسول خدا مسلمان تھی اونمین کوئی مشرک و بت پرست نتھا۔ تو کوئی وجہ نہین ہے کہ آیہ مبارکہ مین لفظ اب سے باپ لیا جاوے اور چچا مراد نلیا جاوے

پیغمبر اسلام کی شمائل

کتاب امالی مین مذکور ہے کہ کچھ لوگون نے حضرت امیر المومنین ؑ سے خواہش کی کہ ہم سے پیغمبر اسلام کا حلیہ مبارک اس عنوان سے بیان فرمادیجئے کہ گویا ہم آنحضرت ؐ کو دیکھ رہے ہین کیونکہ ہم اونکے مشتاق ہین جناب امیر المومنین ؑ نے ارشاد فرمایا

کان نبی اللہ ابیض اللون مشربا حمرۃ ادعج العین سبط الشعر کث اللحیۃ ذا وفرۃ دقیق المسربۃ کانما عنقہ ابریق فضۃ یجری فی تراقیہ الذھب لہ شعر من لبتہ الی سرتہ کقضیب خیط الی السرۃ ولیس فی بطنہ ولا صدرہ شعر غیرہ	حضرت رسول خدا کا رنگ سفید تھا جس مین سرخی غالب تھی۔ آنکھین سیاہ۔ اور بال لمبے اور چھوٹے ہوے۔ داڑہی گھنی تھی۔ سر کے بال کانون کی لو سے ملے ہوے تھے۔ باریک باریک بال درمیان سینہ سے ناف تک اُگے تھے۔ گردن گویا کہ چاندی کی صراحی تھی۔ سینے کی ہڈیون مین سونے کا پانی جاری تھا۔ گردن سے ناف تک بالون کا ایک باریک خط کھنچا ہوا تھا۔ اور شکم و سینہ مین اسکے علاوہ

شثن الكفين والقدمين شثن الكعبين اذا مشى كانه يتقلع من صخر اذا اقبل كانما ينحدر من صبب اذا التفت التفت جميعا بجمعه كله ليس بالقصير المتردد ولا بالطويل الممغط وكان فى الوجه تدا ويرا ذا كان فى الناس غمرهم كانما عرقه فى وجهه اللؤلؤ عرقه اطيب من ريح المسك ليس بالعاجز ولا باللئيم اكرم الناس عشيرة والينهم عريكة واجودهم كفا من خالطه بمعرفة احبه ومن راه بديهة هابه غرة بين عينيه يقول ناعتة لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه واله وسلم تسليما -

بال نہ تھے ہتیلیاں - تلوے اور ٹخنے گوشت سے بھرے ہوے تھے (اون مین گڑہا نہ تھا) جب راہ چلتے تو گویا کہ آپ پتھر سے جدا ہوتے تھے - جب آپ آتے تھے تو گویا کہ نشیب سے اوترتے تھے - جب کسی جانب متوجہ ہوتے تھے تو تمام جسم اوسی طرف پھر جاتا تھا - نہ زیادہ کوتاہ قامت نہ بہت دراز قد تھے (بلکہ آپکا قد میانہ تھا) آپ کے چہرہ مین گولای تھی - جب لوگون مین ہوتے تو سب مین اونچے رہتے تھے - پسینہ کے قطرات چہرہ پر مروارید کی طرح معلوم ہوتے تھے - پسینہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار تھی - آپ نہ عاجز تھے نہ لئیم[۱] - آپ قبیلہ کی رو سے کریم تر اور طبیعت کے اعتبار سے نرم تر اور اور کف دست کے اعتبار سے جواد ترین مردم تھے - جو شخص معرفت کے ساتھ آپ سے معاشرت کرتا تھا آپ اوسکو دوست رکھتے - اور جو شخص آپکو دفعۃً دیکھتا اوسپر آپکی ہیبت طاری ہو جاتی تھی - آپ کی جلالت قدر (قبل آپکی معرفت کے) محض چہرہ ہی کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی تھی - جو شخص آپکو دفعۃً دیکھ لیتا تھا وہ کہنے لگتا تھا کہ مین نے حضرت کے مثل کسی شخص کو آپ سے پہلے یا آپ کے بعد نہین دیکھا -

[۱] اس فقرہ مین عاجز ولئیم لوگون پر تعریض ہے یعنی آپ بعض دوسرے لوگون کی طرح عاجز و لئیم نہ تھے یعنی آپ عالی ہمت اور کریم تھے ۱۲

عیون اخبار رضا مین حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے حضرت ع ارشاد فرماتے ہین کہ مین نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے حضرت رسالت مآب ص کا حلیہ مبارک دریافت کیا۔ اور وہ حضرت ص کے اوصاف کو بہت اچھی طرح بیان کرتے تھے۔
پس اونہون نے بیان کیا کہ

کان رسول الله فخما مفخما
یتلألأ وجهه تلألؤ
القمر لیلة البدر اطول
من المربوع واقصر من
المشذب عظیم
الهامة رجل الشعر
ان انفرقت عقیقته فرق
والا فلا یجاوز شعره شحمة
اذنیه اذا هو وفره ازهر
اللون واسع الجبینین
ازج الحواجب سوابغ فی
غیر قرن بینهما له عرق
یدره الغضب اقنی العرنین
له نور یعلوه یحسبه من لم
یتامله اشم کث اللحیة سهل
الخدین ضلیع الفم اشنب
مفلج الاسنان دقیق المسربة

حضرت عظیم الشان تھے۔ آپ کی عظمت لوگون کے سینون اور
آنکھون مین جاگزین تھی (اور آپکی خلقت مین کسی قسم کی لحم و شحم
کی وجہ سے فربہی نہ تھی) آپکا چہرہ چودھوین رات کے چاند کی
طرح چمکتا تھا۔ آپ پستہ قامت سے دراز قد تھے اور نہایت دراز قد
لوگون کی بہ نسبت پستہ قامت تھے۔ آپکا سر بڑا تھا۔ آپکے بال
نہ تو زیادہ خمدار ہی تھے نہ بالکل سیدھے (بلکہ ان دونون کے
درمیان تھے) آپکے بال اگر از خود جدا ہوتے تھے تو آپ اوسکو پورے
سر پر متفرق کر دیتے تھے (اگرچہ کان کی لو سے تجاوز کر جائین) اور
اگر مجتمع ہوتے تھے تو کان کی لو سے نہ بڑھتے تھے۔ آپکا رنگ نورانی
و سفید تھا۔ آپکی پیشانی کے دونون کنارے کشادہ تھے۔ آپکے دونون
ابرو باریک خمدار اور دراز تھے اور باہم پیوستہ نہ تھے۔ آپ کے
چہرہ مین ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت خون آلود ہو جاتی تھی۔
آپکی بینی مبارک باریک اور کشیدہ تھی اور اوس سے نور چمکتا رہتا
تھا جو شخص کہ غور نہ کرتا تھا وہ اوسے بلند خیال کرتا تھا۔
آپکی داڑھی گھنی تھی جسکے کنارے برابر تھے نکلے ہوے نہ تھے
رخسارون کے کنارے بلند نہ تھے۔ دہن مبارک بڑا اور کشادہ
تھا۔ دندان مبارک باریک و کشادہ تھے۔ باریک باریک بال

كان عنقه جيد دمية فى
صفاء الفضة معتدل الخلق
بادنا متماسكا سواء البطن
والصدر بعيد ما بين
المنكبين ضخم الكراديس
انور المتجرد موصول ما بين
اللبة والسرة بشعر يجرى
كالخط عارى الثديين والبطن
مما سوى ذلك اشعر الذراعين
والمنكبين واعالى الصدر طويل
الزندين رحب الراحة شثن
الكفين والقدمين سائل
الاطراف سبط القصب خمصان
الاخمصين مسيح القدمين
ينبوا عنهما الماء اذا زال زال
قلعا يخطوا تكفوا ويمشى
هونا ذريع المشية اذا مشى كانما
ينحط فى صبب واذا التفت التفت جميعا

درمیان سینہ سے ناف تک اُگے ہوے تھے۔ آپکی گردن
(خوبصورتی مین) ایسی تھی جیسے صورتِ منقوشہ کی گردن ہوتی ہے
جسکی کاریگری مین حد درجہ کا مبالغہ کیا گیا ہو۔ اعضای بدن سب
معتدل اور چست تھے (جنمین کسی قسم کا ڈھیلا پن نہ تھا) شکم و سینہ آپ مین
برابر تھے۔ دونون شانون مین فاصلہ تھا جوڑ بند کی ہڈیان قوی اور
گُندہ تھین۔ بدن[۵۱] سفید و نورانی تھا۔ گردن اور ناف کا درمیانی حصہ
ایسے بالون کے ساتھ متصل تھا جو مثل خط کے معلوم ہوتا تھا۔ اور اسکے علاوہ
دونون پستانون اور شکم مبارک پر کوئی بال نہ تھا۔ البتہ دونون بازو
اور دونون شانون اور سینے کے بالائی حصہ پر گھنے گھنے بال تھے۔
ساعدِ دست دراز تھے ہتیلی[۵۲] کشادہ تھی ہتیلیون اور تلوون مین گوشت
بھرا ہوا تھا۔ انگلیان دراز تھین۔ بازو اور پنڈلیان سیدھی تھین
(جنمین خم نہ تھا) کفِ پا ہموار نہ تھے (بلکہ اونکا درمیانی حصہ زمین سے
دور رہتا تھا) پشتِ پا بہت صاف و نرم تھی جسپر پانی نہ ٹھیرتا تھا
جب آپ کسی مقام سے پاؤن اوٹھاتے تھے تو قوت کے ساتھ اوٹھاتے
تھے۔ آپ آگے کو جھک کر قدم بڑہاتے تھے۔ نرمی و وقار کے ساتھ
راہ چلتے تھے۔ اور قدم بڑہا بڑہا کر رکھتے تھے جب آپ راہ چلتے تو اس
شان سے جیسے کوئی بلندی سے پستی کی طرف آتا ہے۔ اور جبکہ
آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تھے تو پورے بدن کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے

۵۱ حدیث مین اصل لفظ المتجرد ہے اور متجرد بدن کے اوس حصہ کو کہتے ہین جس سے کپڑا علاحدہ ہٹ جایا کرتا ہے
مگر مقصود کل بدن کی نورانیت ہے ۱۲
۵۲ ہتیلی کے کشادہ ہونیسے آپ کا سخی و کریم ہونا مراد ہے اسلئے کہ عرب اس خلقت سے سخاوت و کرم پر استدلال کرتے ہیں ۱۲

خافض الطرف نظرہ الی الارض اطول من نظرہ الی السمآء جل نظرہ الملاحظۃ یبتدر من لقیہ بالسلام۔

آپ کی نظر نیچی رہتی تھی آسمان کی نسبت زمین کیطرف زائد نظر رکھتے تھے۔ اور نظر کرنے مین آنکھون کو بالکل نہ کھولتے بلکہ گوشۂ چشم سے نظر فرماتے تھے جب کسی سے ملتے تو سلام مین سبقت فرماتے تھے۔

امام حسنؑ فرماتے ہین۔ پھر مین نے اون (ابوہالہ) سے کہا کہ آپ مجھسے حضرت کی گویائی کا وصف بھی بیان کیجئے پس وہ کہنے لگے کہ۔

کان متواصل الاحزان دائم الفکر لیست لہ راحۃ ولا یتکلم فی غیر حاجۃ طویل السکت یفتتح الکلام ویختمہ باشداقہ یتکلم بجوامع الکلم فصلاً لا فضول فیہ ولا تقصیر دمثا لیس بالجافی ولا بالمہین تعظم عندہ النعمۃ وان دقت لا یذم منہا شیئا غیر انہ کان لا یذم ذواقا ولا یمدحہ ولا تغضبہ الدنیا وما کان لہا فاذا تعوطی الحق لم یعرفہ احد ولم یقم لغضبہ شیء حتی ینتصر[۱]

آپ برابر اندوہناک رہتے تھے۔ فکر ہمیشہ رہتی تھی۔ کبھی فکر اور کسی شغل سے خالی نہ رہتے۔ بلا ضرورت کلام نہ فرماتے اور کلام کو شروع کرتے اور دہن کے کنارون پر ختم کر دیتے تھے (یعنی وقت تکلم پورا دہن نہ کھولتے تھے) ایسے کلمات جامعہ ارشاد فرماتے تھے جس سے حق و باطل مین فرق ہو جاتا تھا اور آپکی زبان مین زیادتی و کمی نہ ہوتی تھی۔ آپ نرم طبیعت تھے۔ مزاج مین بالکل خشونت نہ تھی۔ آپ کسیکو بنظر حقارت نہ دیکھتے تھے۔ ہر ایک نعمت کو عظیم سمجھتے تھے اگرچہ وہ کیسی ہی کم ہوتی اور کسی نعمت کی مذمت نہ فرماتے تھے البتہ کھانے اور پینے کی چیزونکا خوبی یا برائی کے ساتھ ذکر نہین فرماتے تھے۔ دُنیا اور اسکی لذات کے فوت ہونے پر تاسف نہ کرتے تھے اور جبکہ کسی امرِ حق مین جسارت کیجاتی تو آپکو کوئی شخص نہ پہچانتا تھا۔ اور آپ کے غیظ و غضب کے مقابلہ مین کوئی چیز نہ ٹھہر سکتی تھی تاوقتیکہ آپ اوس (حق) کی

[۱] ماحصل مرادیہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی امرِ حق کی مخالفت کرتا تھا تو آپ مین ایسا تغیر ہوتا تھا کہ جو لوگ آپ کی معرفت رکھتے تھے وہ بھی آپ کو بالکل اجنبی سمجھنے لگتے تھے تاوقتیکہ آپ اوس (امرِ حق) کو اوس کے مرکز پر قائم نہ فرما دیں اور انتصار حق سے یہی مراد ہے ۱۲

له اذا اشار اشار بكفه كلها واذا تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها يضرب براحته اليمنى باطن ابهامه اليسرى واذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام۔	حضرت نے فرمایا ہین جب آپ اشارہ فرماتے تو پورے کف دست سے اور جب آپ تعجب فرماتے تو اپنی ہتیلیون کو الٹتے تھے اور جب آپ باتین کرتے تھے تو بائین ہاتھ کے انگوٹھے کے باطن کو اپنے ہاتھ کے کف دست پر مارتے تھے۔ اور جبکہ آپ غضبناک ہوتے تھے تو اعراض کرتے اور اوس (اعراض کرنے) مین مبالغہ فرماتے تھے۔ اور جب خوش ہوتے تو اپنی آنکھہ کو بند کر لیتے تھے۔ آپ کی ہنسی تمامتر تبسم کی حد مین ہوتی تھی اور وقت تبسم آپ کے دندان مبارک اولے کی مانند معلوم ہوتے تھے۔

امام حسن علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین کہ مین نے اس حلیہ کو اپنے بھائی حسین ؑ سے ایک مدت تک پوشیدہ رکھا بعد ازان اونسے بیان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے قبل اس کو ابن ابی ہالہ سے پوچھ چکے ہین اور اونہون نے اپنے پدر بزرگوار سے حضرت ص کے داخل ہونے اور خارج ہونے اور بیٹھنے کی جگہ اور شکل وشمائل کو پوچھ لیا ہے اور اس مین سے کسی چیز کو نہین چھوڑا۔ امام حسین ع فرماتے ہین کہ مین نے اپنے پدر بزرگوار سے حضرت ص کے گھر مین داخل ہونیکی تفصیل دریافت کی تو انہون نے ارشاد فرمایا

كان دخوله لنفسه ماذون له في ذلك فاذا اوى الى منزله جزأ دخوله ثلثة اجزاء جزأ لله وجزأ لاهله وجزأ لنفسه ثم جزأ جزئه بينه وبين الناس	آپ کو داخل خانہ ہونیکی خدا کی طرف سے اجازت حاصل تھی پس جبکہ آپ اپنے مکان مین تشریف لیجاتے تو اپنے اوقات کے تین حصہ فرما دیتے تھے۔ ایک حصہ خدا کے لئے دوسرا اپنے اہل کے لئے تیسرا اپنی ذات کے لئے۔ اور جو حصہ کہ اپنی ذات کے لئے مقرر فرماتے تھے اُس کو اپنے اور لوگون کے درمیان تقسیم فرما دیتے تھے

له قاضی عیاض کی کتاب شفا سے یہ عبارت منقول ہے واذا تحدث اتصل بها فضرب بابهامه اليمنى راحته اليسرى جسکا محصل یہ ہے کہ جب آپ باتین کرتے تھے تو اپنے کف دست کو متصل کرتے تھے پس داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے بائین ہاتھ کی ہتیلی کو مارتے تھے ۱۲

فیرد ذالک بالخاصه علی العامه ولا یدخر عنهم منه شیئا وکان من سیرته فی جزء الامة ایثار اهل الفضل باذنه وقسمه علی قدر فضلهم فی الدین فمنهم ذوالحاجة ومنهم ذوالحاجتین ومنهم ذوالحوائج فیتشاغل بهم ولیشغلهم فیما اصلحهم والامة من مسئلة عنهم واخبارهم بالذی ینبغی ویقول لیبلغ الشاهد منکم الغائب وابلغونی حاجة من لا یقدر علی ابلاغ حاجة فانه من ابلغ سلطانا حاجة من لا یقدر علی ابلاغها ثبت الله قدمیه یوم القیامة

پس اوس وقت کو خاص لوگون کے ذریعہ سے عام لوگون کے[1] فائدہ مین صرف فرماتے تھے اور اُس وقت مین کسی جزو کو اونکے فائدہ رسانی سے خالی نہ رکھتے تھے اور جو جزو کہ اُمت کی فائدہ رسانی کیلئے مقرر فرماتے تھے اوس مین آپکی سیرت یہ تھی کہ اہل فضل کو پہلے اجازت دیتے تھے۔ اور جس شخص کی دین و مذہب مین جسقدر فضیلت ہوتی تھی اوسی کے لحاظ سے وقت کو اونپر تقسیم فرماتے تھے پس اونمین بعض لوگون کی ایک حاجت اور بعض کی دو حاجتین اور بعض کی دو سے بھی زائد حاجتین ہوتی تھین۔ پس آپ اونکے ساتھ مشغول ہوتے تھے اور اونکو اون امور مین مشغول کرتے تھے جو اون کے اور اُمت کے لئے مصلحت ہوتا تھا۔ جیسے اون سے سوال کرنا اور مناسب امور کی خبر دینا اور یہ فرمانا کہ تم مین سے حاضر لوگ اس امر کو غائب تک پہونچاین اور تم لوگ مجھسے اون لوگون کی حاجتون کو بیان کرو جو اپنی حاجت کے پہونچانے پر قدرت نہین رکھتے اس لئے کہ جو شخص کہ کسی بادشاہ تک اون لوگون کی حاجت کو پہنچاتا ہے جو اوس کے پہنچانے پر قدرت نہین رکھتے تو حق تعالے قیامت کے دن اوسکو ثابت قدم رکھیگا

[1] حدیث شریف کے فقرہ فیرد ذالک بالخاصۃ علی العامۃ مین علماء نے دو احتمال بیان کئے ہین۔
(۱) عام لوگ اوس وقت مین حضرت ؐ کے پاس نہین پہونچتے تھے بلکہ اونکو بذریعہ خاصہ وہ امور پہونچائے جاتے تھے جن کو کہ خاصہ حضرت ؐ سے سماعت فرماتے تھے پس گویا کہ عامہ کی فائدہ رسانی مین خاصہ واسطہ قرار پاتے تھے۔
(۲) فقرہ مذکور مین حرف با بمعنی من ہے اور مراد یہ ہے کہ خاصہ کے بعد عامہ کیلئے اوس وقت مین باریابی کا موقع دیتے تھے اس تقدیر پر یکے بعد دیگرے دونونکا آپکی خدمت مین بلدیاب ہونا مراد ہے۔ بہرحال حاصل مطلب یہ ہے کہ حضرت ؐ اپنے اوس مخصوص وقت کو خاصہ اور عامہ دونون کے مصالح مین صرف فرماتے تھے خواہ بواسطہ ہو یا بلاواسطہ ۱۲

لا يذكر عنده الا ذلك ولا يقيله من احد عثرة يدخلون روادا ولا يفترقون الا عن ذواق ويخرجون ادلة -

حضرت کے پاس اِن امور کے سوا اور کوئی بات مذکور نہ ہوتی تھی اور کسی کی لغزش کا مواخذہ نہ فرماتے تھے وہ لوگ حضرت کے پاس علم وادب کے طالب ہوکر حاضر ہوتے تھے اور علم وادب لئے بغیر جدا نہ ہوتے تھے اور رہنما ہوکر خارج ہوتے تھے

امام حسین ؑ فرماتے ہین کہ بعد ازان مین نے اپنے پدر بزرگوار سے حضرت کے باہر تشریف لانے کی تفصیل دریافت کی کہ آپ باہر تشریف لاکر کن امور کو انجام دیتے تھے تو انہون نے ارشاد فرمایا کہ

كان رسول الله يخزن لسانه الا مما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم ويكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير ان يطوي عن احد بشره ولا خلقه ويتفقد اصحابه ويسئل الناس عما في الناس ويحسن الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهنه معتدل الامر غير مختلف لا يغفل مخافة ان يغفلوا ويميلوا ولا يقصر عن الحق ولا يجوزه الذين يلونه من الناس خيارهم

آپ اپنی زبان کو بے فائدہ باتون سے روکے رہتے تھے اور لوگون کی تالیف کرتے تھے اور کوئی امر ایسا نہ فرماتے تھے جس سے کہ اونہین بے رغبتی پیدا ہو- اور ہر کریم قوم کے ساتھ باعزاز و تکریم پیش آتے تھے اور اوس (کریم قوم) کو اوسکی قوم پر حاکم بنا دیتے تھے اور لوگون کو بُری باتون سے ڈراتے تھے اور اُن سے اپنی حفاظت کرتے تھے بلا اسکے کہ آپکی کشادہ پیشانی اور حسن خلق مین کوئی فرق ہو اور اپنے اصحاب کے حال کی جستجو فرماتے تھے اور لوگون سے لوگون کے حالات دریافت کرتے تھے اور بھلے کام کی بھلائی کو بیان فرماتے تھے اور اوسکی تائید کرتے تھے اور بُرے کام کی بُرائی کو بیان کرتے تھے اور اوسکے وہن کو ظاہر کرتے تھے - آپ کے تمام امور میانہ روی پر مبنی تھے اُن مین اختلاف نہ ہوتا تھا اور حضرت ؐ لوگون کی ہدایت وتنبیہ مین غفلت نہ فرماتے تھے مبادا کہ وہ غافل ہو جائین یا کسی امر نامناسب کی طرف رغبت کرنے لگین اور امر حق کے بیان مین کوتاہی فرماتے تھے اور اوس (حق) سے وہ لوگ تجاوز نہ کرتے تھے جو آپ کے قرب وجوار کے لوگون مین نیکوکار ہوتے تھے

افضلهم عنده اعمهم نصيحة
للمسلمين واعظمهم عنده منزلة
احسنهم مواساة وموازرة۔

آپکے نزدیک لوگون مین وہی شخص افضل تھا جو مسلمانونکی نصیحت زیادہ
کرتا تھا اور آپ کے نزدیک اوسی شخص کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی تھی
جو لوگون کے ساتھ ہمدردی اور مدد کرنیکے ساتھ زیادہ پیش آتا تھا۔

امام حسینؑ فرماتے ہین پھر مینے اپنے پدر بزرگوار سے حضرتؐ کے نشستگاہ کا حال دریافت کیا
تو انھون نے ارشاد فرمایا۔

كانؐ لا يجلس ولا يقوم الا على
ذكر ولا يوطن الاماكن وينهى
عن ايطانها واذا انتهى الى
قوم جلس حيث ينتهي به
المجلس ويامر بذلك ويعطي
كل جلسائه نصيبه ولا يحسب
احد من جلسائه ان احدا
اكرم عليه منه من جالسه
صابره حتى يكون هو المنصرف
عنه من سأله حاجة لم
يرجع الا بها او بميسور من
القول قد وسع الناس منه
خلقه وصار لهم ابا وصاروا
عنده في الحق سواء مجلسه مجلس حلم
وحياء وصدق وامانة لا ترفع فيه
الاصوات ولا تؤبن فيه الحرم

حضرت ہر ایک قیام وقعود مین ذکر خدا فرمایا کرتے تھے اور اپنے
بیٹھنے کے لئے کوئی خاص مقام معین نہ کرتے تھے
اور کبھی مقام کے معین کرنے سے منع فرماتے تھے اور جب کہ
کسی قوم کے پاس تشریف لیجاتے تھے تو مجلس کی جس جگہ پر
آپ پہونچ جاتے تھے وہین بیٹھ جاتے تھے اور اسی امر کا حکم
بھی دیتے تھے اور اپنے ہر ایک جلیس کو اوسکا حق عطا فرماتے
اور آپ کے کسی جلیس کو یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ حضرتؐ کے
نزدیک کوئی شخص اوس سے زیادہ محترم ہے جو شخص آپ کے
پاس بیٹھتا تھا تو اوس وقت تک صبر کرتے تھے جب تک کہ
وہ خود ہی چلا جائے اور جو شخص کہ حضرتؐ سے کسی حاجت کا سوال
کرتا تھا تو وہ بدون اوسکے یا عذر معقول کے نہین لوٹتا تھا
تمام لوگون کے ساتھ خلق و مدارات پیش آتے تھے اسی لئے
اوسکے لئے پدر شفیق کے مثل قرار پاتے تھے اور وہ سب حق مین
برابر ہو جاتے تھے آپکی مجلس بردباری اور شرم وحیا اور
راست بازی اور امانت سے پُر رہتی تھی آپکی مجلس مین آوازین
بلند نہوتی تھین اور اوس مین کسی کی عزت پر عیب لگایا جاتا تھا

ولا تنثی فلتاته متعادلین متواضلین فیه بالتقوی متواضعین یوقرون الکبیر و یرحمون الصغیر و یوثرون ذا الحاجة ویحفظون الغریب۔	اور کسی کی غلطیون کا بیان نہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے ہمنشین لوگ آپس مین نصفت و عدالت سے پیش آتے تھے۔ اور پرہیزگاری کے ساتھ باہم ملاقات کرتے تھے۔ سن رسیدہ لوگون کی عزت کرتے تھے۔ اور کم سنون سے رحم کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور صاحب حاجت کے ساتھ ایثار کرتے تھے (اونکو اپنے نفسون پر مقدم رکھتے تھے) اور تازہ وارد مسافر کی حفاظت کرتے تھے۔

حضرت امام حسین ؑ فرماتے ہین کہ پھر مین نے اپنے پدر بزرگوار سے دریافت کیا کہ حضرت ؐ اپنے اہل مجلس کے ساتھ کیونکر پیش آتے تھے تو اونھون نے فرمایا کہ

کان ؐ دائم البشر سھل الخلق لین الجانب لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عیاب ولا مداح یتغافل عما لا یشتھی فلا یؤیس منه ولا یخیب فیه مؤملیه قد ترک نفسه من ثلث المرء والاکثار و ما لا یعنیه و ترک الناس من ثلث کان لا یذم احدا ولا یعیره ولا یطلب عورته ولا عثراته	آپ ہمیشہ کشادہ پیشانی رہتے تھے۔ اور خلق و مدارات اور نرمی اور تواضع کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپ کے کلام مین خشونت اور سختی نہ تھی۔ آپ بولنے مین چیخنے اور بدزبانی اور عیب جوئی نہ کرتے تھے۔ اور بلا وجہ کسی کی مدح سرائی نہ فرماتے تھے۔ آپ ایسی باتون سے چشم پوشی فرماتے تھے جو مرغوب طبع نہ ہوتی تھین۔ کوئی شخص آپ سے مایوس نہ ہوتا تھا۔ کوئی امیدوار آپ کے پاس سے محروم نہ پھرتا تھا۔ آپ نے تین[3] چیزون کو ترک کر دیا تھا۔ (۱) کلام مین جھگڑنا۔ (۲) فضول گوئی کرنا۔ (۳) بیفائدہ کام کرنا۔ آپ نے لوگون کی نسبت تین[3] باتون کو چھوڑ دیا تھا (۱) کسی شخص کی مذمت اور سرزنش نہ کرتے تھے۔ (۲) کسی کی پوشیدہ برائی اور لغزشون کی تلاش نہ کرتے تھے

ولا يتكلم الا فيما رجا ثوابه اذا تكلم اطرق جلسائه كانما على رؤسهم الطير واذا سكت تكلموا ولا يتنازعون عنده الحديث من تكلم انصتوا له حتى يفرغ حديثهم عنده حديث اوليهم يضحك مما يضحكون منه ويتعجب مما يتعجبون منه ويصبر للغريب على الجفوة فى مسئلته ومنطقه حتى ان كان اصحابه ليستجلبونهم ويقول اذا رايتم طالب الحاجة يطلبها فارفدوه ولا يقبل الثناء الا من مكافى ولا يقطع على احد كلامه حتى يجوز فيقطعه بنهى اوقيام۔

(۳) ایسا کلام نہ کرتے تھے جس مین ثواب کی امید نہ ہو۔ جبکہ آپ کلام کرتے تھے تو آپ کے تمام اصحبت اپنے سرون کو اسطرح جھکا لیتے تھے گویا کہ اونکے سرون پر کوئی پرندہ بیٹھا ہے اور جبکہ آپ خاموش ہوتے تھے تو آپکے اصحبت کلام کرتے تھے اور وہ جبتک کہ حضرتؐ کے پاس رہتے تھے اوسوقت تک باہم کسی بات مین نزاع نہ کرتے تھے۔ جو شخص آپکے پاس کلام کرتا تھا تو باقی لوگ اوسوقت تک سکوت کرتے تھے جبتک کہ اوسکا کلام ختم نہ ہو جاے جس بات سے وہ ہنستے تھے آپ بھی اوس سے ہنستے تھے۔ اور جس امر سے وہ تعجب کرتے تھے آپ بھی اوس سے تعجب کرتے تھے۔ اور کسی غریب مسافر کے سوال پر صبر فرماتے تھے اگرچہ وہ اسمین خشونت کرتا ہو۔ تا اینکہ حضرتؐ کے اصحاب ایسے شخص کو تلاش کرکے لاتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی طالب حاجت کو دیکھو تو اوسکو میرے پاس لے آیا کرو (یا اوسکی حاجت کو پورا کر دیا کرو) اور اپنی تعریف کو کسی شخص سے قبول نہ کرتے تھے مگر اوسی وقت جبکہ وہ مکافات کرتا ہو۔ اور آپ کسی کے کلام کو قطع نہ فرماتے تھے تا اینکہ وہ خود ہی اوس کو قطع نہ کرے۔

حضرت امام حسینؑ ارشاد فرماتے ہین کہ مین نے اپنے پدر بزرگوار سے حضرتؐ کے خاموش رہنے کی بابت دریافت کیا تو اونہون نے ارشاد فرمایا کہ

کان سکوته على اربع على الحلم والحذر والتقدير والتفكير

حضرت کا سکوت چار امرون سے خالی نہ ہوتا تھا۔ (۱) حلم و بردباری (۲) حذر و پرہیز۔ (۳) تقدیر (۴) تفکر

اما التفکر یرفغی تسویة النظر والاستماع بین الناس واما تفکرہ ففیما یبقی ویفنی وجمع له الحکم فی الصبر فکان لا یغضبه شئ ولا یستفزہ وجمع له الحذر فی اربع اخذہ الحسن لیقتدی به وترکه القبیح لینتہی عنه واجتہادہ الرای فی صلاح امته والقیام فیما جمع لهم خیر الدنیا والاخرة۔

پس تقدیر سے یہ مراد ہے کہ آپ نظر کرنے اور سماعت کرنے میں مساوات کرتے تھے۔ اور تفکر سے یہ مراد ہے کہ آپ اوس چیز میں غور کرتے تھے جو باقی رہنے والی اور مفید ہو۔ اور حضرت کے حلم کے ساتھ صبر بھی مجتمع رہتا تھا پس آپ کو کوئی شے غضب و حرکت مین نہ لاتی تھی۔ اور آپ کے حذر مین چار چیزون مین سے ایک نہ ایک مجتمع رہتی تھی۔

(۱) ہر ایک نیک کام کو آپ اختیار کرتے تھے تاکہ آپکی اوس مین اقتدا کی جاے۔

(۲) ہر ایک بُری کام کو آپ ترک کرتے تھے تاکہ لوگ اوس سے پرہیز کرین

(۳) ہر اوس امر مین آپ کوشش فرماتے تھے جسمین آپکی امت کی اصلاح ہو

(۴) آپ اوس ہر امر کو اختیار فرماتے تھے جسمین امت کی دنیا اور آخرت کی بہتری ہو۔

پیغمبر اسلام کی نبوت کا ثبوت

آنحضرتؐ کے نسب مبارک اور شمائل مخصوصہ کا ذکر کر دینے کے بعد اب ہم اوس مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین جو اس کتاب کا بہترین مقصد ہے یعنی آنحضرتؐ کی نبوت کا ثبوت اگرچہ حضرتؐ کی نبوت و رسالت کے اثبات مین بہت سے ادلّہ و براہین موجود ہین جو بجاے خود اس قدر قوی و مستحکم ہین کہ اہل باطل کے شکوک و شبہات کی تیز و تند ہوائین اونہین ذرہ برابر جنبش نہین دے سکتین مگر اس مقام پر ہم بعض ادلہ کا تذکرہ کر دینے پر اقتصار کرتے ہین جن پر نظر ثانی کرنے کے بعد ہر عقل سلیم رکھنے والے منصف مزاج کو آپ کی نبوت و رسالت مین ذرہ برابر شک و شبہہ باقی نہین رہیگا۔

ثبوتِ نبوت کی پہلی دلیل انبیاء سابقین نے آپ کے نبی برحق ہونیکی اوسوقت بشارتین دی ہین جب آپ عالم اجسام مین تشریف بھی نہ لائے تھے جیسا کہ کتبِ ربانی اور صحفِ آسمانی پر نظر رکھنے والے جانتے ہین۔ اور کسی نبی برحق کا کسی آنے والے کی نبوت ورسالت کی بشارت دینا اوسکی نبوت ورسالت کے لئے نہایت قوی دلیل ہے اس مقام پر بعض بشارتین ایک مختصر سی تمہید کے ساتھ بیان کیجاتی ہین۔

تمہید کتاب نبوتِ مطلقہ مین ہم اس امر کو بیان کر چکے ہین کہ ہر زمانہ مین حجتِ الٰہی کا موجود ہونا ضروری ہے تاکہ بندگانِ خدا اوسکے ذریعہ سے الٰہی احکام اور ربانی تعلیمات کو حاصل کرتے اور ہدایت پاتے رہین۔

اس مقام پر یہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ خداوندِ عالم کی طرف سے جو حضرات منصب ہدایت پر فائز ہو کر دنیا مین تشریف لائے ہین خواہ وہ نبی ہون یا رسول خلیفہ ہون یا وصی وہ باہم تصدیق کرتے اور بشارت دیتے رہے ہین کسی ایک نے دوسرے کی تکذیب نہین کی کیونکہ اگر ایک حجتِ خدا دوسرے حجتِ خدا کی تکذیب کرتا تو بنی آدم کو اوسپر عمل کرنا دشوار ہو جاتا اس لئے کہ یہ امر امکان سے باہر ہے کہ کسی شخص کی موافقت بھی کی جاے اور مخالفت بھی اور ایسی تکلیف کا حکیمِ مطلق سے صادر ہونا درست نہین ہے بلکہ حق تعالےٰ نے اپنے ضعیف بندون کو ایسی تکلیف دی ہے جسکو وہ نہایت آسانی کے ساتھ بجا لا سکتے ہین۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۔ اللہ کسی نفس کو اوسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا اور اس امر مین کوئی فرق نہین ہے کہ ایسی دو حجتین ایک ہی زمانہ مین ایک ہی جگہ ہون یا مختلف زمانون مین مختلف مقامات پر ہون۔ اسی طرح اس امر مین بھی کوئی فرق نہین ہے کہ ان دونون حجتون مین دونون نبی ہون یا خلیفۂ نبی۔ یا ایک نبی ہو اور ایک خلیفۂ نبی۔

بہر حال ۔ ان تمام صورتون مین امرِ الٰہی اس عنوان سے ہونا چاہئے کہ خلق کو اوسپر عمل کرنا

ممکن ہو اور کسی ایک حجت کے احکام پر عمل کرنا باقی حجتون کے احکام پر عمل کرنے سے منافات نہ رکھتا ہو اور انمین سے ہر ایک دوسرے کا مصدِق (تصدیق کرنیوالا) ہو اور کوئی دوسرے کا مکذِب (تکذیب کرنیوالا) نہ ہو۔ پس اگر ایک زمانہ مین کسی ایک مقام پر متعدد حجتون کا موجود ہونا فرض کیا جائے اور اون کے احکام متناقض ہون تو اونپر عمل کرنا ہرگز صحیح نہ ہوگا مثلاً اگر ایک حجتِ الٰہی لوگون کو جہاد کا حکم دے تو دیگر حجتون پر بھی اوسکی تصدیق کرنا اور اوسکی اطاعت کے لازم ہونے کا اظہار کرنا ضروری ہوگا۔

اور اگر یہی صورت اون حجج الٰہیہ کے لئے درپیش ہو جو مختلف زمانون یا مختلف مقامات پر ہون تو ہر ایک کا دوسرے کے امور مین اوسکی تصدیق کرنا اوس (اول) کی حجت اور برحق ہونیکی دلیل ہوگی۔

اِسکے علاوہ یہ ہے کہ اگر کسی حجتِ الٰہی کا دوسری حجتِ خدا کی رفتار و گفتار مین تکذیب کرنا فرض کیا جائے گا تو اوس کا حجتِ خدا نہ ہونا لازم آئیگا اور ظاہر ہے کہ جو چیز اپنے نفس کے لئے واقع ہوگی وہ ضرور باطل ہے یہی وجہ ہے کہ خلّاقِ عالم نے جا بجا اپنی کتاب مین بعض حجتون کے ماںبقی حجتون کی تصدیق کرنیکو اونکی حقیت کی دلیل قرار دیا ہے چنانچہ توضیح مقصود کے لئے اس مقام پر چند آیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

پہلی آیت خداوندِ عالم پارۂ اول سورۂ بقرہ مین ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَمَّا جَاۤءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ۔ — اور جسوقت اللہ کی طرف سے اونکے پاس ایک ایسی کتاب آئی جو خود اونکی کتابونکی تصدیق کرنیوالی تھی۔

دوسری آیت ۔ خداوندِ عالم پارۂ اول سورۂ بقر مین ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ۔ — (جبرئیل) وہ ہین جنھون نے اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر وہ (قرآن) نازل کیا ہے جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والا ہے۔

تیسری آیت - خداوند عالم پارۂ اول سورۂ بقرہ مین ارشاد فرماتا ہے -

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ -

اور جب اللہ کی طرف سے اون کے پاس ایسا رسول آیا جو اونکے پاس والی چیزونکی تصدیق بھی کرنیوالا تھا -

چوتھی آیت - خداوند عالم پارۂ ۶ سورۂ مائدہ مین ارشاد فرماتا ہے -

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ -

اور ان ہی انبیاء کے قدم بقدم ہم نے عیسی بن مریم کو چلایا جو اپنے سے پہلے کتاب توریت کی تصدیق کرتی تھی اور انکو ہمنے انجیل عنایت کی جسمین ہدایت (بھی) اور نور بھی اور وہ اپنے سے پہلی توریت کی تصدیق کرنے والی ہے -

پانچوین آیت - خداوند عالم پارۂ ۶ سورۂ مائدہ مین ارشاد فرماتا ہے -

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

اور (اے رسول) ہم نے تمپر برحق کتاب نازل کی جو اپنے سے پہلی کتابون کی تصدیق کرنیوالی ہے -

چھٹی آیت - خداوند عالم پارۂ ۱۱ سورۂ یونس مین ارشاد فرماتا ہے -

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور یہ قرآن ایسا نہین ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کیطرف سے بنالیا جائے بلکہ یہ اپنے سے پہلی کتابون کی تصدیق ہے

ساتوین آیت - خداوند عالم پارۂ ۱۳ سورۂ رعد مین ارشاد فرماتا ہے -

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ -

یہ کوئی بنائی ہوئی بات نہین بلکہ جو اس سے پہلے[۱] ہے اوسکی تصدیق ہے -

پس ان آیات سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا باہم تصدیق کرنا لازمی امر ہے یہی وجہ ہے کہ اون انبیاء نے جو بعد کے زمانہ مین مبعوث ہوے اون انبیاء کی تصدیق کی جو

---

[۱] اس سے انبیاء سابقین کی کتابین مراد ہین جیسا کہ تفسیر قمی مین ہے ۱۲

اون سے پہلے گذر چکے تھے - اسی طرح جو انبیاء کہ سابق مین ہوے اونہون نے اون انبیاء کی حقانیت کو بیان کیا جو بعد مین آنے والے تھے - اور دنیا مین اونکی تشریف آوری کے متعلق بشارتین دین پیغمبر آخرالزمان جناب محمد مصطفےٰ صلعم جو صف انبیاء مین آخری نبی ہین اونہون نے اون انبیاء کی تصدیق فرمائی جو آپ سے قبل مبعوث ہو چکے تھے -

اور اسی طرح انبیاء سابقین نے بھی آپ کے وجود مبارک کی بشارت دی اور آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق فرمائی اور اس امر کو بیان کیا کہ آپ اپنے انوار ہدایت سے دنیا کو منور فرمائینگے - اور وہ آسمانی کتابین جو باریتعالےٰ عزاسمہٗ نے اون پر نازل کین اون مین بھی آپ کا تذکرہ فرمایا - موجودہ کتب سماویہ کے متعلق اگرچہ اس امر کا دعویٰ کرنا کہ وہ بعینہ وہی کتابین ہین جو خداوند عالم نے نازل فرمائی ہین کسی طرح صحیح نہین ہے کیونکہ اونمین بہت کچھہ تصرف اور تحریف ہوگئی ہی تاہم تصرف و تحریف کے بعد بھی جس عنوان سے کتابین باقی رہین اور اون کے ترجمے شائع ہوئے ہین اونمین بھی پیغمبر اسلام کی بشارت کے متعلق اس قدر ذخیرہ موجود ہے جو کسی جویائے حق کیلئے بہت کچھہ رہبری کر سکتا ہے - ہم بھی اس مقام پر موجودہ کتب سماویہ سے اس امر کو دکھلانا چاہتے ہین کہ ان کتابون مین کیونکر حضرت خاتم النبیین کی بشارت[ف] دیگئی ہے اور جو علامات کہ بشارتون مین مذکور ہوئے ہین وہ آنحضرت پر کس طرح منطبق ہوتے ہین -

---

[ف] اس کتاب مین بشارات کے متعلق جو کچھہ لکھا گیا ہے وہ زیادہ تر کتاب انیس الاعلام سے ماخوذ ہے جہانتک ممکن ہوسکا عبرانی اور سُریانی زبان کی عبارتین بھی لکھدی ہین - اور عربی - فارسی - اور اُردو مین اہل کتاب کی طرف سے جو ترجمے شائع ہوے ہین اون کو بھی لکھدیا ہے - بنا فارسی ترجمہ پر رکھگئی ہے اور عربی وار دو ترجمہ تائید کے لئے وارد کیا گیا ہے - اور ترتیب یہ رکھی ہے کہ اول مین عبرانی و سریانی کی عبارتین ہین اوسکے بعد عربی ترجمہ جو اس نسخہ سے نقل کیا گیا ہے جو سنہ ۱۸۱۱ع مین طبع ہوا ہے بعد ازان ایک کالم مین فارسی ترجمہ ہے جو کتاب انیس الاعلام سے لیا گیا ہے اور دوسرے کالم مین اردو ترجمہ ہے جو اوس نسخہ سے لیا گیا ہے جو سنہ ۱۹۱۶ع مین طبع ہوا ہے تراجم مذکورہ مین بعض مقامات پر باہم اختلاف بھی نظر آتا ہے مگر وہ ہمارے مطلب مین قادح نہین ہے ۱۲

پہلی بشارت کی توراۃ مثنیٰ کے باب ۱۸ آیت ۱۵ لغایت ۲۲ مین سُریانی زبان سے اس طرح منقول ہوا ہے۔

⑮ نبینا من کووخ من اخون ونخ اخ دبی بث مقیم الوخ مریا الهخ اله شمعیشون ⑯ اخ کل دبلب لوخ من لکس مریا الهخ بحورب بیوما دکنشا الی عرا الی فزیدن لشمعیا قلاد مریا الهی دمن داها نورا کورا الی زدعن مدری ولی متن ⑰ ومری مریا الی صپای ابد لون مندی دهم زملون ⑱ نبیا بث مقمن الی من گوا داخن ونبه اخ دیوخ وبث بین هم منی بپومه وبث هم امه کل دپقد نی ⑲ وهویا کشا دلا شمع لهم منی بهم. کشمی آنا بث طلبا منه ⑳ اینیا نبیاد قشد لهم ومی هم من لشمی مندی دلبون پقید وهم لهم ومی ودهم. لشما دالهی خبنی هرمات هو نبیا ㉑ وان امرت بلبوخ داخی بدغخ خبرا دلیلی هم موه مریا ㉒ دهم. نبیا لشما د مریا ولا هوی خبرا ولا آتی هوبلی خبرا دلیلی هم موه مریا بفشد زنا هم موه لی نبیا لا ازدعت منوه۔

اور عربی ترجمہ مین اس طرح منقول ہے۔

لکن ای نبی من بینکم من بعض اخوتك مثلی ینصبه الله ربك لك منه فاقبلوا○ لجمیع ما سالت الله ربك فی جبل حوریب فی یوم الجوق وقلت لا اعود ان اسمع صوت الله ربی ولا اری هذه النار العظیمة لئلا اموت ○ فقال الله لی قد احسنوا فیما قالوا○ وای نبی انصبه لهم من بعض اخوتك مثلك القنه کلامی فیخاطبهم لجمیع ما امره به ○ ای انسان لم یقبل

كلامي الذي يؤديه عني فاني اطلبه ○ واي متنبئ توقع فيقول قولا عني مالم امره
بقوله ومن يتنبئ لمعبودات اخر فليقتل ذلك المتنبئ ○ فان قلت في نفسك
كيف يعرف القول الذي لم يقله الله ○ فانه مايقوله المتنبئ عن الله ولا يجوز ذلك
القول ولا يجب فهو القول الذي لم يقله الله وانما قاله المتنبئ بقحة فلا تحذره ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اسطرح منقول ہے۔[1]

۱۵- خداوند خدایت از میان شما از برادرانت
پیغمبرے را مثل من مبعوث میگرداند او را بشنوید۔
۱۶- موافق ہر آنچہ کہ از خداوند خدایت در حوریب
در روز جمعیت درخواستی ہنگام گفتنت کہ قول
خداوند خداے خود را دیگر نشنوم و این
آتش عظیم را دیگر نبینم مبادا کہ بمیرم۔
۱۷- و خداوند بمن فرمود آنچہ کہ گفتہ نیک۔
۱۸- از براے ایشان پیغمبرے را مثل تو از میان
برادران ایشان مبعوث خواہم کرد و کلام خود را
بدہانش خواہم گذاشت تا ہر آنچہ کہ باو امر میفرمایم
بایشان برساند۔
۱۹- و واقع میشود شخصی کہ کلمات مرا کہ او
باسم من بگوید نشنود من از او تفتیش
می کنم۔
۲۰- اما پیغمبری کہ متکبرانہ در اسم من سخنی کہ

○ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی
بھائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو
○ اوس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے
حورب مین مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین
خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین
پھر دیکھون تا کہ مین مر نہ جاؤن۔
○ اور خداوند نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا
○ مین اون کے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک
نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا
اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اون سے
کہے گا
○ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ
میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس کا حساب
اوس سے لونگا
○ لیکن وہ نبی کہ ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے

[1] یہ ترجمہ اوس نسخہ کے موافق ہے جو ۱۸۵۶ء مطابق ۱۲۷۳ھ مین لندن مین طبع ہوا ہے

بگفتنش امر نفرموده ام بگوید و یا باسم خدایان
غیر تلفظ نماید آن پیغمبر باید البته بمیرد۔
۲۱۔ واگر در دلت بگوئی کلامیکه خداوند
نگفته است چگونه بدانیم۔
۲۲۔ چنانچه پیغمبرے چیزے بنام خداوند بگوید
وآن چیز واقع نشود و بانجام نرسد این امریست
که خداوند نفرموده است بلکه آن پیغمبر
آن را از روی غرور گفته است ازو مترس۔

نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا
اور معبودون کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا
۵ اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ
یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین۔
۵ تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے
کچھہ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے واقع نہو یا
پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اوس نبی
نے گستاخی سے کہی ہے تو اوس سے مت ڈر۔

عبارتِ مذکورہ مین جو بشارت وارد ہوئی ہے وہ حضرت یوشع سے متعلق نہین ہے
جیسا کہ یہودیون کا خیال ہے اسی طرح وہ حضرت عیسیٰ سے بھی متعلق نہین ہے جیسا کہ علماء
پروٹسٹنٹ کا خیال ہے بلکہ وہ (بشارت) پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفیٰ ؐ سے متعلق ہے
جسپر کئی وجہون سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

پہلی وجہ۔ یہودیونکی وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین موجود تھی وہ دوسرے نبی کے
مبعوث ہونیکا انتظار کرتی تھی جنسے بشارت مذکورہ متعلق تھی اور وہ اون کے نزدیک
حضرت عیسیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا نبی تھا پس معلوم ہوا کہ جنکی بشارت دیگئی تھی وہ حضرت
یوشع اور حضرت عیسیٰ نہین ہو سکتے۔

دوسری وجہ۔ بشارتِ مذکورہ مین لفظ مثلِ تو (تجہ سا) مذکور ہے جس کا مطلب یہ ہے
کہ جس نبی کے مبعوث ہونیکی بشارت دیگئی ہے وہ حضرت موسیٰ کے مثل ہونگے اور
حضرت یوشع اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا حضرت موسیٰ کے مثل ہونا صحیح نہین ہے
اس لئے کہ یہ دونون بزرگوار بنی اسرائیل مین داخل ہین اور کوئی نبی اونمین سے
ایسے مبعوث نہین ہو سکتے جو حضرت موسیٰ کے مثل ہون جسپر توراۃ مثنیٰ کے باب ۳۴

کی آیت ۱۰ دلالت کرتی ہے جسمین مذکور ہے کہ

"پیغمبرے مثل موسیٰ ازمیان بنی اسرائیل مبعوث نخواہد شد کہ خداوند با موسیٰ روبرو تکلم می فرمود"

اوراس کا حاصل یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین سے کوئی پیغمبر جو حضرت موسیٰ کے مثل ہون مبعوث نہ ہونگے اس لئے کہ حق تعالیٰ اونکے ساتھہ روبرو کلام کرتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ حضرت یوشع اور حضرت موسیٰ مین مماثلت نہین ہے اسلیئے کہ حضرت موسیٰ کو حقتعالیٰ نے جدید شریعت مرحمت فرمائی تھی جو اوامر و نواہی پر مشتمل تھی اور حضرت یوشع کو کوئی جدید شریعت نازل نہ ہوئی تھی بلکہ وہ حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے اور اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مین بھی مماثلت نہین ہو سکتی اسلئے کہ نصاریٰ کے خیال مین حضرت عیسیٰ خدا تھے اور حضرت موسیٰ بندۂ خدا اور اوس کے پیغمبر تھے اور ظاہر ہے کہ خدا اور بندہ مین مماثلت نہین ہو سکتی اسکے علاوہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے چونکہ لوگون کی شفاعت کی تھی لہذا وہ معاذ اللہ ملعون ہو گئے جیسا کہ پولس کے اوس رسالہ مین جو اوس نے اہل غلاطیہ کے پاس روانہ کیا ہے مرقوم ہے جو باب ۳ کی آیت ۱۳ مین مذکور ہے اور حضرت موسیٰ شفاعت کی وجہ سے ملعون نہین ہوے۔ علاوہ برین حضرت عیسیٰ اپنی موت کے بعد معاذ اللہ داخل جہنم ہوے جیسا کہ اہل تثلیث کے تیسرے عقیدہ مین مرقوم ہے اور حضرت موسیٰ جہنم مین داخل نہین ہوے اسکے علاوہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ مصلوب ہوئے تاکہ وہ اپنی امت کے لئے کفارہ قرار پائین بخلاف حضرت موسیٰ کے کہ وہ کفارہ کے لئے مصلوب نہین ہوے۔ علاوہ برین حضرت موسیٰ کی شریعت مین حدود۔ تعزیرات۔ غسل و طہارت کے احکام اور ماکولات و مشروبات کے محرمات مذکور ہین بخلاف حضرت عیسیٰ کی شریعت کے کہ وہ ان احکام سے خالی ہے جسپر اس زمانہ کی انجیل موجودہ شاہد ہے۔

اسکے علاوہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ اپنی قوم مین رئیس و مطاع اور نافذ الامر تھے

بخلاف حضرت عیسیٰ کے کہ وہ ایسے نہ تھے۔

تیسری وجہ۔ بشارتِ مذکورہ مین ازمیانِ برادرانِ ایشان (اونکے بھائیون مین سے) واقع ہوا ہے اور اِس مین شبہہ نہین ہے کہ حضرت موسیٰ کے پاس اسباط اثنا عشر موجود تھے پس اگر بشارتِ مذکورہ اونسے متعلق ہوتی تو لفظ مذکورہ کے مقام پر لفظ ازشما مستعمل ہوتا اور لفظ ازمیانِ برادرانِ ایشان مذکور نہوتا پس لفظِ مذکور کے حقیقی معنی یہ ہونگے کہ جس نبی کی بشارت دیگئی ہے وہ بنی اسرائیل کے ساتھہ کوئی صلبی اور بطنی علاقہ نہ رکھتے تھے چنانچہ لفظ برادر کا اِس مقام پر استعمال کیا گیا ہے جہان خداوندِ عالم نے حضرت ہاجرہ سے حضرت اسماعیل کے بارہ مین وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ سفر تکوین کے باب ۱۶ کی آیت ۱۲ مین مذکور ہے کہ۔

واو مردِ[1] وحشی خواہد بود کہ دستِ او بضدِ ہر کس و دستِ ہر کس بضدِ او باشد و در حضورِ تمامی برادرانش ساکن خواہد بود۔

وہ وحشی آدمی ہوگا۔ اوسکا ہاتھہ سب کے اور سبکے ہاتھہ اوس کے برخلاف ہونگے۔ اور وہ اپنے سب بھائیون کے سامنے بود و باش کریگا۔

اور اِس استعمال کے موافق سفر تکوین کے باب ۲۵ کی آیت ۱۸ مین بھی حضرت اسماعیل کی نسبت مذکور ہے۔

وسکنِ او در حضورِ تمامی برادرانش افتاد۔ اونکا قطعہ زمین اونکے سب بھائیونکے سامنے پڑا تھا

اور لفظ برادرانِ اسماعیل سے آیۂ سابقہ مین بنی اسرائیل اور آیۂ لاحقہ مین بنی عیسوع و اسحاق وغیرہ مراد ہین اور اسکی نظیر دیگر آیات مین بھی مرقوم ہے اور از انجا کہ حضرت یوشع او حضرت عیسیٰ داخل بنی اسرائیل ہین اس لئے وہ دونو بزرگوار بشارتِ مذکورہ کے مصداق سے خارج ہونگے۔

چوتھی وجہ۔ اِس بشارت مین وارد ہوا ہے کہ وہ بعد ازین مبعوث ہونگے او حضرت یوشع

[1] منقول از نسخہ فارسیہ مطبوعہ ۱۸۵۶ء ۱۲

اون کے پاس موجود تھے اور بنی اسرائیل مین بھی داخل تھے اور اوسی زمانہ مین نبی بھی تھے لہذا اس بشارت کا مصداق وہ کیونکر ہوسکتے ہین۔

پانچوین وجہ۔ اس بشارت مین مذکور ہے کہ حق تعالیٰ اپنے کلام کو اونکے دہن مین جگہ دیگا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس نبی کے لئے کوئی کتاب نازل ہوگی۔ اور یہ کہ وہ (نبی) اُمّی ہوگا اور باوجود اسکے حافظ کلام ہوگا۔ اور حضرت یوشع مین یہ دونون وصف مفقود تھے اسلئے کہ وہ اُمّی نہ تھے اور اونکے لئے کوئی کتاب بھی نازل نہین ہوئی۔

چھٹی وجہ۔ اس بشارت مین مرقوم ہے کہ جو شخص اوس (نبی) کے کلام کو نہ سُنے گا حق تعالیٰ اوس سے انتقام لیگا اور یہ امر اوس (نبی) کی تعظیم کے لئے مذکور ہوا ہے جو دیگر انبیاء سے اون کے ممتاز ہونے کا سبب ہے۔ پس منکر کے انتقام سے یہ مراد نہین ہوسکتی کہ اوسپر عذاب اخروی نازل ہوگا یا دنیا کی کوئی عقوبت اوس (منکر) سے متعلق ہوگی جو حسب مصلحت اوسپر وارد ہوتی ہے اسلئے کہ اس مطلب مین جملہ انبیاء شریک ہین کیونکہ ہر ایک نبی کے منکر پر عذاب اخروی نازل ہوگا اور حسب مصلحت اوسپر دنیا کی عقوبت بھی وارد ہوتی ہے پس انتقام سے انتقام تشریعی مراد ہوگا جس سے اوس (نبی) کا منکرین سے انتقام لینے پر مامور ہونا مراد ہے۔ اور یہ امر حضرت عیسیٰ پر صادق نہین آتا اس لئے کہ اون کی شریعت مین حدود و تعزیرات و قصاص کا حکم نہ تھا۔

ساتوین وجہ۔ کتاب اعمال سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس نبی سے حضرت عیسیٰ مراد نہین ہین کیونکہ اوسمین آسمان کا حضرت عیسیٰ کو اوس نبی کے ظاہر ہونے کے وقت تک قبول کرنا اور حضرت عیسیٰ کا اوسکے زمانہ مین آسمان پر ہونا مرقوم ہے۔

چنانچہ کتاب اعمال کے باب ۳ مین مرقوم ہے کہ۔

(۱۹) پس توبہ و انابہ کنید تا گناہان شما محو گردد و تا اوقات استراحت از حضور خداوند برسد۔	۱۹ پس توبہ کرو۔ اور رجوع لاؤ۔ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائین اور اسی طرح خدا کے حضور سے تازگی کے دن آئین۔

(۲۰) وعیسائے مسیح را کہ از اول برائے شما اعلام شدہ بود بفرستد

(۲۱) کہ می باید آسمان اورا پذیرد تا زمان معاد کل اشیا رکہ خدا از بدو عالم بزبان جمیع انبیار مقدس خود ازان اخبار نمودہ

(۲۲) زیرا موسیٰ با جداد گفت کہ خداوند خدای شما نبی مثل من از برادران شما مبعوث خواہد کرد کلام اورا بشنوید در ہرچہ بشما تکلم کند۔

(۲۳) وہر نفسے کہ آن نبی را نشنود از قوم منقطع گردد۔

(۲۴) وجمیع انبیار نیز از شموئیل وانانیکہ بعد از او تکلم کردند از ایام آن نبی اخبا نمودہ اند

○ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے۔ یعنی الیسوع کو بھیجے۔

○ ضرور ہے کہ وہ آسمان مین اسوقت تک رہے جبتک کہ وہ سب چیزین بحال نکیجائین جنکا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیونکی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہین۔

○ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے مجھسا ایک نبی پیدا کریگا جو کچھ وہ تمسے کہے اوسکی سُننا۔

○ اور یہ ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنیگا وہ اُمت مین سے نیست و نابود کر دیا جائیگا۔

○ بلکہ سموئیل سے لیکر پچھلون تک جتنے نبیون نے باتین کہین ان سب نے اِن دنونکی خبر دی ہے۔

اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس نبی کی بشارت دی گئی ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ ہین کیونکہ بشارت مذکورہ سے حضرت عیسیٰؑ کا اِس نبی کے ظاہر ہونے تک آسمان پر رہنا ظاہر ہوتا ہے۔

بہرحال اگر تعصب کو چھوڑ کر بطرس کی عبارت کو دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ علما رپروٹسٹنٹ کا یہ خیال کہ بشارت مذکورہ جناب مسیح سے متعلق ہے باطل ہے۔ اور مذکورہ بالا ساتون وجہین جناب رسولِ خداؐ پر صادق آتی ہین۔ اور جناب رسول خداؐ اور جناب موسیٰؑ مین بہت سے امور مین مماثلت ہے بخلاف جناب عیسیٰؑ کے اس مقام پر دونون بزرگوارون کی مماثلت کے متعلق بعض امور بطور اختصار درج کئے جاتے ہین۔

(۱) حضرت رسول خداؐ بھی جناب موسےؑ کی طرح عبد اللہ اور رسولِ خدا ہین بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ وہ مسیحین کے نزدیک رسول نہین بلکہ خدا ہین۔

(۲) حضرت رسولِ خداؐ کے لئے بھی حضرت موسےؑ کی طرح مان باپ تھے بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ وہ فقط مان سے پیدا ہوے تھے۔

(۳) حضرت رسولِ خداؐ بھی حضرت موسےؑ کی طرح صاحب نکاح و اولاد تھے بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ وہ ایسے نہ تھے۔

(۴) حضرت موسےؑ کی طرح حضرت رسول خداؐ کی شریعت بھی سیاستِ مدنیہ پر مشتمل ہی بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ اونکی شریعت اس مطلب سے خالی ہے۔

(۵) دونون بزرگوار جہاد پر مامور ہوے تھے بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ وہ جہاد پر مامور نہ تھے۔

(۶) ان دونون بزرگوارون کی شریعت مین وقتِ عبادت طہارت شرط ہے اور جنب و حائض و نفساء پر غسل واجب ہے اور زانی کے لئے حد معین ہے بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ اون کی شریعت مین ایسا نہین ہے۔

(۷) ان دونون بزرگوارون کی شریعت مین توحید خالص کی طرف دعوت دینا لازم تھا بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ اونکی شریعت مین بقول نصارےٰ تثلیث کی طرف دعوت دینا ضروری تھا۔

(۸) دونون بزرگوار مظہرِ رحمت ہین بخلاف حضرت عیسےؑ کے کہ اون کے تابعین کی نزدیک (معاذ اللہ) مظہرِ لعنت ہین۔

بہر حال حضرت عیسےؑ کے لئے حضرت موسےؑ سے کسی قسم کی ایسی مماثلت ثابت نہین ہوتی جو حضرت رسولِ خدا کے لئے حاصل تھی جیسا کہ وجوہِ مذکورہ پر نظر کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے اسی لئے حق تعالےٰ نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے کہ۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ } ہمنے تمہارے پاس ایسے پیغمبر کو مبعوث کیا ہے جو تم پر گواہ ہے
كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (سورۂ مزمل پارہ ۲۹) } جسطرح کہ ہمنے فرعون کے پاس موسےؑ کو پیغمبر کرکے مبعوث کیا تھا

آٹھوین وجہ- بشارتِ مذکورہ مین مرقوم ہے کہ اگر وہ نبی واقعی نہ ہوگا اور خدا کی طرف ایسے امور کو منسوب کریگا جو در اصل منجانب اللہ نہ ہون گے تو حق تعالےٰ اوس نبی کو مار ڈالے گا۔ پس اگر حضرت صلعم اپنے دعوے مین صادق نہ ہوتے تو حق تعالےٰ اونکو ہلاک کر دیتا۔ چنانچہ قرآن مجید مین بھی اس مضمون کا تذکرہ فرمایا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۙ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ[۱] ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۙ (پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ)	اگر وہ ہم پر بعض باتون مین افترا کرے گا تو ہم اوسکے داہنے ہاتھ کو پکڑ لین گے اوس کی رگِ گردن کو قطع کر ڈالین گے۔

حالانکہ حق تعالےٰ نے حضرت کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (پارہ ۶ سورہ مائدہ) اور خدا آدمیون کے شر سے تمکو محفوظ رکھے گا۔ اسی وجہ سے آخر عمر تک کوئی شخص آپ کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ اور حضرت عیسےٰ کو یہودیون نے مقتول و مصلوب کیا جیسا کہ یہود و نصارے کا اعتقاد ہے۔

نوین وجہ- بشارتِ مذکورہ مین مرقوم ہے کہ نبی کاذب کے اخبارِ آئندہ صادق نہ ہونگے حالانکہ ہمارے نبی صلعم کے جملہ اخبارِ غیب صحیح و مطابق واقع ہوے۔

دسوین وجہ- علماء یہود کو حضرت رسول خدا صلعم کا نبی مبشر بہ ہونا توراۃ سے معلوم ہو چکا تھا اسی بنا پر بعض یہودیون نے اسلام کو قبول کر لیا تھا۔ اور بعض اپنے اصلی کفر پر باقی رہے تھے۔ چنانچہ مخیریق جو یہودیون کا مشہور عالم تھا وہ جنگِ اُحد تک کافر رہا۔ اور جنگِ اُحد کے روز اوس نے یہودیون سے کہا کہ ہمپر حضرت صلعم کی نصرت لازم ہے اسلیئے کہ اونکا نبی برحق ہونا ہم کو معلوم ہو چکا ہے۔ اونہون نے جواب دیا کہ آج روز شنبہ ہے۔ اوس نے کہا کہ اسلام مین

---

[۱] لفظ یمین کا دو معنون پر اطلاق ہوتا ہے۔
۱- دستِ راست۔ اس تقدیر پر آیۂ شریفہ مین داہنے ہاتھ کے پکڑ لینے سے اوسکے تصرف کا باطل کر دینا مراد ہوگا
۲- قدرت و قوت۔ اس تقدیر پر آیۂ شریفہ مین اوسکا قدرت و قوت کے ساتھ ماخوذ کر نامراد ہوگا ۱۲

شنبہ نہین ہے۔ اسکے بعد وہ سلاح جنگ سے آراستہ ہوا۔ اور حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ اور اپنی قوم سے وصیت کی کہ اگر آج مین شہید ہو جاؤن تو میرا مال حضرتؐ کی ملک ہو گا۔ چنانچہ وہ جہاد کر کے شہید ہو گیا۔

دوسری بشارت توراۃ مثنٰے کے باب ۳۲ آیت ۲۱ مین اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

اَنی قن ماوِ رِلی بکفبرث بلاآلہ قن مکربی لی بباطی لو بتی وامابث ماد ِ دوتن بغبرث بلاناپیا بملت مشید نناپث مکر بنون۔

عربی ترجمہ مین اس طرح مذکور ہے۔

وکما انہم کادونی بغیر اللہ واغضبونی بغرورا تہم کذالک انا اکیدہم بلاشعب وبقبیل ساقط اغضبہم۔

فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح نقل کیا گیا ہے۔

ایشان مرا بآنچہ کہ غیر خدا بود بغیرت آوردند و باباطیل خود ایشان مرا خشمناک گردانیدند پس ایشان را بغیر قومے بغیرت می آورم وبگروہ نادان ایشان را خشمناک خواہم گردانید	۵ اونھون نے اوس کے سبب سے جو خدا نہین مجھے غیرت دلائی اور اپنی واہیات باتون سے مجھے غصہ دلایا سو مین بھی اونہین اوس سے جو گروہ نہین غیرت مین ڈالونگا اور ایک بیعقل قوم سے اونہین خفا کرونگا۔

اس بشارت مین گروہ نادان سے عرب مراد ہین کیونکہ حضرت رسول خداؐ کی بعثت سے قبل وہ حد درجہ کی جہالت وگمراہی مین مبتلا تھے اور علم سے بالکل ناآشنا۔ بت پرستی۔ غارتگری اور قطع رحم کے علاوہ کسی بات کو نہ جانتے تھے اور حضرت ہاجرہ کی اولاد ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کی نزدیک حقیر ترین مردم تھے پس اس آیت سے یہ مقصود ہے کہ باطل معبودون کی پرستش کی وجہ سے بنی اسرائیل نے خدا کو غیرت دلائی اور خدا نے فرمایا کہ جن لوگون کو یہ حقیر وجاہل سمجھتے ہین انھین مین سے ایک شخص کو منتخب کر کے مین اونکو غیرت دلاؤنگا چنانچہ خداوند عالم نے اپنے وعدہ

وفا فرمائی اور حضرت رسولِ خداؐ کو عرب سے مبعوث فرمایا اور آپؐ نے عرب اور غیرِ عرب کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی۔

خداوند عالم سورۂ جمعہ مین ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ	وہ وہی ہے جس نے مکہ کے رہنے والون مین ایک رسول اون ہی مین سے مبعوث فرمایا جو اِن کو خدا کی آیتین پڑھ پڑھ کے سناتا ہے اور ان (کی ظاہر باطن) کو پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن اور شریعت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی مین تھے۔

اور گروہ نادان سے یونانیین نہین مراد ہوسکتے جیساکہ مقدس نصارےٰ پولس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے جو رسالہ رومیہ کے دسوین باب مین ہے۔ اسلئے کہ اہلِ یونان حضرت عیسےٰ کی ظہور سے تین ہزار سال پہلے سے تمام علوم و فنون مین اہلِ عالم پر فائق ہوگئے تھے اور تمام مشہور حکماء بھی جیسے سقراط۔ بقراط۔ فیثاغورث۔ افلاطون۔ ارسطاطالیس۔ ارشمیدس۔ بلقیاس۔ اقلیدس۔ اور جالینوس وغیرہ جو آلہیات۔ ریاضیات۔ طبعیات۔ اور اونکے فروع کے ائمہ شمار کئے جاتے تھے اہلِ یونان ہی مین تھے۔ یہ تو حضرت عیسےٰ کے زمانہ سے قبل کی حالت تھی مگر آپ کے زمانہ مین بھی اہلِ یونان اپنے فنون مین کمال رکھتے تھے اور توراۃ کے احکام و قصص اور اسی طرح تمام کتب عہد عتیق پر ترجمہ سبتواجنت کی وجہ سے جو حضرت عیسےٰ سے دو سو چھپن ۲۵۶ سال قبل یونانی زبان مین ہوچکا تھا اطلاع رکھتے تھے۔ لکن موسوی مذہب کا اعتقاد نہ رکھتے تھے اور اشیاء حکمیہ جدیدہ کا تفحص کرتے رہتے تھے چنانچہ مقدس نصارےٰ نے رسالہ اولےٰ کے باب اول مین اہلِ قرنتس سے اس طرح بیان کیا ہے۔

(۲۲) چونکہ یہود آیتے میخواہند و یونانیان طالب حکمت ہستند۔	۵ چنانچہ یہودی نشان چاہتے ہین۔ اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہین۔

(۲۲۳) لیکن ما مسیح مصلوب را وعظ می کنیم که یہود را لغزش و یونانیان را جہالت است۔ } ٥ مگر ہم اس مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہین جو یہودیون کے نزدیک ٹھوکر اور غیر قومون کے نزدیک بیوقوفی ہے۔

پس مقدس النصاریٰ کا وہ کلام جو رسالۂ رومیہ مین مذکور ہے ماوّل یا مردود ہوگا۔

اور فخر الاسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ مسلمانون کے نزدیک پولس کا قول درجۂ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ اہل اسلام اوس کو خداع و کذّاب قرار دیتے ہین۔

تیسری بشارت } توراۃ مثنیٰ کے باب ۳۳ کی آیت ۲ مین جناب رسول خدا کے مقام بعثت کو اس طرح بتایا گیا ہے۔

وَیُومر ادونای مِسِنای باوِزْراح مِسِعیر لامُو ہوفیع مِھرپاران وِاتا میربُبُوت مِمِینُو دَش ذات لامُوا۔

اور عربی ترجمہ مین اس عنوان سے منقول ہے۔

یا اللہ الذی تجلی من طور سینا و اشرق نورہ من جبل سیعیر ولوح به من جبل فاران واتی ربوۃ القدس بشریعة نور من یمینه لھم۔

فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مذکور ہے۔

خداوند از سینا بر آمد و از سعیر بر ایشان تجلّی کرد و از کوہ پاران درخشندہ شد و باہزار ہزاران مقدسان ورود نمود و از دست راستش بایشان شریعت آتشین رسید۔	اور اوسنے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے اونپر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیون کے ساتھ آیا اور اوسکے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اون کے لئے تھی۔

خداوند عالم کا سینا سے آنا اس سے جناب موسیٰ کو توراۃ کا عطا کرنا مراد ہے اور سعیر سے تجلّی فرمانے سے جناب عیسیٰ کو انجیل کا عطا فرمانا مراد ہے۔ اور کوہ پاران سے جلوہ گر ہونے سے خاتم النبیین کو قرآن شریف عطا کرنا مراد ہے کیونکہ کوہ پاران (فاران) بلا شک و شبہہ مکہ کا ایک پہاڑ ہے جسپر سفر تکوین کے باب ۲۱ کی آیت ۲۰ و ۲۱ شہادت دیتی ہین جو حضرت

اسماعیلؑ کے حال مین ہین چنانچہ اوس مین مرقوم ہے۔

وخدا با پسر بود یعنی با اسماعیل کہ نشو و نما نمود و در بیابان ساکن شد و تیر انداز گردید۔ و در بیابان پاران ساکن شد و مادرش از برایش از دیار مصر زنے گرفت و بیشک مسکون اسماعیل در مکہ بودہ است۔	٥ اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا۔ ٥ اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اس کی مان نے ملکِ مصر سے ایک عورت اوس کے بیاہنے کو لی۔

پس معلوم ہوا کہ اس آیت مین خداوندِ عالم نے تین انبیا کے محل بعثت کو بتلایا ہے یعنی کوہِ سینا سے حضرت موسےٰؑ، کوہِ سعیر سے حضرت عیسےٰؑ، پاران سے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم۔

خاتم الانبیاء کی نبوت پر اس قسم کا استدلال خلیفہ عباسی مامون کی مجلس مین حضرت امام رضاؑ نے بھی فرمایا ہے۔ اور ابن بابویہ نے کتاب عیون اخبار مین اور احمد بن ابی طالب طبرسی نے کتاب احتجاج مین اور علامہ مجلسی نے بحار الانوار مین ایک طولانی حدیث کے ضمن مین اس قسم کا استدلال نقل کیا ہے۔

اور یہ کہنا کہ اس آیت سے یہ مقصود ہے کہ طورِ سینا سے آگ ظاہر ہوئی اور دو جگہ پھیل گئی درست نہین ہے کیونکہ خداوندِ عالم جب کسی جگہ آگ کو خلق کرتا ہے تو یہ نہین کہتے کہ خدا اوس جگہ سے آیا مگر یہ کہ اوس جگہ وحی نازل ہو یا کوئی عذاب نازل ہو اوس وقت مجازاً کہا جا سکتا ہے۔

دلیوم او ونای اور اہلِ کتاب کا اتفاق ہے کہ صدر آیت سے جناب موسےٰؑ پر وحی کا نازل ہونا مراد ہے پس ضرور ہے کہ سعیر و پاران مین بھی ایسا ہی ہو اور اِن دونون جگہ سے حضرت عیسےٰؑ اور حضرت محمد صلعم کے علاوہ کوئی مبعوث نہین ہوا۔

چوتھی بشارت سفرِ تکوین کے باب ۱۷ کی آیت ۲۰ مین جو حضرت اسماعیلؑ کے بارہ مین ہے حضرت رسولِ خدا صلعم کے نام کی تعیین اور دوازدہ امام کی بشارت موجود ہے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق چند بشارتون کے بعد عبرانی زبان مین اسطرح منقول ہے۔

وَلِیشمِعیئل شَمَعتیخ هِنِّی بِرِجتی اُوتُودِ دهِفرِیٖ اُتُّو دهِربِنی اُتُو بِماد
ماد شِنیِم اَسار نِسِی اِم وَآنا نِیشو الگُوی کادِل شَم
اور سُریانی زبان مین اس طرح ہے۔

دَعال اِسمَعِیل شِمعتِک ها بَرکتِه وَاسکِتِه وَاکبِرنِه طاب طاب.
طاب تِرع سَر رَو رِبنِین لو لیِد ہی
اور عربی ترجمہ مین اس طرح ہے۔

وقد سمعت قولك فی اسمعیل وها انا مبارك فیه واثمره واكثره
جدا جدا ویولد اثنی عشر شریفا واجعل منه امة عظیمة۔
اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح ہے۔

یا ابراہیم دعاے تورا در حق اسماعیل شنیدم اینک اورا برکت دادم و اورا بارور و بزرگ گردانیدم بجاد ماد و دوازدہ امام از نسلِ او خواہد بود و اورا امت عظیمی خواہم نمود۔

اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سُنی دیکھہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا[سلہ] اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ[۱۲] سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا۔

عبرانی زبان مین ماد ماد سے حضرت محمد صلعم مراد ہین۔ اسی طرح سُریانی مین طاب طاب سے بھی آپ ہی مراد ہین۔ اور یہ دونون نام آنحضرت صلعم کے اسماء مقدسہ مین سے ہین جیساکہ ہم عنقریب بیان کرینگے۔ اسی طرح شینم اسار نسی ام سے دوازدہ امام مراد ہین کیونکہ شینم اسار کے معنی بارہ[۱۲] ہین اور نسی ام امام کو کہتے ہین اور روریان بھی امام کے معنون مین ہے۔

پس اس آیت سے جناب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت رسول خدا صلعم اور ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی بشارت دینا مقصود ہے چنانچہ حق تعالے نے حضرت ابراہیم کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔

سلہ اس عبارت مین لفظ ماد ماد کا جو عبرانی ہے اور لفظ طاب طاب کا جو سریانی ہے ترجمہ نہین کیا گیا اور اون لفظون سے ہمارے حضرت صلعم مراد ہین مگر اصل بشارت مین کوئی تغیر نہین ہے ۱۲

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پارہ ۱ سورۃ البقرہ

اے ہمارے پروردگار ان مین ایک رسول ان ہی مین سے مبعوث فرما جو تیری آیتین انکو سُنائے اور کتاب وحکمت کی انہین تعلیم دے - اور ان (کے ظاہر وباطن) کو پاک کرے - بیشک تو غالب (اور) حکمت والا ہے -

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے ایسے نبی کو مبعوث کرنے کی استدعا کی تھی جس مین اوصافِ مذکورہ موجود ہون - چنانچہ خداوندِ عالم نے اون کی دعا کو قبول فرمایا اور پیغمبر آخرالزمان کو مبعوث کیا جیساکہ ارشاد فرماتا ہے -

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ پارہ ۴ سورۃ آل عمران

بیشک خداوندِ عالم نے مومنون پر احسان کیا جبکہ ایک رسول ان ہی مین سے مبعوث کردیا جو انکو خدا کی آیتین سُناتا ہے اور ان (کے ظاہر وباطن) کو پاک کرتا ہے اور انکو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے - اور اس سے پہلے وہ کُھلی گمراہی مین تھے -

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے -

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ

وہ وہی ہے جس نے مکہ کے رہنے والون مین ایک رسول ان ہی مین سے مبعوث فرمایا جو انکو خدا کی آیتین سُناتا ہے اور ان (کے ظاہر وباطن) کو پاک کرتا ہے اور انکو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے - اور اس سے پہلے وہ کُھلی گمراہی مین تھے

پانچوین بشارت

سفر تکوین کے باب ۴۹ کی آیت ۱۰ مین جناب رسولِ خدا ؐ کے اسم مبارک اور وقت بعثت کی تعیین مین عبرانی زبان کی یہ عبارت منقول ہوئی ہے

لوباسر شبط می یہودا اوم حوقق میبن وغلاو عد کی یبوشیلوہ ولو یقهت عمیم -

اور سریانی زبان مین اس طرح مرقوم ہے۔

لَعَابِرْ شِبطَا مِن يِهُودَا دَحَظرَا مِن اِرَاجُ بَاقِلتَه هَل دِاتِي الشيلوه وَالِه مَاصِبتَا دِتَابِي۔

اور عربی ترجمہ مین اس طرح منقول ہے۔

لا یزول القضیب من یہودا والرسم من تحت امرہ الی ان یجئ الذی ہولہ والیہ تجتمع الشعوب۔

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے۔

عصاے سلطنت از یہودا و فرمان فرمائی از میان پاہایش نہضت نخواہد نمود تا وقتیکہ شیلوہ بیاید کہ با او انتہا جمع خواہند شد

یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اوسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک کہ سیلا نہ آئے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی

یہود و نصاریٰ اس کے ترجمہ مین بہت کچھ اختلاف رکھتے ہین صاحب رسالہ ہادیہ نے اسکا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ

حاکم از یہودا زائل نمی شود و نہ راسم از میان پاہاے او تا آمدن شیلوہ۔

بعد ازان بیان کیا ہے کہ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت موسےٰؑ و حضرت عیسےٰؑ کے بعد حضرت خاتم الانبیاء صلعم مبعوث ہون گے کیونکہ آیۂ مذکورہ مین حاکم سے حضرت موسےٰؑ مراد ہین اسلئے کہ آپ حضرت یعقوبؑ کے بعد ہوئے اور حضرت یعقوبؑ سے آپ کے زمانہ تک آپ کے علاوہ کوئی نبی صاحب شریعت نہین ہوا۔ اور راسم سے حضرت عیسےٰؑ مراد ہین اس لئے کہ حضرت موسےٰؑ کے بعد سے آپ کے زمانہ تک آپ کے علاوہ کوئی شخص صاحب شرع نہین ہوا۔ اور حضرت موسےٰؑ و حضرت عیسےٰؑ کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے علاوہ کوئی شخص صاحب شریعت نہین ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت یعقوبؑ کے ارشاد شیلوہ سے خاتم الانبیاء ہی مراد ہون گے۔ اور او نکا یہ ارشاد کہ با او انتہا جمع خواہند شد

پیغمبر آخر الزمان کے مراد ہونے پر واضح دلالت ہے کیونکہ امتین آپ ہی پر جمع ہوئین۔
حضرت داؤد کا اس درمیان مین اس لئے ذکر نہین کیا گیا کہ آپ حضرت موسےٰؑ کے تابعین مین
تھے اور صاحب احکام نہ تھے اور جناب یعقوب کے کلام مین صاحبان احکام ہی کا ذکر ہے۔
اس مقام پر جناب فخر الاسلام فرماتے ہین کہ حاکم سے حضرت موسےٰؑ مراد ہین اسلئے کہ آپ کی
شریعت جبریہ وانتقامیہ تھی۔ اور راسم سے حضرت عیسےٰؑ مراد ہین اسلئے کہ آپ کی شریعت جبریہ
وانتقامیہ نہ تھی۔ اور عصاے سلطنت سے سلطنت دنیا کا مراد لینا اور راسم سے دنیوی حاکم کا مراد
لینا جیسا کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کے بعض قسیسین کے رسائل سے معلوم ہوتا ہے درست نہین ہے
اسلئے کہ آل یہودا سے تقریباً دو ہزار برس گذرے کہ سلطنت اور حکومت دنیوی منقطع ہو چکی ہے
کیونکہ بخت نصر کے زمانہ سے آل یہودا مین کوئی حاکم نہین گذرا۔ اسی طرح شیلوہ سے حاکم یہود
مراد نہین ہو سکتے اسلئے کہ آل یہودا سے سلطنت کا زائل ہونا معلوم ہو چکا اور حضرت عیسےٰؑ سے
پیغمبر آخر الزمان تک نصاریٰ کے لئے بھی کسی قسم کی سلطنت نہ تھی۔ پس معلوم ہوا کہ شیلوہ سے
پیغمبر آخر الزمان مراد ہین نہ حاکم یہود یا حضرت عیسےٰؑ۔
علاوہ برین حاکم یہود یا حضرت عیسےٰؑ یہودا ہی کی اولاد مین داخل ہین جنکی سلطنت کا مدت مدید سے
برہم ہو جانا معلوم ہے۔ پس اگر حاکم یہود یا حضرت عیسےٰؑ مراد لئے جائین گے تو لازم آئیگا کہ آل
یہودا کی سلطنت باقی رہے حالانکہ ایسا نہین۔

چھٹی بشارت زبور داؤد علیہ السلام ۴۵ مین اس طرح مذکور ہے۔
مون لعلي لبي صبيا ي يمرون انا يلخني لملكا لشاني قلمبلي بكت
بنا برليش بوش يشپيرا وت من بني لنسادر بينا لا شيقت لبسب
وتخ نبث داه وقم بار خلوح لعالم خلوص سيخ عل عظما يا لمبرا
خفرخ وذار يپوترخ من بي ركوب بوث هجت دصر صطوتا ويلخونا
وزدهي قوتا ونبت مليلخ من دياني صواني يمينوخ كدوخ خبينا

طابیی دخولوخ بذ نبلی بلیاد دشمنی دملکا تروتوسولك یا الله لابت
ابد بن یلی قطیاد وزقطیاد ملکوتك موخبلوخ زدیفوتا وسنلوخ یلشو
تابوت داهاقسر مشیخاوخ الله الهخ بمشیخاد خدو وتازودا من خبرا
دلوخ مورا واهلوث فسبا کلی جولوخ من هکلی دکرم یبلاد منی فنم
مخذی لوخ بنانی دملکی کومبوفری دولوخ بناکلبتا الاملکتا بیمنوخ
بد حبادا اویر شمعی بابرتاوخری دمکیتی تنخ ومنشی طایخ ویلت
دبیخ دبت شوت ملکا لشرخ سبب دهویلی مرخ وسکود الله وبرت
دصور بیشکش ینخ بت مجعی دولتمندی دتابیاوکله خفروه لی برت
دملکا لکوی من زفریهانی ددهب البشوه بولی ترنگی ترنگی بت
یشی موبی بخدونا ویصخنا بت اوری کوعمارت بملکا مبدل دبب
ولوخ بت هوی بنولوخ مت بت لون لوشنی بکله ارعابت منخ شموخ
بکلدورا ودورا بوت داهاتا بیی بت شالولوخ لابد ابد بن -

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے -

فاض[1] قلبی قولا حسنا انا اخبر الملك بافعالی لسانی قلم الکاتب الماهر ۝ بہی فی الحسن افضل من بنی البشر فاضت النعمة من شفتیك لاجل هذا بارکك الله الی الابد ۝ تقلد سیفك علی فخذك ایها الجبار ۝ ببهائك وجمالك اوثر وسر واملك من اجل الصدق والدعة والبر فالعجب تهدیك یمینك ۝ سهامك مسنونة ایها الجبار الشعوب تحتك یسقطون فی قلب اعداء الملك کرسیك یا الله الی الابد الابد قضیب الاستقامة قضیب ملکك ۝ لانك احببت البر وابغضت الاثم لهذا مسحك الله

[1] یہان رب مزمور ۴۵ مین مذکور ہے ۱۲

الهلك يدهن الفرح افضل من اصحابك ٥ المر والميعه والسليخه من
لباسك من منازل شريف العاج الات بهجتك ٥ بنات الملوك فی كرامتك
وقفت الملكه عن يمينك بثياب من ذهب مشتملة بهاء مزينة باشكال
كثيرة ٥ اسمعی يابنت وانظری واصغی لسمعك وانسی شعبك وبيت
ابيك ٥ فان الملك قد اشتهی حسنك فانه هو ربك وله تسجدين
تسجد له بنات صوره بالهدايا يتلقون وجهك اغنياء شعب الارض ٥
جميع مجد ابنة الملك من داخل ملبسة باذيال من ذهب مزينة باشكال
كثيره ٥ يدخلون الی الملك عذاری خلفها يدخل اليه جميع صواحبها ٥
يدخلوا بهن بفرح وتهليل يدخلوا بهن الی هيكل الملك ٥ عوض اباءك
يكونوا لك ابناء يقيمهم رؤساء علی جميع الارض ويذكرون اسمك فی كل
جيل جيل ٥ فلهذا تشكرك الشعوب يا الله الی الابد والی ابد الابد الليلويا

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) دلِ من سخن نیکو را جاری می نماید ٥ میرے دل مین اچھا مضمون جوش مارتا ہے
آن عالم را بملک عرضہ میدارم زبانم قلم ٥ مین اون چیزون کو جو مین نے بادشاہ کے حق مین بنائی ہین
زود نویسندہ ایست۔ ٥ بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنے والے کا قلم ہے۔

(۲) از فرزندان آدم زیبای تری بلاغت ٥ تو حُسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے تیرے ہونٹون
بلبہاے تو ریختہ است چونکہ خدا تورا ابداً ٥ مین لطف ڈہایا گیا ہے اسی لئے خدا نے تجھکو ابدتک
برکت دادہ است۔ ٥ مبارک کیا۔

(۳) اے پہلوان شمشیر ترا کہ جاہ و جلالِ تواست ٥ اے پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہے

لہ یہ ترجمہ اوس نسخہ کے موافق ہے جو ۱۸۵۶ء مطابق ۱۲۷۲ھ مین دار السلطنت لندن کے مطبع ولیم واتس مین طبع ہوا ہے اسی طرح اوس نسخہ کے موافق ہے جو ۱۸۷۸ء مین طبع ہوا ہے ۱۲

بکثرت بہ بند۔

(۴) و با عظمتِ خود برخوردار شدہ سوار شو بسبب حقیقت و حلم و عدالت کہ دستِ راست تو چیزہای مہیب را بتو نشان میدہد۔

(۵) تیرہای تو برقومہائے کہ از دلِ دشمنِ ملک اند تا آنکہ در زیرِ تو افتادہ شوند تیز است۔

(۶) اے خدا تختِ تو تا ابد الاباد است عصائے مملکتِ تو عصائے عدالت ہست

(۷) عدالت را دوست میداری شرارت را بغض می نمائی ازان سبب خدا اے خدا ہست ترا بروغنِ شادمانی زیادہ از مصاحبانت مسح نمود

(۸) تمامی لباسہایت از مر و عود و سلیخہ (معطر) است کہ ترا از سرائے عاج ازمن مسرور ساختہ است۔

(۹) درمیان زنان باوقارت دختران ملوک ہستند بدستِ راست تو ملکہ بطلائے اوفیر مے ایستد۔

(۱۰) اے دختر بشنو و بہبین و گوش خود را فرادار قومِ خود و خانۂ پدرت را فراموش کن۔

(۱۱) تا آنکہ ملک از حسنِ تو اشتیاق مند باشد چونکہ آقائے تو است باو کرنش نما۔

حمائل کرکے اپنی ران پر لٹکا۔

○ اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور ملائمت اور صداقت کے واسطے اقبال مندی سے آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھکو مہیب کام سکھلائے گا۔

○ تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہین وہ بادشاہ کے دشمنون کے دل مین لگ جاتے ہین

○ تیرا تخت اے خدا ابد الاباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔

○ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب خدا تیرے خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبون سے زیادہ مسح کیا۔

○ تیرے سارے لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے کہ جن سے ہاتھی دانت کے محلون کے درمیان اونہون نے تجھکو خوش کیا ہے۔

○ بادشاہون کی بیٹیان تیری عزت والیون مین ہین ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ جو کہ تیرے دہنے ہاتھ کھڑی ہے۔

○ اے بیٹی سن لے اور سوچ اور اپنے کان ادہر لگا اور اپنے لوگون اور اپنے باپ کے گھر کو بھول جا

○ تاکہ بادشاہ تیرے جمال کا نہیت مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہے تو اسے سجدہ کر۔

(۱۲) دو دختر صور باپیشکش میباید و دولتمندان قوم بطلب تو ملتمس اند۔

(۱۳) دختر ملک در خلوتخانه اش تماماً مجللی است و لباس از زر قلاب دوزیست۔

(۱۴) بلباس قلاب دوزی نزد ملک آورده میشود دختران دوشیزه که مصاحبانش هستند از عقب او بتو آورده مے شوند۔

(۱۵) بلکه بسرور و خرمی آورده شده بقصر ملک داخل خواهند شد۔

(۱۶) در جاے پدرانت فرزندانت خواهند بود تا ایشان را در تمامی زمین سرور نصیب نمائی۔

(۱۷) اسم ترا پشت در پشت مذکور میگردانم ازان سبب قومها تو را ابدالاباد تعریف خواهند نمود۔

○ اور صوریا کی بیٹی ہدیہ لائیگی قوم کے دولتمند تیری خوشامد کرینگے۔

○ شاہزادی گھر کے اندر کل جلوہ گر ہے اوسکا لباس سراسر تاش کا ہے۔

○ وہ سوزنی کپڑے پہن کے بادشاہ پاس لائی جاتی ہے کنواری عورتین جو اوسکی سہیلیان ہین اوسکے پیچھے پیچھے تیرے پاس پہونچائی جاتی ہین۔

○ خوشی و شادمانی سے وہ پہونچائی جاتی ہین وہ بادشاہ کے محل مین داخل ہوتی ہین۔

○ تیرے بیٹے تیرے باپ دادون کے قائم مقام ہونگے تو اونہین تمام زمین کے سردار مقرر کریگا۔

○ مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس سارے لوگ ابدالاباد تیری ستایش کرینگے۔

یہود و نصاریٰ کے نزدیک یہ امر تو مسلم ہے کہ جناب داؤد ؑ نے ان آیات مین اوس نبی کی بشارت دی ہے جو آپ کے بعد دنیا مین آنے والا ہے۔ یہودیون کے نزدیک تو ابھی تک ایسا نبی نہین آیا جس مین اوصاف مذکورہ پائے جاتے ہون۔ البتہ علماء پروٹسٹنٹ کا یہ دعوےٰ ہے کہ ہمین حضرت عیسےٰ ؑ کی بشارت دی گئی ہے۔ اور اہل اسلام کہتے ہین کہ پیغمبر اسلام کی بشارت دی گئی ہے۔ مگر غور کرنے سے ہر فہمیدہ شخص اس امر کا ادراک کر لیتا ہے کہ اس مین پیغمبر اسلام ہی کی بشارت ہے اس لئے کہ زبور کی ان آیات مین نبی مبشر بہ کے حسب ذیل اوصاف ذکر کئے گئے ہین جو پیغمبر اسلام مین بوجہ اتم و اکمل پائے جاتے ہین۔

پہلا وصف۔ نبی مبشر بہ کا احسن الناس (تمام لوگون سے اچھا) ہونا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے عین الحیواۃ مین حضرت امیر المومنین ؑ سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول خدا
جس مجلس مین بیٹھتے تھے آپ کے داہنے اور بائین جانب سے ایک نور ساطع ہوتا تھا جسے لوگ
دیکھتے تھے - اور یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت کی ازواج مین سے ایک زوجہ نے اندھیری رات مین
اپنی سوئی کھو دی جب آنحضرت ؐ اون کے حجرہ مین تشریف لائے تو آپ کے چہرہ کے نور سے
اوسے پالیا - ابو ہریرہ کہتے ہین -

ما رأیت شیئا احسن من رسول الله کان الشمس تجری فی وجهه واذا ضحك یتلالو فی الجدار -

مین نے کسی چیز کو حضرت رسول خدا ؐ سے بہتر نہین پایا گویا کہ آفتاب آپ کے چہرہ مین جاری ہوتا تھا اور جب آپ ہنستے تھے تو دیوار روشن ہوجاتی تھی -

اور جبکہ حضرت ؐ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی تو اثنائے راہ مین آپ ام معبد کے
خیمہ مین بطور مہمان مقیم ہوے اور اوس مقام پر آپ سے معجزات کثیرہ ظاہر ہوے اور جبکہ
حضرت ؐ تشریف لے گئے اور ام معبد کا شوہر وارد ہوا تو ام معبد نے اپنے شوہر سے حضرت ؐ کے
اوصاف و شمائل کو بیان کرتے ہوے کہا کہ

اجمل الناس من بعید واحلمهم واحسنهم من قریب -

جب آپ دور ہوتے تھے تو آپ کا جمال تمام لوگون سے زیادہ محسوس ہوتا تھا اور جب آپ نزدیک ہوتے تھے تو تمام لوگون سے آپ کا حلم اور حسن زائد ہوتا تھا -

اور صاحب منہج الصادقین نے آیہ شریفہ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ
کی تفسیر کے ذیل مین جابر بن عبداللہ انصاری سے حضرت کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جبرئیل امین
میرے پاس آئے اور مجھسے کہا کہ اے محمد حق تعالے آپ کو سلام پہونچاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے
میرے حبیب مین نے تمہارے چہرہ کے حسن کو نور عرش سے اور چہرۂ یوسف کے حسن کو نور کرسی
سے پیدا کیا ہے اور کسی مخلوق کو تم سے بہتر پیدا نہین کیا -

دوسرا وصف - نبی مبشرہ کا بلیغ ہونا -

اس مطلب کے زائد بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ ہر ایک موافق و مخالف کو آپ کے فصیح و بلیغ ہونے کا اقرار ہے - اور اہل روایت نے آپ کے کلام کی تعریف مین بیان کیا ہے کہ

کان اصدق الناس لهجة وافصح الناس كلاما فكان من الفصاحة بالمحل الافضل والموضع الاكمل -	آپ تمام لوگون مین باعتبار لہجہ کے صادق تر اور تمام لوگون مین از راہ کلام فصیح تر تھے اور آپ کی فصاحت کا مقام نہایت بزرگ و برتر تھا -

تا اینکہ مقام تحدی مین حق تعالے نے فرمایا ہے کہ

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ -	اور جو کچھہ ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا اگر اس مین تمہین کچھہ شک ہو تو ویسی ہی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ -

اور آج تک جس کو ۱۳۴۶ سال کا زمانہ گذرا کسی شخص نے کوئی مختصر سا سورہ بھی کسی سورۃ قرآن کی مثل تالیف نہین کیا -

تیسرا وصف - نبی بشر بہ کا ہمیشہ مبارک ہونا -

حق تعالے ارشاد فرماتا ہے -

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ سورۃ الاحزاب ۲۲	بالتحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے نبی (یعنی محمدؐ) پر درود بھیجتے رہتے ہین - اے ایمان لانے والو تم بھی انپر درود بھیجو اور (انکی فضیلتون کو) ایسا تسلیم کرو جیساکہ تسلیم کرنیکا حق ہے

اس بنا پر ہزارون مسلمان نماز پنجگانہ مین حضرتؐ پر درود بھیجتے ہین اور حضرتؐ کے لئے برکات الٰہیہ حاصل ہونے کی دعا کرتے ہین -

چوتھا وصف - نبی مبشر بہ کا تلوار سے کمر بستہ ہونا -

یہ حضرتؐ کا ایسا وصف ہے جو اظہر من الشمس ہے اور اوسکے بیان کرنے کی بالکل حاجت نہین ہے خود حضرتؐ ارشاد فرماتے تھے کہ

انا رسول بالسیف -	مین وہ رسول ہون کہ حق تعالے نے مجھکو جہاد پر مامور فرمایا ہے -

اور ظاہر ہے کہ حضرتؐ کی شریعت مطہرہ مین کفار و مشرکین کے ساتھ جہاد کرنا جزء اعظم قرار دیا گیا ہی

پانچوان وصف۔ نبی بشریہ کا شجاع و بہادر ہونا۔

آپ کی جسمانی قوت کمال کے اعلےٰ درجہ پر فائز تھی چنانچہ احادیث و تواریخ سے ثابت ہے کہ مکہ معظمہ کی بعض گھاٹیون مین رکانہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ رکانہ نہایت مشہور اور زبردست پہلوان تھا جسکے مقابلہ مین کوئی شخص کم ٹھہر سکتا تھا۔ آپ نے اوس سے ارشاد فرمایا کہ اے رکانہ آیا تم خدا سے نہین ڈرتے ہو کہ مین تمکو توحید و اسلام کی دعوت دیتا ہون اور تم قبول نہین کرتے۔ اوس نے عرض کیا کہ اگر مجھکو آپ کا نبی برحق ہونا معلوم ہوتا تو آپ کی ضرور متابعت کرتا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین تم ایسے شجاع و بہادر کو زمین پر گرا دون تو اوسوقت تمکو میرا نبی برحق ہونا معلوم ہو جایگا یا نہین۔ اوس نے عرض کی کہ اگر ایسا ہوگا تو مین آپکو ضرور نبی برحق سمجھونگا اور آپکی اطاعت کرونگا۔ پس حضرتؐ نے اپنی قوت بازو سے اوسکو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا۔ اوس نے عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ مجھکو دوبارہ زمین پر گرا دینگے تو مین آپ کو ضرور نبی برحق سمجھونگا۔ پس حضرتؐ نے اوسکو دوبارہ زمین پر گرا دیا۔ اوس نے عرض کی کہ آپ کا مجھکو گرا دینا نہایت تعجب خیز ہے۔ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم خدا سے ڈرو اور میری متابعت کرو تو اس سے بھی عجیب تر امور کا مشاہدہ کروگے۔ اوس نے عرض کی کہ اس سے عجیب تر کیا چیز ہو سکتی ہے کہ آپ نے مجھ ایسے بہادر اور پہلوان کو زمین پر گرا دیا اور کشتی مین مجھپر غالب آگئے۔ بعد ازان حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تیرے لئے فلان درخت کو بلاتا ہون۔ پس حضرتؐ نے اوس درخت کو بلایا اور وہ درخت حضرتؐ کی طرف چلا اور آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ حضرتؐ نے اوس درخت سے اپنی مقام پر چلے جانے کی فرمائش کی وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ پس جبکہ رکانہ اپنی قوم مین واپس گیا تو کہنے لگا کہ اے فرزندان عبد مناف مین نے محمدؐ سے زائد جادوگر نہین دیکھا اور جن امور کو کہ اوس نے مشاہدہ کیا تھا اون سے بیان کیا۔

اور آپؐ کی شجاعت و بہادری کو حضرت امیر المومنینؑ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ۔

انا کنا اذا احمرّ الباس واحمرّت الحدق اتّقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما یکون احد اقرب الی العدو منہ ولقد رأیتنی یوم بدر ونحن ناوذ برسول اللہ وھو اقربنا الی العدو وکان اشد الناس یومئذ باسا

جبکہ تنورِ حرب گرم ہوتا تھا اور آنکھون کے حدقے سُرخ ہو جاتے تھے تو ہم حضرت رسولِ خدا صلعم کی آڑ مین پناہ لیتے تھے اور کوئی شخص اونکی بہ نسبت دشمن سے قریب تر نہ ہوتا تھا۔ اور جنگِ بدر مین ہم حضرت ص سے پناہ لیتے تھے اور آپ ہم سب مین دشمن سے نزدیک تر تھے اوس روز آپ کی شجاعت سب لوگون سے شدید تر تھی۔

اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ۔

ما رأیت اشجع ولا انجد ولا اجود من رسول اللہ ص۔

مین نے رسولِ خدا ص سے زیادہ شجاع و بہادر اور سخی تر کسی شخص کو نہین دیکھا۔

پس جس شخص کی نسبت جناب امیر المومنین ع ایسے شجاع و بہادر یہ ارشاد فرمائین کہ ہم شدتِ حرب وضرب کے وقت اون کو اپنے لئے پشت و پناہ قرار دیتے تھے اون بزرگوار کی شجاعت وبہادری مین کیا کلام ہو سکتا ہے۔

چھٹا وصف - نبی مبشر بہ کا صاحبِ حق و صدق اور عدالت و علم ہونا۔

یہ صفاتِ حمیدہ حضرت ص کے خلقی صفات ہین۔ نضر بن حارث نے جماعتِ قریش سے خطاب کرکے بیان کیا ہے۔

محمد کان فیکم غلاما حدثا ارضاکم فیکم واصدقکم حدیثا واعظمکم امانۃ حتی اذا رأیتم فی صدغیہ الشیبۃ فجاءکم بما جاءکم قلتم انہ ساحر لا واللہ ما ھو بساحر۔

آنحضرت ص تم لوگون کے سامنے بڑے ہوے تم لوگ اون سے راضی رہے بات چیت مین تم سب سے وہ زائد راست گفتار اور امانت مین تم سب سے زائد امین تھے تا اینکہ جب اونکی زلفون مین پیری کے اثر کو تمنے مشاہدہ کیا اور اونھون نے تیرا پنے امور کو ظاہر کیا تو تم کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہین خدا کی قسم وہ جادوگر نہین ہین۔

اور جبکہ ہرقل نے ابوسفیان سے حضرتؐ کی نسبت دریافت کیا کہ آیا دعوائے نبوت سے پہلے بھی تمہارے نزدیک وہ دروغگوئی کے ساتھ متہم تھے یا نہین تو اوس نے جواب دیا کہ نہین بلکہ وہ ہم لوگون مین سب سے زیادہ راستگو تھے۔

ساتوان وصف۔ نبی مبشّر بہ کا داہنے ہاتھہ سے عجائبات کو ظاہر کرنا۔

جنگ بدر و حنین مین آپ نے ایک مشت خاک لیکر کفار و مشرکین کی پھینکی جسکے بعد کوئی کافر و مشرک ایسا نہ رہا جسکی آنکھہ مین اثر نہ پہونچا ہو پس وہ لوگ ہزیمت اوٹھاکر چلے گئے اور مسلمانون نے بہت سے کافرون کو قتل اور بعض کو اسیر کیا۔ چونکہ ایسے امور عجیبہ و غریبہ حضرتؐ کے دست مبارک سے ظاہر ہوے ہین اسلئے داہنے ہاتھہ سے عجائبات کا ظاہر کرنا حضرتؐ کے مخصوص علامات مین شمار کیا گیا ہے۔

آٹھوان وصف۔ نبی مبشّر بہ کے تیر کا دشمنون پر تیز ہونا۔

حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کا تیر انداز ہونا بطور ارث منقول ہے چنانچہ سفر تکوین کے باب ۲۱ کی آیت ۲۰ مین حضرت اسماعیلؑ کی تیر اندازی کا اس عنوان پر ذکر کیا گیا ہے۔

وخدا با پسر بود یعنی با اسماعیل کہ نشو و نما نمود و در بیابان ساکن شد و تیر انداز گردید۔ } اور خدا اس لڑکے کے ساتھہ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا۔

اور حضرت رسول خداؐ، مکرر ارشاد فرماتے تھے کہ تم لوگون کے لئے ملک روم عنقریب مفتوح ہوگا اور تمہارے لئے خدا کافی ہے اور تیر اندازی سے غفلت نہ کرو۔ اور نیز ارشاد فرماتے تھے کہ

ارموا بنی اسماعیل فان اباکم کان رامیا۔ } اے فرزندان اسماعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے پدر بزرگوار حضرت اسماعیلؑ تیر انداز تھے۔

اور بعض روایات مین حضرتؐ کا یہ ارشاد منقول ہے۔

من تعلم الرمی ثم ترکہ فلیس منّا۔ } جو شخص تیر اندازی سیکھہ کر چھوڑ دے وہ ہم سے نہین ہے

بلکہ سبق و رمایہ حضرتؐ کی شریعت مطہرہ کا ایک جزو اعظم ہے اسی لئے فقہانے اپنی کتب فقہیہ مین سبق و رمایہ کے لئے ایک باب جداگانہ معین کیا ہے۔ اور حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔

لاسبق الافی النصل اوخف اوحافر۔ | سابقت کرنا یا مال کا بدل کرنا) فقط پیکان یا کھر یا سُم کے سوا کسی چیز مین جائز نہین ہے۔

اور حضرات معصومین ؑ سے منقول ہے کہ

ان الملائکۃ لتنفر عند الرھان وتلعن صاحبہ ماخلا الحافر والخف والریش والنصل۔ | ملائکہ مسابقت کرنیکے وقت ہٹ جاتے ہین اور صاحب مسابقت پر لعنت کرتی ہین سوائے سُم اور کُھر اور تیر اور پیکان کے۔

علاوہ برین خود حضرت ؑ اور انکی اولاد طاہرین کا تیر انداز ہونا معلوم ہے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جلاء العیون کے باب ہفتم فصل دوم مین حضرت امام جعفر صادق ؑ سے بسند معتبر نقل کیا ہے کہ مین اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر ؑ کے ہمراہ ہشام بن عبد الملک کے پاس وارد ہوا وہ اپنے تخت شاہی پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنے لشکر کو مسلح و مکمل کرکے اپنے سامنے کھڑا کر رکھا تھا اور اوسکی قوم کے بڑے بڑے لوگ اوسکے سامنے تیر اندازی کرتے تھے جبکہ ہم صحن خانہ مین پہونچے تو مین اپنے پدر بزرگوار کے پیچھے پیچھے چلتا تھا جب اوسکے قریب پہونچے تو اوسنے میرے پدر بزرگوار سے خطاب کیا کہ آپ بھی تیر اندازی فرمائیے حضرت ؑ نے ارشاد فرمایا کہ مین ضعیف ہو گیا ہون مجھکو معاف کرو اوس نے قسم کھائی کہ مین اوس خدا کی قسم کھاتا ہون کہ جس نے ہمکو اپنے دین اور اپنے پیغمبر سے عزت بخشی ہے آپ کو ہرگز معاف نہ کرونگا۔ بعد ازان اوس نے مشائخ بنی اُمیہ مین سے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اپنے تیر و کمان کو حضرت ؑ کے پاس حاضر کرے چنانچہ اوس نے حاضر کر دیا پس میرے پدر بزرگوار نے اوس شخص سے کمان لیکر ایک تیر کو چلہ کمان مین رکھا اور اوسکو نشانہ پر لگایا اور دوسرا تیر لیکر اوسی نشانہ پر پھر لگایا چنانچہ دوسرے تیر نے پہلے تیر کے پیکان کے دو حصے کر دئے اور نشانہ کے اندر پہونچ گیا تا اینکہ حضرت ؑ نے چند تیر اسی طرح لگائے کہ ہر ایک تیر تیر سابق کو قطع کرکے پیوست ہو جاتا تھا۔ اور حضرت ؑ کا ہر ایک تیر گویا کہ ہشام کے جگر پر پڑتا تھا اور اوسکا رنگ متغیر ہو جاتا تھا

تا اینکہ نوین تیر مین وہ بیتاب ہوگیا اور کہنے لگا کہ اے ابو جعفر تم نے بہت خوب تیر اندازی کی او
آپ بہ نسبت تمام عرب و عجم کے تیر اندازی مین زائد مہارت رکھتے ہین - بہر حال بیان مذکور سے
ثابت ہو گیا کہ یہ وصف حضرت مین بر وجہ اتم موجود تھا -

نوان وصف - نبی مبشر بہ کے سامنے تمام مخلوق کا مغلوب و مقہور ہونا -

چنانچہ حضرت ؐ کی حیات ہی مین لوگون کا دین خدا مین داخل ہونا اور حضرت ؐ کے احکام کا مطیع
و فرمانبردار ہونا ثابت ہے -

چنانچہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ النصر) اور دیکھا تم نے لوگون کو کہ خدا کے دین مین گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہین -

دسوان وصف - نبی مبشر بہ کا عدالت کو دوست اور شرارت کو دشمن رکھنا -

یہ وصف جمیل حضرت کے اون اوصاف مشہورہ مین مندرج ہے جس کا حضرت کے مخالفین کو
بھی اقرار و اعتراف ہے جس کا قبل ازین تذکرہ ہو چکا ہے -

گیارہوان وصف - نبی مبشر بہ کے گھر مین شہزادیون کا خدمتگاری کرنا -

سلاطین و امراء کی عورتین طبقہ اول ہی مین مسلمانون کی خدمتگزار ہوئین منجملہ اونکے حضرت شہربانو
دختر یزدجرد کسریٰ کا خدمت حضرت سید الشہدا سے مشرف ہونا معلوم ہے -

بارہوان وصف - نبی مبشر بہ کے پاس تحفون اور ہدیون کا بھیجا جانا -

چنانچہ قیصر روم کا ہدیہ کو حضرت کی خدمت مین بھیجنا اور مقوقس سلطان قبط کا تین کنیزدن اور
ایک غلام سیاہ اور ایک بغلۂ شہبا اور حمار اشہب اور فرش اور کپڑے وغیرہ کو بطور ہدیہ بھیجنا
تاریخون مین مذکور ہے -

تیرہوان وصف - اغنیاء کا نبی مبشر بہ کی اطاعت کرنا -

نجاشی بادشاہ حبشہ اور منذر بن ساعہ سلطان بحرین اور سلطان عمان کا مطیع و منقاد ہونا محتاج دلیل نہین ہے

چودہوان وصف۔ نبی بشریہ کی اولاد کی لئے اپنے آباؤ اجداد کی عوض مین روی زمین کی حکومت کا حاصل ہونا

چنانچہ حضرت امام حسنؑ کی بعض اولاد کے لئے حجاز و یمن اور مصر و مغرب اور شام و فارس و ہند وغیرہ مین سلطنت و امارت کا مرتبۂ عالی حاصل ہونا بلکہ اس زمانہ مین بھی حجاز وغیرہ مین حضرت کی نسل مبارک سے بعض حکام کا موجود ہونا قابلِ انکار نہین ہے۔ اسی طرح حضرت امام حسینؑ کی اولاد امجاد مین بھی بہت سے ملوک و سلاطین بہم پہونچے ہین جیسے سلاطین صفویہ اور انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ وسہل مخرجہ ظہور فرمائین گے اور تمام روے زمین آپ کے لئے خدائی خلافت اور سلطنت حاصل ہو گی اور حضرت کے مبارک زمانہ مین دین حق کے علاوہ کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے گا۔ اور حضرت عیسےٰؑ نازل ہون گے اور حضرت کے اعوان و انصار مین منسلک ہون گے۔

پندرہوان وصف۔ نبی بشریہ کے نام کا پشت بہ پشت مذکور ہونا۔

چنانچہ مختلف اقلیمون مین لاکھون آدمیون کا صدائے شہادت کو بلند کرنا اور علی الخصوص اوقات نماز مین کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ کو زبان پر جاری کرنا اس مطلب کے ثبوت مین بہت کافی ووافی ہے۔

سولھوان وصف۔ قوم اور گروہ کا نبی بشریہ کی ہمیشہ تعریف کرنا۔

اور اس مطلب کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے اس لئے کہ غیر محصور مقامات پر غیر محصور لوگون کا حضرت کی مداحی مین مصروف ہونا اور آپ کے ذکر خیر اور اوصاف حمیدہ کے بیان مین رطب اللسان رہنا معلوم ہے۔

اور اس بشارت سے حضرت عیسےٰؑ مراد نہین ہو سکتے کیونکہ بشارت مذکورہ مین نبی بشریہ کے جو اوصاف ذکر کئے گئے ہین اونکا حضرت عیسےٰؑ مین موجود نہ ہونا معلوم ہے۔

علماء پروٹسٹنٹ کا یخیال کہ بشارت مذکورہ حضرت عیسےٰؑ سے متعلق ہے بالکل باطل ہے اسلئے کہ اون کے نزدیک جو خبر کہ کتاب اشعیا کے باب ۵۳ مین مندرج ہے وہ حضرت عیسےٰؑ سے

متعلق ہے اور اوس خبر کی عین عبارت یہ ہے۔

(۲) زیرا کہ در حضورش مثل نہالے
میروید و مثل ریشہ در زمین خشک شدہ
شے را نہ منظرے و نہ زیبائیست وقتیکہ
باو می نگریم نمائشے ندارد کہ باو رغبت داشتہ باشیم
(۳) خوار و در میان آدمیان مردود صاحب
غمہا و شناسندہ دردہا مثل کسیکہ ازو رو گردان
می شدند و حقیر شدہ کہ او را بحساب نیاوردیم
(۴) اما ما او را بطورے بحساب آوردیم
کہ از خدا کوفتنی و مضروب
و مبتلا است ۔

○ وہ اوسکے آگے کونپل کی طرح پھوٹ نکلا ہے۔ اور اسکی
جڑ کی مانند جو خشک زمین سے پنپتی ہو ؟ اسکے ڈیل ڈول
کی کچھ خوبی نہ تھی۔ اور نہ کچھ رونق کہ ہم اسپر نگاہ کرین۔
اور کوئی نمائش بھی نہین کہ ہم اسکے مشتاق ہون۔
○ وہ آدمیون مین بے نہایت ذلیل اور حقیر تھا۔ وہ
مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا۔ لوگ اس سے گویا روپوش
تھے اسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اسکی کچھ قدر نہ جانی۔
○ یقیناً اس نے ہماری مشقتین اوٹھالین اور ہمارے غمون کا
بوجھ اپنے اوپر چڑہایا۔ پر ہم نے اوسکا یہ حال سمجھا کہ وہ
خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہے۔

عبارتِ مذکورہ مین جو اوصاف مرقوم ہین وہ اون اوصاف کی ضد ہین جو زبور کی بشارت مین
مرقوم ہین اس لئے کہ خود اہل کتاب کے اقرار کی بنا پر حضرت عیسیٰؑ مین کوئی خوشنمائی اور زیبائی
نہ تھی۔ حالانکہ بشارتِ زبور مین مذکور ہوا ہے کہ نبی مبشر بہ باعتبار چہرہ کے تمام لوگون مین خوشنما
اور زیبا ہوگا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ پر یہ بھی صادق نہین آتا کہ وہ صاحبِ قوت و شوکت ہون گے
اور تلوار کو حمائل کئے ہون گے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ پر تیر اندازی کی صفت بھی صادق نہین
آتی۔ اسی طرح اغنیاء نے اونکی اطاعت و فرمانبرداری کو بھی قبول نہین کیا تھا اور تحائف اور
ہدایا بھی آپ کے پاس نہین بھیجے تھے بلکہ زعم نصاریٰ کی بنا پر لوگون نے حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار
اور آپ کا استخفاف کیا اور استہزاء و سخریہ کے ساتھ پیش آئے اور تازیانہ کے ساتھ بے ادبی کی
اور ایک خاردار تاج آپ کے سر پر رکھہ دیا اور بالآخر آپ کو سولی دیدی۔ اسکے علاوہ یہ ہے کہ
حضرت عیسیٰؑ کے لئے زن و فرزند نہ تھے۔ پس نبی مبشر بہ کے گھر مین بنات ملوک و سلاطین کا داخل

ہونا اور خدمت کرنا درست نہ ہوگا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی اولاد بھی نہ تھی جو اپنے آباء و اجداد کے عوض روے زمین کے حاکم ہون۔

ساتوین بشارت ۔ زبور جناب داود علیہ السلام ۱۴۹ مین اس طرح مرقوم ہے۔

حَلِیلُو یاہ زمورہ ماریاہ زمر تاخدش تا ہِشبُوخ تو گوجماعت دِزدِتی
خدی یسرائیل بذر بنوہ بنی صہیون یسخی بملکی شبحی لشمی
برقد ایننت وکنار ازمری الی سبب دکی لبسمله مربابطا بیوہ
مکشبر مسکینی یپرقیا یصنحی زدیقی بابقرا مقونحی عل شویبث
رموہانی دالہ ببلوی وسیپ بزری یومنی بایدی لعبدا
لغلا بتابیبی لغلم بانی بملنی لسارا ملکی بشبیل باتی ونحبدی
بکذی دیرزل لعوعد دوان دبل کشوث سفلی لکلی زدلقو
حلیلو یا۔

اور عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

سبحوا الرب تسبیحا جدیدا لان تسبحته فی کنائس القدیسین ○ فلیفرح اسرائیل بخالقه ولیباهج بنو صهیون بملکهم ○ ولیسبحوا اسمه القدوس فی الصفوف ولیرتلوه بالدف والمزمار ○ لان الرب سر بشعبه ویعلی الودعاء بالخلاص ○ یفتخر القدیسون بالمجد ویهللون علی مضاجعهم ○ تعظیم الله موضوع فی حناجرهم وسیوف ذوات حدین موضوعة فی ایدیهم ○ لکی ینتقموا من الامم ویبکتوا الشعوب ولکی یوثقوا ملوکهم بالقیود واشرافهم بید اغلال الحدید ○ لکی یصنعوا فیهم حکما مکتوبا هذا المجد هذا کان فی جمیع قدیسیه اللیلویا۔

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہوا ہے۔

(۱) خداوند را تهلیل نمائید سرود تازه بخداوند بسرائید چه مدح او در جماعت مقدسانست۔
(۲) اسرائیل بخالق خود مسرور باشد و پسران صیہون از بادشاه خود مبتهج باشند۔
(۳) اسم او را بسرنا تهلیل نمائید او را بادف و بربط ترنمیر نمائید۔
(۴) چونکه خداوند از قوم خود راضی است متواضعان را بنجات خود معزز خواهد ساخت
(۵) مقدسان در جلال مبتهج باشند و بر بستر خود بخروشند۔
(۶) تکبیرات خدا در دهان ایشان و شمشیر دو دمه در دست ایشان باشد۔
(۷) تا آنکه از امتها انتقام کشیده قومها را تنبیه نمایند
(۸) و ملوک ایشان را باز نجیرها و عزیزان ایشان را باقید هاے آهنین به بندند۔
(۹) و بر ایشان حکم مکتوبے را اجراے دارند چه عزت تمامی مقدسانش همین است خداوند را تهلیل نمایند۔ انتهے۔

○ خداوند کی ستایش کرو۔ خداوند کا ایک نیا گیت گاؤ۔ اور اوسکی مدح پاک لوگون کی جماعت مین۔
○ اسرائیل اپنے بنانے والے شادمان ہو بنی صیہون اپنے بادشاہ کے سبب خوشی کرین۔
○ وہ اوسکے نام کی ستایش کرتے ہوئے ناچین۔ وہ طبلہ اور بربط بجاتے ہوئے اوسکی ثناخوانی کرین
○ کیونکہ خداوند اپنے لوگون سے خوش ہوتا ہے۔ وہ حلیمون کو نجات کی زینت بخشتا ہے۔
○ پاک لوگ اپنی بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بسترون پر پڑے ہوئے بلند آواز سے گایا کرین۔
○ خدا کی ستایشین اونکی زبان پر ہون اور ایک دو دہاری تلوار اونکے ہاتھون مین ہو۔
○ تا کہ غیر امتون سے انتقام لین اور لوگون کو سزا دین۔
○ اور اونکے بادشاہون کو زنجیرون سے اور اون کے امیرون کو لوہے کی بیڑیون سے جکڑین۔
○ تا کہ اونپر وہ فتوے جو لکھا ہوا ہے جاری کرین کہ اوس کے پاک لوگون کی یہی شوکت ہے خداوند کی ستایش کرو۔

اس بشارت مین نبی مبشر بہ سے حضرت رسول خدا صلعم مراد ہین۔ اور صاحب شمشیر دو دمہ سے حضرت کے وصی جناب امیر المومنین علیہ السلام مراد ہین اور اوصاف مذکورہ کا مصداق خود حضرت صلعم اور اونکے تابعین ہین۔ اور مبشر بہ سے حضرت سلیمان کا مراد لینا درست نہین ہے اس لئے کہ زعم اہل کتاب کی بنا پر

حضرت سلیمانؑ کی سلطنت نے اپنے پدرِ بزرگوار حضرت داؤدؑ کی سلطنت سے زائد وسعت نہین پیدا کی۔
اس کے علاوہ یہ ہے کہ اہلِ کتاب کے نزدیک حضرت سلیمانؑ (معاذ اللہ) اپنی آخر عمر مین مرتد
اور بت پرست ہو گئے تھے۔

اور بشارتِ مذکورہ سے حضرت عیسےٰؑ بھی مراد نہین ہو سکتے اس لئے کہ اون کے تابعین کی نزدیک
حضرت عیسےٰؑ اسیر اور ذلیل اور مصلوب ہوے اور اسی طرح اون کے اکثر حوارین بھی کفار کے ہاتھون
مین اسیر اور مقتول ہوے لہذا بشارتِ مذکورہ سے حضرت عیسےٰؑ اور اون کے اتباع کا مراد لینا
کسی طرح درست نہین ہو سکتا۔

آٹھوین بشارت مزمور ۷۲ مین اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

(۱) یا اَلٰہ دِوا اُلُوخ لَمِلِکا هَل وَزِدِ بِفُوتُخ لَبِرُون بِمِلکا بِث دان طابِیُوخ
بِزدِ یفُوت وَمِسکِینِخ بِدُ بُوان بِث طاعنی طُورانی شِلُم لِطابِث
وَرُوُمْبانی بِزدِ یفُوتا بِث دَیْن مِسکِینی دِطابِیا بِث پِرِیُو لِبنُو نِدِیکِرُوبِث
طاخ طِخ لِظالِم بِدُ زِدعی مِنُوخ ٥ الِم شِمُش وِقُم ساهَرا دُورا وَدُوری
بِث ضالی اَخ مِطرا عال کَلِہ خِصبِدا اَخ قَشَفَشبانی شِبُخنا عال آرِعابِد
ما جِیبِن بِیُومنُوه زِدِ لِفا وَبُوشِبُووا وَشِلُم هَل دِلِت ساهرا وَبِد حاکِم مِن
بِم هَل یِم وَمِن نِهر هَل مِرزنی دِآرعا فَمُو بِث گِی بِی اُمرایِن دِیبان بان
وَدِشِمنُو عابِرابِث لِکُخی مِلِکی دِنرِدِشبا وَدِسِبادِ باری بِث مقرِبی وَبِث
مِکبی دِلِبشَہ الوہ کُلہ مِلِکی کُلہ طابِیی بِث عُوبدی اِلٰہ حِلِمن سِبَب
دِبَث یاصِی یَکفُرِد عابِث ہا وَرُو مَسکِین وَدِلِت ہا بِر انا اِلٰہ بِث رَخمِی
عال مِسکِینِہ وَیُکفِرُ وَکنی دِیکفرِیث بِرِف مِن ذُوا المایہ وَمِن ناحِق۔
بِث بِرِف کِنَہ وَبِدِ هُومِ ظُمادِمِہ لِعینِہ وَبِث خبہ وَبِث لِهبَل قَتُوہ مِن
دَهبَہ دِشِبہ وَبِث سالِہ بِدِ بِہ بِدا اِمُوتا کُلہ بُومَہ بِث بِرخِلی بِث هُوبِہ

بُرشِيُوُوه دِدحلا بارعا برليشه دِطوراني بِت شعشع اخ لِبناطون نه وبت
نفحي مِن مدِينة اخ كِلّه دِارعابت هوى شِمُّو لعالكم وقم شِمشه بت
محبن شِمّو وبِت ليشى برنحي بيوه كلّى طايبي بِت شبحى الوه برنحلى مريا الله
الله دِسرايل ابدنه دِعاجى بويانى بينوشو وبرنحيلى شِمسه دِايقاره
ولِعالكم وليشه مِلبنا ايقاره كُله ادعا امين وامين بملن صلوات دِداود
پرونه دايش۔

اور عربی ترجمہ میں اس طرح مرقوم ہے۔

اللهم اعط الملك حكمك وابن الملك عدلك ○ ليقضى لشعبك بالعدل
ولمساكينك بالحق ○ فلتاخذ الجبال سلامة للشعب والاكام عدلا ○ ويحكم
لمساكين الشعب بعدل ويخلص بنى المساكين ويذل الباغى ○ ويدوم
مع الشمس وهو قبل القمر باجيال الاجيال ○ ينزل مثل المطر على الصفوف
وكالقطر على الارض ○ يكثر العدل فى ايامه وكثرة السلامة حتى يبيد القمر ○
ويملك من البحر الى البحر ومن النهر الى اقاصى المسكونه ○ لتسبق الحبش
فيخرون قدامه وجميع اعدائه يلحسون التراب ○ وتقبل الله ملوك ترسيس
والجزائر بالهدايا وملوك العرب ارابيا وسبا يقدمون اليه القرابين ○
ولتسجد له جميع ملوك الارض وجميع الامم تتعبد له ○ لانه خلص المسكين
من يدى القوى والضعيف الذى لا معين له ○ ليشفق على المسكين
والضعيف ويخلص انفس المساكين ○ ومن الربا والظلم ينقذ نفوسهم
اسمه كريم لديهم ○ يحيا ويعطى من ذهب ارابيا ويصلون من اجله فى كل
حين النهار جميعه يباركونه يكون قوة على الارض وعلى اركان الجبال
ترتفع ثمرته افضل من لبنان وتزهر من المدينة مثل عشب الارض ○

فليكن اسمه مباركا الى الابد و قبل الشمس دائما اسمه و تتبارك به جميع قبائل الارض و كل الامم تمجده ○ مبارك الرب الله اسرائيل الذی صنع العجائب وحده ○ و مبارك اسم مجده القدوس الى الابد و الى ابد الابد تمتلی الارض جميعها من مجده يكون الليلويا -

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے -

فارسی	اردو
(۱) اے خدا شرع و احکام خود بملک و عدالت خود را بملک زادہ عطا فرما -	○ اے خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے -
(۲) تا اینکہ قوم تو را بعدالت و فقرا تو را بانصاف حکم نماید -	○ وہ تیرے لوگون مین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین عدالت سے -
(۳) بقوم کوہہا سلامت و کریوہا عدالت برساند -	○ پہاڑ لوگون کے لئے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے بھی صداقت سے -
(۴) فقیران قوم را حکم نماید و پسران مسکینان را نجات دہد و ظالم را بشکند -	○ وہ قوم کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجون کے فرزندون کو بچائیگا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا -
(۵) تا باقی ماندن آفتاب و ماہ دور بدور از تو بترسند -	○ جبتک کہ سورج اور چاند باقی رہینگے ساری پشتون کے لوگ تجھہ سے ڈرا کرینگے -
(۶) بر گیاہ بریدہ شدہ مثل باران و مانند امطار کہ زمین را سیراب میگرداند خواہد بارید	○ وہ بارش کی مانند جو کاٹی ہوئی گھاس پر پڑے نازل ہوگا اور بھوہے کے مینہ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہے -
(۷) و در روزہایش صدیقان شگوفہ خواہد نمود و زیادتی سلامتی تا باقی ماندن ماہ خواہد بود -	○ اوسکے عصر مین جبتک کہ چاند باقی رہے گا صادق پھلینگے اور سلامتی فراوان ہوگی -
(۸) از دریا تا بدریا و از نہر تا باقصائے زمین سلطنت خواہد نمود -	○ سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اوس کا حکم جاری ہوگا -

(۹) صحرانشینان درحضور خم خواهند شد
و دشمنانش خاک را خواهند بوسید۔
(۱۰) ملوک طرشیش وجزیره ها هدیه را خواهند آورد
و پادشاهان شبا و سبا پیشکشها تقریب خواهند نمود
(۱۱) بلکه تمامی ملوک باو کرنش خواهند نمود تمامی
امم او را بندگی خواهند کرد۔
(۱۲) زیرا فقیر را وقتیکه فریاد میکند و مسکینے که
نصرت کننده ندارد خلاصی خواهد داد۔
(۱۳) و بذلیل و محتاج ترحم خواهد فرمود جانهای
مسکینان را نجات خواهد داد۔
(۱۴) جان ایشان را از ظلم و ستم نجات خواهد داد
و هم در نظرش خون ایشان قیمتی خواهد بود۔
(۱۵) و زنده ماند او از شبا باو بخشیده خواهد شد
و از برایش همیشه دعا کرده خواهد شد و باو هر روز
برکتے خواسته خواهد شد۔
(۱۶) در زمین بسر کوهها مشت غله کاشته میشود
که محصول آن مثل لبنان متحرک شده اهل شهرها
مثل گیاه زمین شگوفه خواهند نمود۔
(۱۷) اسم او ابداً بماند اسمش مثل آفتاب باقی
بماند و مردمان برکت خواهید یافت و تمامی
قبائل خجسته او را خواهند گفت۔

○ وہ جو بیابان کے باشندے ہین اوسکے سامنے
جھکین گے اور اوس کے دشمن ماٹی چاٹین گے۔
○ ترسیس اور جزیرون کے سلاطین نذرین لاینگے اور
سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدیے گذرانین گے۔
○ ہان سارے بادشاہ اوسکے حضور سجدہ کرین گے
ساری گروہین اوس کی بندگی کرین گی۔
○ کیونکہ وہ وہائی دینے والے محتاج کو اور مسکین کو اور
اون کو جنکا کوئی مددگار نہو چھڑاے گا۔
○ وہ مسکین اور محتاج پر ترس کھاے گا اور محتاجون
کی جان بچاے گا۔
○ وہ اون کی جانون کو ظلم و غضب سے بچالے گا
اونکا خون اوسکی نظر مین بیش قیمت ہوگا۔
○ وہ جیتا رہے گا اور سبا کا سونا اوسے دیا جاے گا
اوس کے حق مین سدا دعا ہوگی ہر روز اوسکو
مبارکباد کہی جاے گی۔
○ اناج کی کثرت سرزمین مین پہاڑیون کی چوٹیون
پر ہوگی اوسکا پھل لبنان کے درخت کی طرح جھرجھراینگا
اور شہر کے لوگ میدان کی گھاس کے مانند سرسبز ہونگے
○ اوسکا نام ابد تک باقی رہے گا جبتک کہ آفتاب
رہے گا اوس کے نام کا رواج ہوگا لوگ اوسکے باعث
اپنی تئین مبارک کہینگے ساری قومین اُسے مبارکباد دینگے

(۱۸) کہ خداوند خدا خدای اسرائیل مبارک باد
کہ تنہائی عجائبات را می نماید۔

○ خداوند خدا اسرائیل کا خدا جو اکیلا ہی عجائب
کام کرتا ہے مبارک ہے۔

(۱۹) بلکہ اسم ذوالجلال او ابداً مبارک باد
وتمامی زمین از جلالش پر شود آمین و آمین

○ اوسکا جلیل نام ابد تک مبارک ہے سارا جہان
اوسکے جلال سے معمور ہے آمین اور آمین

(۲۰) دعاے داود بسر یشی تمام شد۔

داؤد بن یشی کی دعائین تمام ہوئین۔

واضح ہو کہ علماء اہل کتاب کے درمیان اس امر مین اختلاف نہین ہے کہ حضرت داود نے اس مزبور مین کسی ایسے شخص کی خبر دی ہے جو بعد کو آنے والے ہین لکن از بسکہ علماء اہل کتاب کو مراتب انبیاء پر اطلاع نہین ہے اس لئے وہ کہتے ہین کہ اس مقام پر ملک سے خود حضرت داؤد اور ملک زادہ سے حضرت سلیمان مراد ہین۔ اور اون کا یہ دعوے یقیناً باطل ہے اسلئے کہ حضرت داودؑ صاحب شریعت و احکام نہ تھے لہٰذا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ

اے خدا شرع و احکام خود بملک وعدالت
خود را بملک زادہ عطا فرما

یعنی اے خدا تو اپنی شریعت و احکام کو ملک کے سپرد کر
اور اپنی عدالت کو ملک زادہ کے لئے عطا فرما۔

اسکے علاوہ یہ ہے کہ کوئی پیغمبر جبکہ خداوند عالم کی بارگاہ مین دعا و تضرع کرتا ہو تو اپنی تعبیر مین لفظ ملک کا استعمال ہرگز نہ کریگا بلکہ پیغمبر خدا اپنے جمیع اوقات مین علی الخصوص وقت دعا کمال خضوع اور خشوع کا اظہار کرتے ہین اور خاک پر بیٹھتے اور سو جاتے ہین۔ ہمارے اس دعوے کا شاہد شموئیل ثانی کی کتاب کے باب ۱۲ کی آیت ۱۶ و ۱۷ ہے جسمین مرقوم ہے کہ

(۱۶) و داود خدا را بخصوص آن کودک تضرع
نمود و داود روزہ گرفتہ و باندرون رفت،
و بیتوتت کردہ برروے زمین خوابید۔

○ سو داود نے اس لڑکے کے لئے خدا سے منت کی
اور داود نے روزہ رکھا اور گھر مین جا کر ساری رات
زمین پر پڑا رہا۔

(۱۷) و مشائخ خانہ اش برخاستہ بقصد اینکہ
اورا از روے زمین برخیزانند آمدند اما بر نخواست

○ اور اس کے گھر کے بزرگ اوٹھ کے اس پاس آئے
کہ اوسے خاک پر سے اوٹھائین پر وہ راضی نہ ہوا

دبا ایشان نان نخورد بلکه هفت شبانه روز روزه گرفت و رونجانکی دعا کرد کے اور اونکے ساتھ کھانا نہ کھانا۔
اور کتاب مذکور کے باب ۶ کی آیت ۱۴ مین جبکہ حضرت داؤد صندوق خدا لیکر آئے تھے اس طرح مرقوم ہے۔

(۱۴) و داؤد با قوت تمام در حضور خداوند هروله میکرد و داؤد ایفود کتان ملبس بود۔	٥ اور داؤد خداوند کے آگے اپنے ساری بل سے نلچتے ناچتے چلا اور داؤد کتان کا افود پہنے تھا

اور کتاب مذکور کے باب ۶ کی آیت ۲۰ لغایت ۲۲ مین اس طرح مرقوم ہے کہ

(۲۰) پس داؤد برگردید تا اینکه خانهٔ خود را دعاے خیر نماید و میکل دختر شاول باستقبال داؤد بیرون آمده گفت که پادشاه اسرائیل امروز چه عزیز است که امروز خویشتن را در نظر کنیزکان بندگانش برهنه نمود بطورے که یکے از کم مغزان خویشتن را بیحیا برهنه نماید۔	٥ تب داؤد پھر آیا کہ اپنے گھرانے کو برکت دے اسوقت ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کے استقبال کو نکلی اور بولی کہ اسرائیل کا بادشاہ آج کے دن کیسا شاندار معلوم ہوا جس نے آج کے دن اپنے ملازمون کی لونڈیون کی آنکھون مین اپنے تئین ننگا کیا جیسے کہ کوئی بانکا آپ کو برملا ننگا کرتا ہے۔
(۲۱) و داؤد بمیکل گفت که این کار در حضور خداوند بود که مرا از پدر و تمامی خانوادہ اش ترجیح داده و برگزید تا اینکه مرا پیشواے قوم خداوند اسرائیل نماید بآن جهت بحضور خداوند شادمانی کردم	٥ سو داؤد نے میکل کو کہا کہ یہ خداوند کے آگے تھا جس نے تیرے باپ اور اس کے سارے گھرانے کے مقابلے مین مجھے پسند کیا اور خداوند کی قوم اسرائیل کا حاکم کیا۔ سو مین خداوند کے آگے ناچون گا۔
(۲۲) و ازین زیاده تر خود را حقیر خواهم و در نظر خود ادنی شده در پیش کنیزکان که درباره آنها گفتی محترم خواهم شد۔	٥ بلکہ مین اس سے زیادہ ذلیل بنون گا اور اپنی نظر مین کمینہ بناؤن گا۔ اور جن لونڈیون کا ذکر کہ تو نے کیا ان کے آگے مین عزت والا ہون گا۔

پس ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ اپنے نفس قدسیہ کو حقیر شمار کرتے تھے اور بصراحت وعدہ کرتے تھے کہ اپنے نفس کو خداوند عالم کی نظر مین ادنے اور حقیر کرینگے تاکہ لونڈیون کی نظر

محترم رہین پس ایسے بزرگوار خصوص اوقاتِ دعا مین اپنے نفس کی تعبیر کے لئے لفظ ملک کیونکر اختیار کر سکتے ہین۔ اسی طرح ملک زادہ سے بھی حضرت سلیمانؑ مراد نہین ہو سکتے اس لئے کہ اونکے زمانہ مین ظلم و زیادتی موقوف نہین ہوئی کیونکہ اہل کتاب کے اعتقاد کی بناپر خود حضرت سلیمانؑ (معاذ اللہ) مرتد اور بت پرست ہو گئے تھے اور بتون کے لئے عبادت گاہین بنوائی تھین اور اونکی عورتین اونہین کے گھر مین بت پرستی کرتی تھین پس جس شخص کے گھر مین بت پرستی ہوتی ہو اوسکو یہ نہین کہہ سکتے کہ اونہون نے ظلم کو موقوف کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ اعتقاد اہلِ کتاب کی بناپر حضرت سلیمانؑ کی سلطنت اون کے پدرِ بزرگوار حضرت داؤد کی سلطنت سے وسیع تر نہ تھی تا اینکہ اونکی نسبت یہ کہنا صحیح ہو کہ اونہون نے دریا سے دریا تک اور نہر سے اقصائے زمین تک سلطنت کی۔

تنبیہ۔ واضح ہو کہ حضرت عیسےٰؑ کے لئے صفات مذکورہ بالا حاصل نہ تھے اس لئے کہ حضرت عیسےٰ نے ایک دن بھی سلطنت نہین کی اور آپ کے لئے کوئی گھر بھی نہ تھا بلکہ آپ پر یہود سلطنت کرتے تھے بلکہ اونہون نے آپ کو گرفتار کیا اور حضرت کی اہانت کی اور استہزاء و تمسخر سے پیش آئے اور آپ کو سولی پر چڑہا دیا جیسا کہ اہلِ کتاب کا اعتقاد ہے۔

اب ہم کہتے ہین کہ ملک سے صاحبِ احکام حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلعم اور ملک زادہ سے جناب صاحب الامرؑ جو اون کے فرزند دلبند ہین مراد ہین۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ وہ عنقریب ظہور فرمائین گے اور روے زمین کو عدالت سے اوسی طرح بھر دین گے جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی اور آپ کے مبارک زمانہ مین ظلم و زیادتی کا اثر نہ رہے گا اس لئے کہ آپ کے زمانہ مین ظلم اور شرک اور کفر روے زمین سے بالکل برطرف ہو جائے گا اور ایک دینِ برحق کے علاوہ تمام ادیانِ باطلہ نیست و نابود ہو جائین گے اور قلوبِ مردہ کے لئے آپ کا وجودِ مبارک اوسی طرح مفید ثابت ہوگا جس طرح کہ برگ و گیاہ کے لئے بارش کا مفید ہونا ثابت ہے۔ اور آپ کی سلطنت دریا سے تا بدریا اور نہر سے تا باقصائے زمین قائم ہوگی۔ اور تمام لوگ آپ کی مدح و ستائش مین رطب اللسان ہونگے اور زمین اپنے برکات کو ظاہر کرے گی اور تا بقاے ماہ و آفتاب آپ کے جدِ بزرگوار کا اسم گرامی

اور آپ کا نامِ نامی باقی رہے گا۔

خلاصہ یہ کہ اس مین شبہہ نہین ہے کہ یہ بشارت حضرت رسول خداؐ اور اون کے فرزند ارجمند حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے متعلق ہے۔

نوین بشارت کتاب اشعیا علیہ السلام کے باب ۴۲ مین سُریانی کے موافق اِس طرح منقول ہے۔

(۴۲) ھا وِیکی دِلی بِیوہ کِبی بِشْمَل کَنّی مُوبَلِی رُوخی اِلُوہ دِوان لِملَنّی بِتْ پالِطِلی مَقُوخ وَلِیّ مارِم وَلِی مَشْمِع بعالُولاوِ زَبِل مَطَخْطِیخا لِشامِط وَقِیْطُودِپ تْلُت دِلازُبُون لِما چمبل بَصرَصوتا بِتْ پالِت دِوان لِھوِی زَبُون وَلیپش شَمیطا هَن دِمْشَب بازَعادِوان وَلِشر عَمْنُوہ کَز بِتْ سَپرِی هَنّخ بِمرِبلی اَلَه مَرَیا بِرِبَن دِشْمی وَمتخنی دَقعی پَن دِارْعا وَسِن سِبْلُوہ بِیَن دِنَبَس لِتایِپ دِعالُو وَرُوخا لانِی دِخَدرِی بِیُوہ اَنا مَرَیا قَم فارِنُوخ بِزَد بِقُوِیتا وَبِتْ دُلِقِن بایُن وِخ وَبِتْ نَطِر نُوخ وَبِتْ یَبنُوخ لِقُول دِنا بِیا بِهمرا وَمَلتی لِبِ تخ عَبْنی سِیمی لِپا لُوطی مِن خُبُوشیا مِن بِتْ اَسِبری عُمرانی دِخُوِی آیُون مَرَیا ھاوِیلی شَمّی وَاِبقاری لِخنِین لیبِن وَلو شبُوخنی لِصالِمی قِمی کَھا تِبلُون وَخنی آناما دِعُودُون مِن قُدم دماحنِیّ بِتْ مَشمِع نُوخُون زمُور لِمَریا زمرت خدت لِشتُوخنُوہ مِن مَرز دِمرزعا صَلبانی دِیَم وَبالیونُوہ کزدانی مَقُوخِی بِتْ مَتْبِی لِمَرَیا اِبقارا وَلِشبُوخنُو بگزرانی مادعی مَرَیا اَخ کَنّارا بِتْ پالِط اَخ لَنش دِپ لاشی بِتْ مِرعش غیرت بِتْ مَقُوخ اوپ دِخی عال دِشمنُوہ بِتْ یَلِش دُور بِنا شِبْلِیلی مِن عالم بِتْ شَتقن بِتْ دُلِقن کَنّی اَخ ھا صلانا بِتْ چِرچرِ بِتْ مَلحِد وَبِتْ نیخ مِعُوبِد اِلی بِتْ مَحرِب طُورانی وَدُمبانی دِکُل گَلّی

بت مبر زو بت عبد لهر وتی لبرزی ونمری بت مبرزو بت لمبل سنی یا ورخ
دله دعلومن وبجاحا وانی دلا دعلون بت محذ زلون بت عبد خوی قسم
لبهرا ویچیلی لدروت انی ابدلون الی شبقلی الی دبوی لبا وابجی نحبت
انی دیتشی بهبی بصلما دامری لتکمی اخون یکن اله

اور عربی ترجمہ میں اس طرح مرقوم ہے۔

یعقوب فتای اعضده و اسرایل مختاری قبلة نفسی اعطی روحی علیه
یخرج الحکم للامم ۞ لا یصرخ ولا یصعد ولا یسمع صوته برا ۞ قصبا مرضوضة
لا یکسر وسراجا یطفطف لا یطفی لکن الی الحق یخرج الحکم ۞ لا یسرق ولا
یکسر الی ان یضع الحکم علی الارض وعلی اسمه تشکل الامم ۞ هکذا یقول
الرب اله الذی ضع اسماء ونصبها وثبت الارض وما علیها واعطی
نسمة للشعب الذی علیها وروحا للذین یطونها ۞ انا الرب الاله دعوتك
بالبر وامسك بیدك واقویك واعطیتك عهدا للاجناس ونورا الامم ۞
لتفتح اعین العمیان وتخرج المربوطین من الرباطات والجالسین فی الظلمة
من بیت الحبس ۞ انا الرب الاله هذا هو اسمی لا اعطی مجدی لآخر
ولا فضائلی للمنحوتات ۞ هایسمعون التی منذ البدء والجدیدات
التی انا اخبر بها ومن قبل ان اخبر تظهر لکم ۞ سبحوا الله تسبیحا جدیدا
ریاسة فوق تمجد اسمه یمجد من طرف الارض یا ایها الذین ینزلون
الی البحر ویسافرون فیه الجزائر والساکنون فیها ۞ افرحی ایتها البریه
وقراها یعطون لله مجدا و تخبر الجزائر بفضائله الرب اله القوات یخرج
ویکسر الحروب وینهض غیرة یصول ویصرخ علی اعدائه بقوة ۞ صمت
منذ دهر هل دائما اصمت واحتمل ثبت مثل الذی تلد اخرج واحیر

وایبس معاً ○ اخرب الجبال والآکام واجفف کلّ عشبها واضع الانهار جزائر وایبس الغابات ○ واقود العمیان فی الطریق التی لیس یعرفونها والسبل التی لم یعلموها اجعلهم ان یطوها اضع لهم الظلمة نوراً والمعوجة مستقیمة هذه الکلمات التی اضعها لهم ولا اترکهم قال الرب ○ وهم رجعوا الی خلف اخزوا اخزیاً ایها المتوکلون علی المنحوتات القایلون ۱۱ سبوکات انتم الهتنا ○

اور فارسی و اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے۔

(۱) اینک[سلہ] بندهٔ من که او را تکیه میدهم و برگزیدهٔ من که جانم از و راضی است روح خود را بر او می افگنم تا برای طوائف حکم را صادر سازد۔

(۲) فریاد نکرده و آواز خود را بلند ننموده آنرا در کوچها مسموع نخواهد کرد۔

(۳) نی خشکاف شده را نخواهد شکست و فتیلهٔ بے نور را منطفی نخواهد ساخت تا حکم براستی صادر گرداند۔

(۴) غفلت نکرده تعجیل نخواهد نمود تا آنکه حکم را بر زمین قرار دهد و جزائر منتظر شریعتش باشند۔

(۵) خداوند خدا خالق آسمانها و گسترندهٔ آنها آنکه زمین و آنچه که از آن میروید پهن میسازد و نفس القومی که در آن است و روح بر کسانی که در آن سالکند میدهد چنین میفرماید۔

○ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔

○ وہ نہ چلّاوے گا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سناوے گا۔

○ وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور وہ دھکتی ہوئی بتی کو نہ بجھاوے گا وہ عدالت کو جاری کراوے گا کہ دائم رہے۔

○ اوسکا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین۔

○ خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا اور اونہیں تانتا جو زمین کو اور اونہین جو اوس مین سے نکلتے ہین پھیلاتا اور اون لوگون کو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپہ چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے۔

سلہ یہ ترجمہ اوس نسخہ کے موافق ہے جو سنہ ۱۸۵۶ء مین لندن مین طبع ہوا ہے ۱۲

(۶) کہ من خداوندم دستِ تورا گرفتہ تورا
نگاہ خواہم داشت و تورا بجاے عہد قوم و نور
طوائف خواہم داد۔

(۷) آنکہ چشمانِ کوران را کشودہ اسیران را
از زندان و نشینندگانِ تاریکی را از حبس خانہ
بیرون آوری۔

(۸) خداوند منم اسم من ہمان ہست جلالِ خود را
بغیر و ستایشِ خود را بہ بتان تراشیدہ
شدہ نمی دہم۔

(۹) اینک واقعاتِ نخستین بوجود آمدند و من
حوادثات جدیدے کہ ہنوز بعرصہ ظہور نیامدہ اند
بیان کردہ مسموع شما میگردانم۔

(۱۰) اے ہبوط کنندگان بدریا و مملوئش و اے
جزائر و ساکنان آنہا بخداوند سرود جدید ستائشِ
وے را از اقصاے زمین بسرائید۔

(۱۱) بیابان و شہرہائش و قریہ ہاے مسکون
قیدار آوازِ خود را بلند سازند و ساکنان در صخرہ ترنم
نمودہ از سر کوہ ہا گلبانگ زنند۔

(۱۲) وصف عظمت بخداوند نمودہ حمدِ او را
در جزائر آشکار نمایند۔

(۱۳) خداوند مثل صاحبِ شجاعت بیرون می آید

○ مین خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بُلایا ہی
مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگون کے عہد اور قومون کی نور کے لئے تجھے دونگا۔

○ کہ تو اندہون کی آنکھین کھولے اور بندہون کو
قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین
قید خانہ سے چھڑاے۔

○ یہوداہ مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت
دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لئے
ہوتی کھودی ہوئی مورتون کے لئے ہونے نہ دونگا۔

○ دیکھو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین
نئی باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون
مین تم سے بیان کرتا ہون۔

○ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر
پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو اے بحری ممالک اور
اونکے باشندون تم زمین پر سرتاسر اوسی کی ستائش کرو۔

○ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرینگے ضلع کے بسنے والے ایک گیت
گائین گے پہاڑیون کی چوٹیون پر سے للکارین گے۔

○ وہ خداوند کا جلال ظاہر کرین گے اور بحری ممالک مین
اوس کی ثناخوانی کرین گے۔

○ خداوند ایک بہادر کے مانند نکلے گا وہ جنگی

ومانند مرد جنگی غیرت خود را بحرکت آورده خروش نموده نعره خواہد زد و بر دشمنان خود غالب خواہد شد۔

(۱۴) مدتے ساکت و خاموش بوده خود را ضبط کردم اکنون مثل زنِ زاینده فریاد میکنم ویکبار دم زده نفس میکشم۔

(۱۵) کوہہا و کریوہا خراب کرده ہمگی گیاہ ہایش را خشک میسازم و نہرہا را بجزائر مبدل کرده برکہا را خشک میگردانم۔

(۱۶) کوران را براہے کہ عارف نیستند رہبری نموده ایشان را بطریقے کہ بیخبر ند ہدایت خواہم کرد درحضور ایشان ظلمت را بنور و کجیہا را براستیہا مبدل خواہم ساخت از برائے ایشان این چیزہا را عمل نموده ایشان را ترک نخواہم نمود۔

(۱۷) کسانیکہ باصنام تراشیده شده اعتماد نموده و بریختہ شده ہا میگویند کہ خدایانِ ما شمائید بعقب برگشتہ بسیار شرمسار خواہند گردید۔

مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائے گا وہ چلائے گا ہان وہ جنگ کے لئے بلائے گا وہ اپنے دشمنون پہ بہادری کرے گا۔

٥ مین بہت مدت سے چپ ہا مین خاموش ہو رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب مین اوس عورت کی طرح جسے درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا

٥ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر ڈالون گا اور اونکے سبزہ زارون کو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بستی کے لائق زمین بناؤن گا اور تالابون کو سکھاؤنگا۔

٥ اور اندہون کو اوس راہ سے کہ جسے وہ نہین جانتے لیجاؤن گا مین اونہین اون راستون پر جنسے وہ آگاہ نہین لیچلون گا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کرونگا مین اونسے یہ سلوک کرون گا اور اونہین ترک نہ کرون گا۔

٥ وہ پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان ہون جو کھودی ہوئی مورتون کا بھروسا رکھتے ہین اور ڈہالے ہوئے بتون کو کہتے ہین تم ہمارے اِلٰہ ہو۔

بشارت مذکورہ مین جو اوصاف مذکور ہوے ہین وہ کسی منصف کے نزدیک حضرت رسول خدا ص کے سوا کسی شخص پر منطبق نہین ہو سکتے۔ اس اجمال کی فی الجملہ توضیح یہ ہے کہ اس بشارت مین کئی وصف مرقوم ہوے ہین جن کا مجموعہ حضرت رسولِ خدا ص کے سوا کسی شخص پر صادق نہین آسکتا۔

(۱) - نبی مبشَّر بہ کا برگزیدہ خدا ہونا۔

اور ظاہر ہے کہ حضرتؐ کے القاب مخصوصہ مین لقب مصطفےٰؐ مندرج ہے اور یہ صفت آپ مین بروجہ اتم پائی جاتی ہے جو کسی طرح قابلِ انکار نہین۔

(۲) نبی مبشر بہ کا صاحب شریعت جدیدہ ہونا۔

اور اس وصف کا انطباق حضرتؐ پر محتاج بیان نہین ہے۔

(۳) شریعت کا تمام عالم کی نسبت عام ہونا۔

اور یہ وصف بھی آپ کی شریعت مین بروجہ کمال موجود ہے جس کی طرف قرآن شریف مین بھی باین الفاظ اشارہ ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ پارہ ۲۲ سورۃ السبا } اور ہم نے تم کو کل آدمیون کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی (بناکر) بھیجا ہے۔

اور یہ وصف بھی حضرت مین بروجہ اتم پایا جاتا ہے۔ خداوند عالم نے حضرتؐ کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کہ۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۔ پارہ ۲۹ سورۃ القلم } اور بیشک تمہارا خُلق بہت بڑا ہوا ہے۔

حدیث معتبر مین منقول ہوا ہے کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھسے پیغمبر خداؐ کے اخلاق کی تعریف فرمائیے۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ تم مجھسے خدا کی اون تمام نعمتون کو شمار کرو جنکو خدا نے اپنی مخلوقات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد مین تم سے حضرتؐ کے خُلق کا حال بیان کرونگا۔ اوس نے عرض کیا کہ مین خدا کی نعمتون کا شمار کیونکر کر سکتا ہون حالانکہ حق تعلےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ پارہ ۱۴ سورۃ النحل } اور اگر تم اللہ کی نعمت کا شمار کروگے تو اوسے پورا گن نہ سکوگے۔

حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ نعمتہائے دنیا قلیل ہین جنکی نسبت حق تعلےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۔ پارہ ۵ سورۃ النساء } تم کہہ دو کہ سرمایۂ دنیا کم ہے۔

اور باوجود اس کے تم اون کے بیان کرنے سے اپنے عجز کا اظہار کرتے ہو۔ پس مین خلق پیغمبر کو کیونکر بیان کر سکتا ہون جسکی عظمت کو خود حق تعالےٰ نے باین الفاظ فرمایا ہے کہ۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم) بیشک تمہارا خلق بہت بڑھا ہوا ہے۔

اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اربعین مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

ان يهوديا كان له على رسول الله دنانير فتقاضاه فقال (ص) يا يهودي ما عندي ما اعطيك قال فاني لا افارقك يا محمد حتى تقضيني فقال (ص) اذا اجلس معك فجلس (ص) معه حتى صلى في ذلك الموضع الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والغداة وكان اصحاب رسول الله (ص) يهددونه ويتواعدونه فنظر رسول الله (ص) اليهم فقال ما الذي تصنعون به فقالوا يا رسول الله (ص) يهودي يحبسك فقال لم يبعثني ربي عزوجل بان اظلم معاهدا ولا غيره فلما علا النهار قال اليهودي اشهد

حضرت رسالت مآب (ص) پر ایک یہودی کے کچھ دینار آتے تھے جبکہ اوسنے حضرت (ص) پر تقاضا کیا حضرت (ص) نے فرمایا کہ اے یہودی اسوقت میرے پاس کچھ نہین ہے یہودی نے عرض کی کہ مین آپ سے اوسوقت تک جدا نہ ہونگا جبتک کہ آپ میرے حق کو ادا نہ کرینگے حضرت (ص) نے ارشاد فرمایا کہ مین تیری خوشی کے موافق تیرے پاس اسی جگہ بیٹھتا ہون تا اینکہ اوسی مقام پر حضرت (ص) نے ظہر عصر مغرب عشا اور صبح کی نماز پڑہی جبکہ اصحاب نے اس حالت کا مشاہدہ کیا تو اوس یہودی کی سرزنش کا ارادہ کیا حضرت (ص) نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگون کا کیا ارادہ ہے۔ اصحاب نے عرض کیا کہ اس یہودی نے آپ کو ایک مقام پر روک رکھا ہے لہذا اوسکو اس حرکت ناشایستہ سے باز رکھنے کا ارادہ کرتے ہین حضرت (ص) نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالےٰ نے مجھکو اس لئے مبعوث نہین کیا ہے کہ مین اوسکی مخلوق مین سے کسی شخص پر ظلم کرون خواہ وہ معاہد[1] ہو یا غیر معاہد۔ پس جبکہ آفتاب بلند ہوا تو یہودی مسلمان ہو گیا اور کلمہ شہادتین

[1] معاہد وہ کہلاتا ہے جسے مسلمانون نے پناہ دینے کی ذمہ داری کی ہو ۱۲

ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ مولدہ بمکہ ومہاجرہ بطیبہ لیس لفظ ولا غلیظ ولا سخاب ولا مترنن بالفحش ولا قول الخناء واشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم بہ بما انزل اللہ وکان الیہودی کثیر المال۔

اپنی زبان پر جاری کیا اور عرض کرنے لگا کہ فلان مال میرا راہِ خدا مین مبذول ہے بخدا مین اس عملِ زشت کا محض اسلئے مرتکب ہوا ہون کہ آپکے اِن اوصاف کا مشاہدہ کر لون جو توراۃ مین مذکور ہین اور مجھکو آپکے واقعی حالات کا یقین ہو جائے اس لئے کہ مین نے آپ کے اوصاف کو توراۃ مین پڑھا ہے کہ نبی مبشر بہ کا نام محمد ابن عبد اللہ ہو گا اور مقام پیدائش مکہ معظمہ ہوگا اور مکان ہجرت مدینہ منورہ قرار پائیگا۔ نہ وہ بد خلق ہوگا نہ سنگین دل نہ تند خو اور بلند آواز اور کسی شخص کو اون سے اذیت نہ پہونچے گی۔ اب مین خدا کی وحدانیت اور آپ کی رسالت کی شہادت دیتا ہون اور میرا یہ مال حاضر ہے آپ اسکو راہ خدا مین اپنی مرضی مبارک کے موافق صرف کرین۔

بعد ازان جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا کہ

کان فراش رسول اللہ ص عباءۃ وکانت مرفقتہ ادم حشوہا لیف وثنیت لہ ذات لیلہ فلما اصبح قال منعنی الفراش اللیلۃ الصلوۃ فامر ص ان تجعل بطاق واحدۃ۔

حضرتؐ کا فرش خواب حضرتؐ کی عبا تھی۔ آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا جسکے اندر درخت خرما کی چھال کی چھال سے تیار کیا گیا تھا جسکے اندر درخت خرما کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ایک شب اتفاقاً حضرتؐ کی عبا کو کسی نے دوہرا کرکے بچھا دیا تھا جبکہ صبح کو آپ بیدار ہوے تو ارشاد فرمایا کہ آج کی شب فرش خواب کی آسایش کے سبب سے مین نماز شب نہین پڑھ سکا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ آیندہ ایسا نہ کیا جاے اسکے بعد حضرتؐ نے ایک ہی تہ پر اکتفا فرمائی۔

(۵) فقر اسکی طرح زندگی بسر کرنا اور اپنے لئے کسی مرتبہ کا قرار نہ دینا اور ضعیف لوگون کے لئے دستگیر ہونا

(۶) اون کی شریعت کا صراط مستقیم اور بہ نسبت باقی شریعتون کے درست تر ہونا۔

(۷) مجاہد اور اپنے دعوے مین مستقل ہونا اور کسی مخالف سے گریز نہ کرنا۔

ان اوصاف کا بھی حضرتؐ مین موجود ہونا محتاج بیان نہین ہے۔

اور اس بشارت کا حضرت عیسےؑ سے تعلق نہین ہوسکتا۔ اس لئے کہ حضرت عیسےؑ مامور بجہاد نہ تھے اور اپنے دشمنون سے ہمیشہ محترز رہتے تھے۔

(۸) صاحبِ کتاب ہونا۔

(۹) شریعت کا سہل و آسان ہونا۔

(۱۰) کتاب و شریعت کا عام ہونا اور انبیاء سابقین کی شریعتون کی طرح مجمل نہ ہونا۔

اور اوصاف مذکورہ کا بھی حضرتؐ کے ساتھہ مخصوص ہونا بہت واضح ہے۔ اور انبیاء سابقین سے کوئی بزرگوار حضرتؐ کے درجہ پر فائز نہین ہوے بلکہ آپ کی امت جب آپ کے ساتھہ بدسلوکی سے پیش آتی تھی اور حضرتؐ کے ارشاد پر عمل نہ کرتی تھی تو آپ ارشاد فرماتے تھے اللھم اھد قومی انھم لا یعلمون۔

بہرحال اس مین کوئی شبہہ نہین ہے کہ جملہ اوصافِ مذکورہ کا حضرتؐ ہی سے تعلق ہے۔

اور آیہ ۱۶ مین عرب کے حالات کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ وہ (عرب) احکام الٰہیہ سے واقف نہ تھے اور بت پرستی مین مصروف تھے اور انواع واقسام رسوم قبیحہ مین اشتغال رکھتے تھے چنانچہ حق تعالےٰ نے اون کے حق مین ارشاد فرمایا ہے۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ لا (پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ) } اور اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی مین تھے

اور آخر آیہ ۱۶ مین جو مذکور ہے کہ

ایشان را ترک نخواھم نمود۔ } انہین ترک نہ کرون گا۔

اوس سے حضرتؐ کی امت کے مرحوم ہونے کی طرف اشعار ہے۔

دسوین بشارت } کتاب اشعیاء کے باب ۵۴ مین اس طرح مرقوم ہے۔

شَبِّخ بَا آقِرَنَا دِلَاھُو صِبْلَا صُوخ بِشْبُوخَا وْمُفُوخ دِلَادِ بِقْلِہِ اَخْیلی سَبَبَتْ دِرَابْنَا

بنوئی دِ موشنم من بنونی دِ مہی کبرا م بلی مربا امبتی دکتا دجید رکی
وبردی دِ مشکینکی مدخی لاخسنکنی مزانجی نلپیکی وسلکی مفوی سبب
دِ ہمینا وشمل بث ترعی نی وزدعکی ملنی بد بارث ومید ننی خربی
بث عبدی الی لازد عبادث سبب دلی نبشت شرمند وہوسنجیا
ولیشیت شرمسر سبب دنجیت جمونخ بیث منشیبث ولوم ارملنی نجرث
مدہی سبب دکبرخ بلی برنخ مربا سبوث شموو برنخ فن پشاد شرئیل
الہ بکلی ارعابث یتش فرضا سبب اخ بخنا شبنفنا ومہی عذاب درو عام
فاری لخ مربا وبجث وجونفوتا سبب جبث پتش مسلیث برکلی الخ
بطیب طبنا دعورنا فہم شبقنخ وبرخی گوری بد جمفنخ وبنجث سگرب
دولدنی بتی طیب طبنا منخ نتا۔

اور عربی ترجمہ میں اسطرح مرقوم ہے۔

افرحی ایتها العاقر التی لم تلد شقی واصرخی ایتها التی لم تطلق لان بنی المقفرة
اکثر من التی لها رجل ○ لان الرب قال وسعی موضع قبتك ودیارك النصبی
لا تشفقی طولی حبالك وقوی اوتادك ○ مدی یمینا وشمالا ایضا وزرعك
یرث الامم لتسکنی المدن الخربه ولا تخشی انك تخزی ولا تخجلی انك
لعیری لانك تنسی الخزی الابدی ولا تذکری عار ترملك ○ لان الرب
الذی صنعك رب الجیوش اسمه ومنجیك هو الاه اسرائیل یدعی فی کل
الارض ○ لست مثل امراة متروکة وصغیرة النفس دعاك الرب ولیس
مثل امراة مبغوضة منذ صبایها ○ قال الهك زمنا قلیلا ترکتك وبرحمة
عظیمة ارحمك ○ لغضب یسیر صرفت وجهی عنك وبرحمة ابدیة رحمتك ○
قال الرب منقذك من الماء الذی علی عهد نوح هذا هو لی لانی کما حلفت

فی ذلك الزمان للارض الا اغضب علیك ایضا ○ ولا انقل جبالك بالوعید ولا اکامك یحرکون هکذا ولا الرحمة التی لك من قبلی ولا تفنی ولا عهد سلامتك ولا ینتقص لان الرب لا رحم لك قال ○ ایها الذلیلة والساقطة التی لم تعزی ها ان اهیی لك حجرك یاقوتا واساساتك فیروزجا ○ واضع شرافك نصیبا وابوابك حجارة المهاد سورك حجارة مختاره ○ وجمیع بنیك متعلمین من الله واولادك فی السلامة الکثیره ○ وبالعدل تبنین ابتعدی من الظلم ولا تخافی والرعدة لا تقترب لك ○ ها الغرباء یدخلون فیك لاجلی یسکنون فیك والیك یهربون ○ ها انا اخلقك لیس مثل نحاس ینفخ جمرا ویخرج اناء للعمل وانا خلقتك لیس للهلاك لافسد کل اناء فاسد وعلیك لست ارضی ○ وکل صوت یقوم علیك للمحاکمة تغلبین جمیعهم ویصیرون مسجونین بك هذا میراث الذین یخدمون الرب وانتم تصیرون لی صدیقین قال الرب ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح منقول ہے۔

(۱) اے[1] عقیمہ نازائیدہ ترنم نما و اے آنکہ دردزہ نمی کشی گلبانگ زدہ شادمان باش زیرا خداوند می فرماید کہ پسران متروکہ از اولاد منکوحہ زیادہ اند۔

○ ارے اے بانجھ تو جو نہین جنتی تھی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہ ہوتی تھی وجد کر کے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔

(۲) مکان خیمہ ات را وسیع گردان و بیدریغ پردہاے مسکنہایت را بگستران طنابہایت را دراز کردہ و تدہایت را محکم ساز۔

○ اپنے خیمہ کے مقام کو بڑہا دے ہان اپنے مسکنون کے پردے پھیلا دے دریغ مت کر اپنی ڈوریان لمبی اور اپنی میخین مضبوط کر۔

[1] یہ ترجمہ اوس نسخہ فارسیہ کے موافق ہے جو ۱۸۵۶ء مین لندن مین طبع ہوا ہے ۱۲

(۳) زیراکہ بطرف جنوب و شمال خروج نمودہ ذریت تو وارث قبائل خواہند شد و شہرہاے ویران را مسکون خواہند گردانید۔

(۴) مترس زیراکہ شرمندہ نخواہی شد و مشوش مباش زیراکہ رسوا نخواہی گردید علت اینکہ شرمند گی جوانیت را فراموش کردہ سرزنش بیوگیت را بار دیگر بیاد نخواہی آورد۔

(۵) چونکہ آفرینندہ ات کہ اسمش خداوند لشکرہاست بمنزلہ شوہر تست و قدوس اسرائیل کہ بخدائے تمامی زمین مسمے است رہادہندہ تست۔

(۶) زیراکہ خداوند ترا مثل زن متروکہ رنجیدہ جان و مثل زن عہد شباب کہ راندہ شدہ بود دعوت نمودہ است کلام خدا اینست

(۷) ترا زمان اندک واگذاشتم اما برحمتہاے عظیم ترا جمع خواہم کرد۔

(۸) رہانندہ ات خداوند میفرماید کہ روے خود را آنی بشدت غضب از تو پوشانیدم اما برحمت ابدی ترا رحمت خواہم فرمود۔

(۹) زیراکہ این براے من مثل آبہاے نوح است چون نہجے کہ سوگند یاد نمودم کہ آبہاے نوح بار دیگر بر زمین جاری نخواہد شد ہمین نہج

○ اس لئے کہ تو دہنے اور بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل قومون کی وارث ہوگی اور اوجاڑ شہرون کو بسائے گی۔

○ مت ڈر کہ تو پھر پشیمان نہ ہوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہ ہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جائے گی اور اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نہ کرے گی۔

○ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اسکا نام رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائے گا۔

○ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند نے تجھے جو طلاق کی ہوئی اور دل آزردہ عورت سے ہے اور جوانی میں کی ایک جورو کے مانند جو رد کی گئی ہو پھر بلایا ہے۔

○ مین نے ایک دم کے لئے تجھے چھوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانیون کے ساتھ تجھے سمیٹ لون گا۔

○ قہر کی شدت کے حال مین مین نے اپنا منہ تجھ سے ایک لحظہ چھپایا پر اب مین ابدی عنایت سے تجھپر رحم کرونگا خداوند تیرا بچانے والا یون فرماتا ہے۔

○ کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جس طرح مین نے قسم کھائی تھی کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ آئیگا اوسی طرح اب مین نے

سوگند یاد نمودم که با تو غضبناک نشده تو را عتاب
نخواهم کرد۔

(۱۰) هر چند کوهها نهضت نمایند و کریوها متحرک
شوند لیکن رحمتِ من از تو نهضت ننموده عهد
سلامتی من متحرک نخواهد شد خداوند که رحمن تو است
چنین می فرماید۔

(۱۱) اے مصیبت رسیده که بدون یافتن تسلی
گرفتار گرد باد می باشی اینک من سنگهایت را
با شنجرف مینخوابانم و بنیسان تو را با فیروزه
تاسیس می نمایم۔

(۱۲) و برجهایت از یاقوت و دروازهایت را
از شب چراغ و تمامی حدودت را از سنگهاے
مرغوب می سازم۔

(۱۳) و همگی فرزندانت از خداوند متعلم شده
سلامت پسرانت زیاده خواهد شد۔

(۱۴) بصداقت ثابت خواهی شد و از ظلم
دور شده که نخواهی ترسید و هم از آشفتگی
که بتو نزدیکی نخواهد نمود۔

(۱۵) اینک کسیکه از من بیگانه است با تو
شمکن نخواهد شد و هر کسیکه با تو شمکن است بتو
نواهد افتاد۔

قسم کھائی کہ مَیں تجھہ سے پھر کبھی آزردہ نہ ہون گا او
تجھکو نہ گھڑکون گا۔

○ پہاڑ تو جاتے رہیں اور کوہ ہل جائیں پر میری مہربانی
جو تجھہ پر ہے کبھی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد
جنبش نہ کرے گا خداوند جو تیرا رحم کرنے والا ہے یون
فرماتا ہے۔

○ اے تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندھی کی اوچھالی
ہوئی ہے اور تسلی سے محروم ہے دیکھہ کہ مَیں تیرے
پتھرون کو سرمے مین لگاؤن گا اور تیری بنیاد
نیلمون سے ڈالون گا۔

○ مَیں تیری فصیلون کو لعلون سے اور تیرے پھاٹکون کو
چمکتے ہوے جواہر سے اور تیرا سارا احاطہ بیش قیمت
پتھرون سے بناؤن گا۔

○ اور تیرے سب فرزند بھی خداوند سے تعلیم پائینگے
اور تیرے فرزندون کی سلامتی کامل ہوگی۔

○ تو راستبازی سے پائدار ہو جائیگی تو ظلم سے دور
رہے گی کہ تو نہ ڈرے گی اور گھبراہٹ سے کہ وہ
تیرے قریب نہ آئے گی۔

○ ممکن ہے کہ وہ کبھی اکٹھے آئیں پر میرے حکم سے نہیں
جو کوئی تیرے برخلاف جمع ہوں انہوں کو چھوڑ کے
تیری طرف آئین گے۔

(۱۶) اینک من حدادے کہ بادم زغال را آتش می افروزد و آلتے موافق ہنرش بیرون می آورد آفریدم و جبا ریکہ بخراب کردن مشغول است نیز آفریدم۔

○ دیکھہ مین نے لُہار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ مین ڈال کے پہونکتا ہے اور اپنے کام کے لئے ہتیار نکالتا ہے اور غارت گر کو خراب کرنے کے لئے بہی پیدا کیا۔

(۱۷) ہر آلتے کہ بضد تو ساختہ شدہ است ہیچ کار گر نخواہد شد و ہر زبانیکہ برائے محاکمہ بتو مقاومت می نماید تکذیب خواہد نمود میراث بندگان خداوند اینست و خداوند میفرماید صداقت ایشان از جانب من است۔

○ کوئی ہتیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آیگا اور جو زبان عدالت مین تجہپر چلے گی تو اوسے مجرم کریگا یہ خداوند کے بندون کی میراث ہے اور اون کی راستبازی مجہہ سے ہے خداوند فرماتا ہے۔

اس بشارت کی آیہ اول مین لفظ عقیمہ سے مکہ معظمہ مراد ہے۔ اس لئے کہ حضرت اسماعیل ع کے بعد مکہ معظمہ سے کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوے اور حضرت خاتم الانبیاء کے زمانہ تک دہان پر وحی نازل نہین ہوئی بخلاف اور شلیم کے کہ وہان سے بہت سے پیغمبر مبعوث ہوے ہین اور وحی بہی بکثرت وہان پر نازل ہوئی ہے اور بنو الوحشت سے حضرت ہاجرہ کی اولاد مراد ہے اس لئے کہ وہ اپنے گہر سے باہر تشریف لے گئی تہین اور اونہون نے جنگل کو اپنا مسکن قرار دیا تہا۔ اسی لئے سفر تکوین کے باب ۱۶ کی بارہوین ۱۲ آیہ مین جہان پر کہ حضرت ہاجرہ سے وعدہ کیا گیا ہے حضرت اسماعیل کے حق مین اس طرح مرقوم ہے۔

(۱۲) واو مرد وحشی خواہد بود۔

جس سے حضرت اسماعیل مراد ہین۔

اس صورت مین پسرانِ متروکہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد مقصود ہوگی اور اولاد منکوحہ سے حضرت سارہ کی اولاد مراد ہے۔

پس سرزمین مکہ معظمہ کے لئے جو فضیلت کہ حاصل ہوئی ہے وہ اہلِ مکہ کی فضیلت کے سبب سے

حاصل ہوئی ہے اور حق تعالےٰ نے اپنے وعدہ پر وفا فرمائی کہ حضرت محمدؐ کو جو خاتم پیغمبران و اشرف انبیا۔ اور حضرت ہاجرہ کی اولاد سے ہین حق تعالےٰ نے مکہ معظمہ سے مبعوث فرمایا ہے۔

اور آیہ ۱۶ مین جو مرقوم ہے کہ

(۱۶) اینک مین خدا دیکہ باد م زغال را بآتش می فروزد و آلتے موافق ہنر شس بیرون می آورد آفریدم۔ ○ دیکھہ مین نے ٹہار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ مین ڈال کے پھونکتا ہے اور اپنے کام کے لئے ہتیار نکالتا ہے۔

اوس سے بھی حضرت خاتم الانبیاءؐ ہی مراد ہین اس لئے کہ حضرتؐ کے زمانہ مین جو مشرکین کہ حضرت امیرالمومنینؑ کی تلوار سے مقتول ہوے ہین اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرتؐ مثل اوس آتش کے ہین جو نیستان مین افتادہ ہو اور حضرتؐ کی برکت سے مکہ معظمہ کے لئے وہ وسعت حاصل ہوئی جو دنیا کی کسی عبادت گاہ کو حاصل نہین ہوئی اس لئے کہ دنیا مین کوئی عبادت گاہ ایسی نہین ہے جو عظمت و بزرگی مین خانہ کعبہ کے مثل قرار پائے کیونکہ حضرت خاتم الانبیاءؐ کے زمانہ سے قیامت تک حضرتؐ کی شریعت مین خانہ کعبہ کے لئے جو بزرگی و عظمت حاصل ہے اور رہے گی اوسکا عشر عشیر بھی کسی دوسرے مقام کے لئے حاصل نہین ہوئی جیسے قربانیون کا ذبح ہونا۔ اوقات نماز پنجگانہ مین مسلمانون کا اوسکی طرف متوجہ ہونا۔ بول و غائط کی حالت مین اوسکے استقبال یا استدبار کا حرام ہونا۔ اور بیشمار لوگون کا ہر سال حج کے لئے جانا اور اوسکا طواف کرنا وغیرہ۔ اور اورشلیم کے لئے اس تعظیم و تکریم کا نصف حصہ بھی حاصل نہین ہوا البتہ اورشلیم کے لئے فقط دو مرتبہ تعظیم حاصل ہوئی ہے۔

۱۔ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ مین جبکہ آپ بناء بیت المقدس سے فارغ ہوے ہین۔

۲۔ سلطنت یوشیاہ کے اٹھارہوین سال۔

بخلاف مکہ معظمہ کے کہ اوسکی تعظیم انشاء اللہ تا قیامت باقی رہیگی جیسا کہ حق تعالےٰ نے بشارت مذکورہ کی آیت ۱۴ مین اس طرح وعدہ فرمایا ہے کہ

(۱۴) مترس کہ شرمندہ نخواہی شد و مغشوش مباش زیرا کہ رسوا نخواہی گردید علت اینکہ شرمندگی جوانیت ○ مت ڈر کہ تو پھر پشیمان نہ ہوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہ ہوگی کہ تو اپنی جوانی کی

فراموش کردہ سرزنش بیوگیت را بار دیگر بیاد نخواہی آورد۔ } ننگ بھول جاسے گی اور اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نہ کرے گی۔

اور اسی طرح آیت ۸ مین فرمایا ہے کہ

اما برحمت ابدی تو را مرحمت خواہم فرمود } پر اب مین ابدی عنایت سے تجھپر رحم کرونگا۔

اور آیت ۹ مین فرمایا ہے کہ

(۹) سوگند یاد نمودہ ام کہ با تو غضبناک نشدہ تو را عتاب نخواہم کرد۔ } مین نے قسم کھائی کہ مین تجھ سے پھر کبھی آزردہ نہ ہون گا اور تجھکو نہ گھرکون گا۔

اور آیت ۱۰ مین فرمایا ہے کہ

(۱۰) رحمت من از تو نہضت ننمودہ عہد سلامتی من متحرک نخواہد شد۔ } میری مہربانی جو تجھپر ہے کبھی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا۔

اور اسی وعدہ کے موافق حضرت خاتم الانبیاء کی امت نے حضرت کی ہجرت کے بعد تھوڑے سے زمانہ مین شرق وغرب پر تسلط حاصل کرلیا اور شہرون کو آباد کیا۔ اور اس غلبہ کی مثل جو مدت قلیل مین حاصل ہوا حضرت آدم کے زمانہ سے حضرت کے زمانہ تک مسموع نہین ہوا۔

اور خداوند عالم کے اس قول کا کہ

ذریت تو وارث قبائل خواہد شد و شہرہاے ویران را مسکون خواہند گردانید۔ } اور تیری نسل قومون کی وارث ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بسائے گی۔

کا بھی یہی مفاد ہے۔ اسی طرح حق تعالے نے اپنے اس وعدہ پر بھی جو آیت ۱۵ مین مذکور ہے کہ

(اینک کسیکہ از من بیگانہ است با تو شکن نخواہد شد)

وفا فرمائی اس لئے کہ جس شخص نے مکہ معظمہ کی تخریب کا ارادہ کیا حق تعالے نے اوس کو خوار و ذلیل فرمایا جیسا کہ اصحاب فیل کے واقعہ مین مذکور ہے جس کا تفصیلی واقعہ اس کتاب مین حضرت کے اجداد طاہرین کے احوال مین مذکور ہے۔

گیارہوین بشارت } کتاب اشعیا کے باب ۶۵ مین یہ بیان ہے۔

نِدْرَشْتِی لِلُوا شَالُو نِمْصَاتِی لِلُو بِقْشُونِی اَمَرْتِی هِنِّینِی
هِنِّینِی اَلْ گُوی لُو قُورَا بِشْمِی پَرَسْتِی یَادَی کُلْ هَیُّومْ اِلْ عَامْ
سُورِرْ هَهُولْخِیمْ هَدِّرِخْ لُو طُوبْ اَحَرْ مَحْشِبُوتِیهِمْ هَاعَامْ هَمَّکْعِیسِیمْ
اُوتِی عَلْ پَانَی تَامِیدْ زُوبْحِیمْ بَگَّنُّوتْ اُمْقَطِّرِیمْ عَلْ هَلِّبِنِیمْ
هَیُّوشْبِیمْ بَقِّبَارِیمْ اُبَنِّصُورِیمْ یَالِینُو هَاُوکْلِیمْ بِسَرْ هَحَزِیرْ اُپْرَقْ
پِگُّولِیمْ کِلِیهِمْ هَاُومْرِیمْ قِرَبْ اِلِیخَا اَلْ تِگَّشْ بِی کِی قِدَشْتِیخَا
اِلِّهْ عَاشَانْ بِاَپِّی اِیشْ یُوقِدِتْ کُلْ هَیُّومْ هِنِّهْ کِتُوبَا لِفَانَی
لُو اِحِشِهْ کِی اِمْ شِلَّمْتِی وِشِلَّمْتِی عَلْ
حِیقَامْ۔

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے کہ

صرت ظاہرا للذین لم یطلبونی ووجدت الذین لم یسالوا عنی قلت للامم
ہا انا ایہا القوم الذین لم یدعوا باسمی بسطت یدی النہار کلہ الی
شعب عاص منافق الذین لم یمضوا فی الطریق الحقیقیۃ لکن خلف خطایاہم۝
ہذا الشعب الذی اغاظنی امامی کل حین ہولاء یذبحون فی البساتین
ویبخرون علی اللبن الشیاطین التی لم تکن وفی الاجداث وفی المغایر
یرقدون لاجل الاحلام یاکلون لحم الخنزیر ومرق ذبحا ئحھم جمیع اوانیھم
متدنسہ القائلون بعیدا عنی لا تقربنی لانی انا طاہر ہذا دخان غضبی
نار تحرق بہ جمیع الایام ہا مکتوب امامی لست اسکت الی ان اکافی
بخطایاہم فی حضنتہم

فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مذکور ہوا ہے۔

(۱) بکسانیکہ مرا طلب ننمودند جواب دادم و بآنانیکہ } مین نے اونکی طرف توجہ کی جنہون نے مجھسے نہ مانگا

مرا جستجو نکردند حاضر شدم و بقومیکه باسم من خوانده نشدند گفتم اینک من اینک من۔

(۲) تمامی روز یادستهاے خود را بقوم عاصی که موافق خیالات شان در راه غیر مرضی رفتار می نمودند منبسط ساختم۔

(۳) قومیکه در پیش روم همیشه مرا غضبناک می کنند که در باغات ذبح نموده بالاے آجرها بخور می سوزانند۔

(۴) آنانیکه در میان قبرها ساکن شده در تنجانها بتوته مینمایند و گوشت خوک میخورند و شوربای متنجس در ظروف شان موجود است۔

(۵) کسانیکه میگویند نزد خود باش و بما نزدیک میا که من از تو مقدس ترم اینان در دماغم مثل دود آتشے که همه روزه سوزان است میباشند۔

(۶) اینک در حضورم مرقوم است که من خاموش نمانده سزا میدهم بلکه بمغبل ایشان جزا راے نهم۔

اونہون نے مجھے پایا جنہون نے مجھے نہ ڈہونڈہا مین نے ایک گروہ کو جو میری نام کی نہین کہلاتی تھی کہا مجھی دیکھہ مجھہ دیکھہ

○ مین نے ایک سرکش گروہ کی طرف جو اپنی فکرون کی پیروی مین ایسی راہ چلتی ہے کہ اچھی نہین ہمیشہ اپنے ہاتھون کو پہیلایا کیا۔

○ ایسے گروہ کی طرف جو سدا میرے مُنہ پر مجھے کھجا کی غصہ دلاتے تھے اور باغون مین قربانیان کرتے تھی اور کھپرون پر خوشبوے جلاتے تھے۔

○ جو قبرون مین بیٹھتے تھے اور گورون مین رات کو کاٹتے تھے جو سورون کا گوشت کھاتے تھے اور نفرتی چیزون کا شوربا اونکے باسنون مین تھا۔

○ اور کہتے تھے اودہر ہی کھڑا رہ میرے نزدیک مت آ کیونکہ مین تجھسے زیادہ پاک ہون یہ ایسے ہین جیسے دُہوان میری ناک کے لئے اور جیسے آگ جو دن بھر جلا کرتی ہے

○ دیکھو میرے آگے یہ قلمبند ہوا ہے سو مین چُپ نہ رہون گا مین بدلا دون گا بلکہ اون کی گود مین بھی بدلا دون گا۔

بشارتِ مذکورہ کے اس فقرہ مین کہ "کسانیکہ مرا طلب ننمودہ اند جواب دادم الخ" عرب مراد ہین اس لئے کہ وہ لوگ حق تعالےٰ کی ذات مقدسہ اور اوسکے صفات کمالیہ اور اوسکے احکام کی معرفت سے واقف نہ تھے اور خدا سے سوال بھی نہ کرتے تھے اور طالب حق بھی نہ تھے چنانچہ حق تعالے نے اس مطلب کو سورۂ مبارکہ آلِ عمران مین اس طرح بیان فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ؀	بیشک اللہ نے مومنین پر احسان کیا جبکہ ایک رسول اونہین مین سے مبعوث کردیا جو ان پر خدا کی آیتین پڑہتا ہے اور انکو (ظاہراً و باطناً) پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ گو اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی مین تھے۔

اور جماعت مذکورہ سے یونانیین کا مراد لینا درست نہین ہے جسکا سبب بشارت دوم مین مذکور ہوچکا ہے۔ اور جو اوصاف کہ آیۂ چہارم مین مذکور ہوے ہین وہ نصاریٰ سے زائد بیان ہین۔ اور جو وصف کہ آیۂ پنجم مین مذکور ہوا ہے وہ یہود سے متعلق ہے۔ حق تعالےٰ نے اونکو مردود کیا اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت کو اختیار فرمایا۔

بارہوین بشارت حضرت دانیال کی کتاب کے باب ۲ مین جہان رویا کا حال مذکور ہے عربی ترجمہ مین اس طرح مذکور ہے۔

وفی السنة الثانية من ملك بخت نصر حلماً وذهلت روحه ونومه وسار عنه ○ فقال الملك ان يدعوا الرقايين والمجوس والسحرة والكلدانيين ليخبروا الملك بحلمه فاتوا ووقفوا امام الملك ○ فقال لهم الملك حلمت وذهلت روحي لاعرف الحلم ○ فتكلم الكلدانيون مع الملك بالسريانية عش ايها الملك الى الدهر انت قل الحلم لعبيدك ونحن نخبر بتعبيره ○ فاجاب الملك وقال الكلدانيين القول بعد عني وان لم تعرفوني بالحلم وبتاويله تصيرون للهلاك وبيوتكم تنهب ○ فان عرفتموني بالحلم وبتاويله تنالون مني عطايا وومواهب وكرامة كثيرة فاخبروني بالحلم وبتاويله ○ فاجابوا ثانية وقالوا ليقل الملك الحلم لعبيده ونخبره بتاويله ○ فاجاب الملك وقال بالحق علمت انكم انتم انما تشترون وقتا من اجل انكم تعلمون ان القول بعد عني فان لم تخبروني

بالحلم علمت ان القول كذب وفاسد فاتفقوا ان تقولوا امامي الى ان يجوز
الزمان حلمي قوله لي فقد علمت انكم تخبروني بتاويله ○ فاجاب الكلدانيون
ايضا امام الملك وقالوا ليس انسان على اليابسة يستطيع ان يعرف كلمة
الملك من اجل انه كل ملك عظيم ورئيس لم يسال عن هذه الكلمة راقيا
ولا ساحرا ولا كلدانيا ○ لان القول الذي سال الملك عنه فليس يستطيع اخر ان
يخبر به امام الملك الا الالهة الذين ليس لهم مسكن مع كل ذي لحم ○
حينئذ الملك قال بغضب وغيظ كثير ان يهلكوا كل حكماء بابل ○ وخرج امره
بقتل الحكماء وطلبوا ان يقتلوا دانيال واصحابه ○ حينئذ دانيال اجاب بمشورة
وراي لاريوخ رئيس طباخي الملك الذي خرج ليقتل حكماء بابل ○ واستفحص
منه قائلا يا رئيس الملك من اجل ماذا خرج هذا الراي الوقيح من وجه الملك
فعرف اريوخ الملك بهذه الكلمة ○ ودانيال دخل وسال الملك لكي يعطيه
زمانا ويخبر الملك بتاويله ○ ودخل دانيال الى بيته وعرف حننيا وميصائيل
وعزاريا اصحابه بهذه الكلمة ○ وطلبوا رافات من قبل اله السماء من اجل
هذا السر لئلا يهلك دانيال واصحابه مع سائر حكماء بابل ○ حينئذ كشف
هذا السر لدانيال في رويا الليل فبارك دانيال اله السماء ○ وقال يكون اسم
الله مباركا من الدهر والى الدهر لان له الحكمة والفهم والجبروت ○ وهو
يبدل الاوقات والازمنه يقيم ملوكا ويزيلها يعطي الحكمة للحكماء والذهن
لعلوم الفهم ○ وهو يكشف العميقات والخفيات يعلم ما في الظلام والنور
معه هو ○ لك يا اله اباي اعترف واسبح لانك اعطيتني حكمة وقوة وانت
اعطيتني ما سالناه منك وعرفتني رويا الملك ○ ودخل دانيال الى اريوخ
الذي اقامه الملك ليهلك حكماء بابل وقال له لا تهلك حكماء بابل

ادخلنی امام الملك فاخبر الملك بالتاويل ○ حينئذ اريوخ ادخل دانيال
بسرعة امام الملك وقال له وجدت رجلا من بنی سبی يهودا هذا يخبر
الملك بالتاويل ○ فاجاب الملك وقال لدانيال الذی اسمه بلطشاصر
هل تقدر ان تخبرنی بالحلم الذی رايته وبتاويله ○ فاجاب دانيال امام
الملك وقال السر الذی سال عنه الملك ليس احد من الحكماء والمجوس
والرقايين والسحرة يخبر الملك ○ الا الاله الذی فی اسماء كاشف الاسرار
فعرف الملك بخت نصر ما ينبغی ان يكون فی الايام الاخيرة حلمك رويا
راسك علی مضجعك هو هذا ○ انت ايها الملك افكارك علی مضجعك
صعدت بما ينبغی ان يكون بعد هذه وكاشف الاسرار عرفك بما ينبغی ان
يكون ○ وليس لی بالحكمة الكاينة فی اكثر من جميع الاحياء اكشف لی
هذا السر لكن من اجل ان يعرف الملك بالتاويل لكی تعلم افكار قلبك ○
انت ايها الملك رايت واذا صورة واحدة عظيمة وتلك الصورة وطلعتها
كثيرة البهاء جدا قائمة امام وجهك ومنظرها مخوف ○ الصورة راسها
من ذهب نقی طيب يداها وصدرها وذراعاها فضة بطنها وفخذاها
نحاسا ○ ساقاها حديدا قدماها جزء حديدا وجزء خزفا ○ ورايت الی
ان قطع حجر من جبل بغير يدين وضرب الصورة علی القدمين النحاس والخزف
ودقهما ناعما الی الغاية ○ حينئذ دق فی مرة الخزف والحديد والنحاس
والفضة والذهب وصارت مثل غبار من بيدر صيفی وحملتها كثرة الريح
فلم يوجد لها موضع والحجر الذی ضرب الصورة صار جبلا عظيما وملأ كل
الارض ○ هذا هو الحلم وتاويله اقوله امام الملك ○ انت ايها الملك
ملك الملوك الذی اعطاه الله الاسماء مملكة قوية وعزيزة ومكرمة ○ وفی

کلّ موضع حیث تسکن بنو البشر وحوش الحقل وطیور السماء وسمک البحر فجعلها
فی یدک واقامک سید الکل انت هو راس الذهب ○ وخلفک تقوم مملکۃ
اخری دونک التی ھی الفضۃ ومملکۃ ثالثہ التی ھی النحاس ھذہ تسود
کل الارض ○ ومملکۃ رابعۃ تکون قویۃ مثل الحدید کما ان الحدید یدق
ویرض کلا ھکذا تدق وترض الکل ○ ولانک رایت القدمین والاصابع
جزء ما خزفا وجزء ما حدید ھذہ المملکۃ تکون منقسمۃ ومن اصل الحدید
یکون کما رایت الحدید مختلطا بالخزف ○ واصابع القدمین جزا ما حدیدا
وجزء ما خزفا یکون جزء ما من ھذہ المملکۃ قویا ومنھا یکون منکسرا ○
لانک رایت الحدید مختلطا بالخزف یکونون مختلطین فی ذریۃ البشر ولا یکونون
ملتصقین ھذا مع ھذا کما ان الحدید لا یختلط مع الخزف ○ وفی ایام
تلک المملکات یقیم الٰہ السماء مملکۃ ھذہ لا تنقرض الی الدّھور ومملکتہ
لا تترک لشعب اٰخر وتدق وتذری جمیع المملکات وھذہ تقوم الی الدھور ○
لما رایت انہ من جبل قطع حجر بغیر یدین ودق الخزف والحدید والنحاس
والفضۃ والذھب الالٰہ العظیم عرف الملک ما ینبغی ان یکون بعد ھذا
والحلم حقیقی وتاویلہ صدق ○ حینئذ بخت نصر الملک خر علی وجھہ
وسجد لدانیال وقال ان یقرب لہ ھدایا وطیوبا۔ الخ

اور فارسی اور اردو ترجمہ میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) و بخت نصر در سال دوم سلطنتش خوابہا را دید کہ از آنہا روحش مشوش شدہ خوابش ازو ممنوع شد۔	○ اور نبوکدنصر کی سلطنت کے دوسرے سال مین نبوکدنصر نے ایسے خواب دیکھے کہ جن سے اون کا دل گھبرا گیا اور اوس کی نیند جاتی رہی۔
(۲) پس ملک فرمود کہ دانشمندان و فیلسوفان	○ تب بادشاہ نے حکم دیا کہ فالگیرون اور نجومیون

وفالگیران وکلدانیان را جهت تعبیر نمودنِ
آن خوابها بملک احضار نمایند که ایشان آمده
درحضور ملک ایستادند۔

(۳) وملک بایشان گفت که خوابی را
دیدم و روحم بجهت دانستن خواب
مشوش است۔

(۴) وکلدانیان بزبان ارمی بملک عرض کردند
که ای ملک عمرت ابدی باشد باین بندگانت
خواب را بگو که ما تعبیرش را خواهیم گفت۔

(۵) ملک جواب داد بکلدانیان گفت فرمانیکه
ازمن صادر گردیده این است که اگر خواب
وتعبیرش را بمن اعلام ننمایید پاره پاره خواهید شد
وخانهای شما مزبله تبدیل کرده خواهد شد۔

(۶) امّا اگر خواب وتعبیرش را بمن اعلام نمایید
ازمن بخششها وانعامها واکرامهای عظیم را خواهید
گرفت پس خواب وتعبیرش را بمن اعلام نمایید۔

(۷) وایشان نوبت دوم جواب داده گفتند
که ملک به بندگانش خواب را اعلام نماید که
ما تعبیرش را اعلام خواهیم نمود۔

(۸) وملک درجواب گفت بیقین میدانم
که دفع الوقت می کنید چونکه می بینید که

اور جادوگرون اور کسدیون کو بُلائین کہ بادشاہ کے
خواب اوسے بتائین چنانچہ وہ آئے اور بادشاہ کے
حضور کھڑے ہوئے۔

○ اور بادشاہ نے اون سے کہا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اور اوس خواب کا بھید دریافت کرنیکی
فکر سے میرا دل گھبراتا ہے۔

○ تب کسدیون نے بادشاہ کے آگے ارامی زبان مین
عرض کی کہ اے بادشاہ ابد تک جیتا رہ اپنے چاکرون
کو خواب بتلائیے تو ہم اوسکی تعبیر کرین گے۔

○ بادشاہ نے جواب مین کسدیون سے کہا کہ یہ بات
مجھسے جاتی رہی ہے اگر تم خواب یاد نہ دلاؤ اور اوسکی
تعبیر نہ کرو تو تم ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوگے اور تمھارے
گھر گھورا بن جائین گے۔

○ اور اگر خواب کو یاد دلاؤ اور اوسکی تعبیر بتاؤ تو مین تمھین
انعام اور اجورہ دونگا اور بڑی عزت بخشونگا اس لئے
خواب کو یاد دلاؤ اور اوسکی تعبیر مجھسے بیان کرو۔

○ اونھون نے پھر جواب مین کہا بادشاہ
اپنے چاکرون کو خواب بتلائے تو ہم اوس کی
تعبیر کرین گے۔

○ بادشاہ نے جواب مین کہا کہ یقیناً مین جانتا ہون
کہ تم دیری کرنے سے فائدہ اوٹھانے چاہتے ہو اسلئے

فرمان از من صادر شد۔

(۹) پس اگر خواب را بمن اعلام نمائید از برای شما فرمان یکے است ازینکہ کلمات دروغ وفاسد را جہت گفتن بمن آمادہ ساختہ اید تا بوقتیکہ زمان تغییر اید پس خواب را بمن بگوئید تا اینکہ بدانم تعبیرش را بمن اعلام توانید کرد۔

(۱۰) وکلدانیان در حضور ملک جواب دادہ گفتند کہ بر روئے زمین کسے نیست کہ مطلب ملک را اعلام تواند کرد باین سبب ہیچ ملک و سرور و سلطان مثل این مطلب را از ہیچیک از دانشمندان و منجمان وکلدانیان سوال ننمودہ است۔

(۱۱) ومطلبے کہ ملک سوال مینماید بحدّے مشکل است کہ سوائے خدایانے کہ مسکنہائے ایشان با انسان نباشد احدے نیست کہ آن را بملک اعلام نماید۔

(۱۲) باین سبب ملک بشدت غضبناک وخشمناک گردید فرمود کہ ہمگی دانشمندان بابل را ہلاک سازند۔

(۱۳) پس فرمان صادر شد کہ دانشمندان را مقتول سازند و دانیال و رفیقانش را جہت کشتن تجسس کردند۔

کہ دیکھتے ہو کہ بات مجھسے جاتی رہی ہے۔

○ لیکن اگر تم خواب کو مجھے نہ بتاؤ گے تو تمہارے لئے ایک ہی حکم ہے کیونکہ تم نے جھوٹ اور حیلہ کی باتین بنائین تا کہ میرے آگے کہو جب تک کہ وقت ٹل جائے پس خواب کو بتلاؤ تو مین جانون کہ اوس کی تعبیر بھی بیان کر سکتے ہو۔

○ کسدیون نے بادشاہ سے عرض کی کہ ساری دنیا مین ایسا تو کوئی ایک شخص بھی نہین جو بادشاہ کی بات کو بتا سکے اور نہ کوئی بادشاہ یا امیر یا حاکم ایسا ہوا جس نے ایسا سوال کسی فال گیر یا نجومی یا کسدی سے کیا ہو۔

○ اور یہ بات جو بادشاہ پوچھتا ہے مشکل بات ہے اور سوا اُنھون کے جن کی سکونت انسان کے ساتھ نہین کوئی نہین ہے کہ بادشاہ کے آگے اوسے بتا سکے۔

○ اس لئے بادشاہ غصّے ہوا اور اوس کا قہر بے نہایت بھڑکا اور اوس نے حکم کیا کہ بابل کے سارے حکیمون کو ہلاک کرین۔

○ سو یہ حکم جابجا پہونچا کہ حکما مقتول ہون تب دانی ایل اور اوس کے رفیقون کو بھی ڈھونڈھنے لگے کہ اونہین قتل کرین۔

(۱۴) آنگاه دانیال بحکمت و فطانت باریوک رئیس جلادان ملک که بخصوص قتل حکمای بابل بیرون رفته بود جواب داد۔

(۱۵) بلکه باریوک ضابط ملک جواب داد گفت که از چه سبب است که این فرمان غیظ آمیز از ملک صادر گردیده است آنگاه اریوک بدانیال مطلب را اعلام نمود۔

(۱۶) پس دانیال داخل شده از ملک درخواست نمود که او را مہلت دہد تا اینکه بملک تعبیر را آشکار سازد۔

(۱۷) آنگاه دانیال بخانه اش رفته مطلب را بحننیاه و میشائل و عزریا رفیقانش اعلام نمود۔

(۱۸) تا اینکه مرحمتها را از خدای آسمانها درباره این راز استدعا نمایند مبادا که دانیال با سائر رفیقانش با حکمای بابل ہلاک گردند۔

(۱۹) آنگاه آن راز بدانیال در رویای شبانه مکشوف شد پس دانیال بخدای آسمانها وصف تبارک کرد

(۲۰) و دانیال متکلم شد گفت که اسم خدا دهر بدهر مبارک باد زیرا که حکمت و جبروت از آن ویست

(۲۱) و تغییر دهنده اوقات و ازمنه و معزول کننده ملوک و نصب کننده ملوک اوست

○ تب دانی ایل نے بادشاہ کے جلوداروں کے سردار اریوک کو جو بابل کے حکیموں کو قتل کرنے کو نکلا تھا خردمندی اور دانشوری سے جواب دیا۔

○ اوس نے بادشاہ کے جلوداروں کے سردار اریوک کے جواب میں کہا کہ یہ حکم بادشاہ سے ایسا جلد کیوں نکلا ہے تب اریوک نے دانی ایل سے اوس کی حقیقت کہی۔

○ اور دانی ایل نے بھیتر جاکے بادشاہ سے عرض کی کہ مجھے مہلت ملے تو میں بادشاہ کے حضور اوسکی تعبیر بیان کروں گا۔

○ تب دانی ایل نے اپنے گھر جاکے حننیاہ اور میساایل اور عزریاہ اپنے رفیقوں کو اطلاع دی۔

○ تاکہ وہ اس راز کے باب میں آسمان کے خدا سے رحمتوں کو طلب کریں نہ ہو کہ دانی ایل اور اوسکے رفیق بابل کے باقی حکیموں کے ساتھ مقتول ہوں۔

○ تب دانی ایل پر رات کے خواب میں وہ راز کھلا تب دانی ایل نے آسمان کے خدا کا شکر کیا۔

○ دانی ایل بولا اور کہا کہ خدا کا نام تا ابد مبارک ہو کہ حکمت اور قدرت اوس ہی کی ہے۔

○ کیونکہ وہ وقتوں کو اور زمانوں کو تبدیل کرتا ہے وہ بادشاہوں کو معزول کرتا اور بادشاہوں کو قائم کرتا ہے

حکمت را بحکما و دانش را بدانایان فهیم میدہد۔

(۲۲) چیزہاے عمیق و مستور را او کشف مینماید آنچہ که در تاریکی است میداند و نور با او باقی است۔

(۲۳) اے خداے آبا، من ترا شکر و حمد مینمایم که بحکمت و قوت را بمن دادی و حال آنچه از تو درخواست کردیم بمن اعلام فرمودی چونکه مطلب ملک را بما اعلام نمودہ۔

(۲۴) بنابرین دانیال نزد اریوک که ملک او را بجهت ہلاک نمودن حکماے بابل مامور داشته بود داخل شد بملک داخل شده ویرا چنین گفته که حکماے بابل را ہلاک مسازو مرا بحضور ملک آور که تعبیر را بملک اعلام نمایم۔

(۲۵) آنگاه اریوک بتعجیل دانیال را بحضور ملک آورده ویرا چنین گفت که از پسران اسیر یہودا کسے را یافتم که تعبیر را بملک اعلام تواند نمود۔

(۲۶) پس ملک متکلم شده بدانیال که اسمش بلطشصر[۱] است گفت آیا با اعلام نمودن من بخوابے که دیده ام و تعبیرش قادری۔

(۲۷) و دانیال در حضور ملک جواب داد گفت رازیکه ملک سوال نموده حکما و منجمان و خردمندان و فالگیران قادر نیستند که آنرا بملک اعلام نمایند۔

وہ حکیمون کو حکمت اور دانشمندون کو دانش عنایت کرتا ہے۔

○ وہ گہری اور پوشیدہ چیزون کو ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ اندہیرے مین ہے اوسے جانتا ہے اور نور اوسی کے ساتھہ رہتا ہے۔

○ مین تیرا شکر کرتا ہون اور تیری ستایش کرتا ہون اے میرے باپ دادون کے خدا جس نے مجھے حکمت اور قوت بخشی اور جو چیز ہمنے تجہسے مانگی تو نے مجہپر ظاہر کی کیونکہ تو نے بادشاہ کا مقدمہ ہمپر ظاہر کیا ہے۔

○ بعد اوسکے دانی ایل اریوک پاس گیا جو بادشاہ کی طرف سے بابل کے حکیمون کے قتل کے لئے مقرر ہوا تھا اور اوس سے یون کہا کہ بابل کے حکیمون کو ہلاک مت کر مجھے بادشاہ کے حضور لے چل مین بادشاہ کو تعبیر بتا دونگا۔

○ تب اریوک دانی ایل کو شتابی سے بادشاہ کے حضور لے گیا اور عرض کی کہ مین نے یہوداہ کے اسیرون مین سے ایک شخص کو پایا ہے جو بادشاہ کو تعبیر بتا دیگا۔

○ بادشاہ نے دانی ایل سے جسکا لقب بیلطشضر تھا جواب مین کہا کیا تو اوس خواب کو جو مین نے دیکھا اور اوس کی تعبیر کو مجہسے بیان کر سکتا ہے۔

○ دانی ایل نے بادشاہ کے حضور جواب دیا اور کہا وہ بہید جو بادشاہ نے پوچھا حکما۔ اور نجومی اور جادوگر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہیں سکتے۔

[۱] این اسم خداے بخت نصر بوده است از باب اخلاص او را بجناب دانیال داد ۱۲

(۲۸) امادر آسمانها خدائیست که کشف کنندهٔ
رازهاست و به بخت نصر ملک آنچه که در ایام
آخرین واقع میشود اعلام دهنده است خواب
تو در رویاے سر تو که بر بسترت بوده این است۔

(۲۹) نسبت بتو اے ملک در بسترت بتو افکار
بر آمد که بعد ازین چه واقع خواهد شد و مکشوف
سازندهٔ رازها ترا آنچه که میشود اعلام گردانیده است

(۳۰) نسبت بمن این رازنه جهة ازدیاد حکمتم از
تمامی ذی حیاتان بر من کشف گردیده است
بلکه سبب این است که تعبیر بملک اعلام شود
و با فکار قلبت معارفت کردی۔

(۳۱) دیدی و اینک تمثال بزرگ
که ضیایش افزون و تماشایش مهیب بود
در برابرت ے ایستاد۔

(۳۲) و این تمثال سرش از طلای نیکو و سینه اش
و بازوهایش از نقره و شکمش و رانهایش از برنج۔

(۳۳) و ساقهایش از آهن و پاهایش
قسمے از آهن و قسمے از گل بود۔

(۳۴) ملاحظه کردی که تا سنگے بدون دستها
جدا شده آن تمثال را بر پاهاے آهنی و گلینش
زد و آنهارا سحق نمود۔

○ لکن آسمان پر ایک خدا ہے جو رازکی باتین آشکارا
کرتا ہے اور وہ بنوکدنصر بادشاہ کو وہ بات بتاتا ہے
جو آخری ایام مین ہوگی تیرا خواب اور تیرے دماغی خیال
جو تو نے اپنے پلنگ پر دیکھے سو یہ ہین۔

○ تو اے بادشاہ اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا خیال
کرنے لگا کہ آیندہ مین کیا ہوگا سو وہ جو رازون کا کھولنے
والا ہے تجھپر ظاہر کرتا ہے کہ کیا کچھہ ہوگا۔

○ لیکن یہ راز مجھپر آشکارا کیا گیا ہے اسلئے نہین کہ
مجھمین کسی اور زندہ کی نسبت سے زیادہ حکمت ہے
بلکہ اسلئے کہ اسکی تعبیر بادشاہ سے کی جاے اور تاکہ
تو اپنے دل کے تصورون کو پہچانے۔

○ تو نے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھہ ایک بڑی
مورت تھی وہ بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت
تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت ہیبتناک تھی

○ اوس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اوسکا سینہ اور
اوسکے بازو چاندی کے اوسکا شکم اور رانین تانبے کی تھین۔

○ اوسکی ٹانگین لوہے کی اور اوس کے پاون کچھہ
لوہے کے اور کچھہ مٹی کے تھے۔

○ اور تو اوسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اوسکے کہ
کوئی ہاتھہ سے کاٹ کے نکالے آپسے نکلا جو اوس مورت کے
پاون پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور اونہین ٹکڑے ٹکڑے کیا

(۳۵) انگاه آہن وگِل وبِنج ونقره وطلا باہم سحق شدند ومثل کاه خرمن تابستانی گردیده باد آنہارا بحدے برداشت که اثرے از آنہا پیدا نشد وسنگے که تمثال رازد بکوه بزرگ مبدل شد تمامی زمین را مملو ساخت۔

(۳۶) خواب ہمین است وتعبیرش را در حضور ملک بیان خواہم کرد۔

(۳۷) تو اے ملک ملک الملوکی چونکه خداے آسمانہا تورا مملکت وقدرت وقوت وعزت داده است۔

(۳۸) ودر ہر جائیکه بنی آدم سکونت دارند حیوانات صحرا ومرغان ہوا را بدست تو تسلیم نموده است وتورا بر ہمگی آنہا مسلط گردانیده است آن سر طلا توئی۔

(۳۹) وبعد از تو مملکت دیگرے که از تو پست تر است خواہد برخواست ومملکت سیمین دیگرے از برنج که بر تمامی زمین سلطنت خواہد نمود۔

(۴۰) ومملکت چہارمین مثل آہن سخت خواہد بود زیرا چنانیکه آہن ہر چیزے را سحق ومغلوب میسازد وہمچنان این نیز مثل آہنے که ہمگی آنہارا منکسر میسازد سحق وشکسته خواہد گردانید۔

○ تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیہان کے بھوسے کی مانند ہوسے اور ہوا اونہین اوڑا لے گئی یہانتک که اونکا پته نه ملا اور وه پتھر جس نے اوس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بھر دیا۔

○ وه خواب یه ہے اور اوسکی تعبیر بادشاه کے حضور بیان کرتا ہون۔

○ تو اے بادشاه بادشاہون کا بادشاه ہے اس لئے که آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے۔

○ اور جہان کہین بنی آدم سکونت کرتے ہین اوس نے میدان کے چوپاے اور ہوا کے پرندے تیرے قابو مین کر دئے اور تجھے اون سبھون کا حاکم کیا تو ہی وه سونے کا سر ہے۔

○ اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہوگی جو تجھ سے چھوٹی ہوگی اور اوسکے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کرے گی۔

○ اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح که لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزون پر غالب ہوتا ہی ہان لوہے کی طرح سے جو سب چیزون کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اوس ہی طرح وه ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور کچل ڈالے گی

(۴۱) وچنانیکه پاها و انگشتها دیدی که قسمے از گِل کوزه گری و قسمے از آهن است لهذا این مملکت تقسیم خواهد شد اما سختی آهن قدرے در آن خواهد ماند چونکه آهن را با گِل کوزه گری دیدی که ممزوج است

(۴۲) و از آنجا ئیکه انگشتان پاهایش قسمے از آهن و قسمے از گِل بود پس آن مملکت نیز قطعه قوی و قطعه ازان ضعیف خواهد بود۔

(۴۳) وچنانیکه آهن را دیدی که با گِل کوزه گری ممزوج است همچنان ایشان خویشتن را بنسل آدمی ممزوج خواهند کرد اما بهمدیگر نخواهند چسپید بنهجے که آهن بگِل ممزوج نمی گردد۔

(۴۴) وبیومنی بانی ملکی بت مقیم الٰه وشمیا ملکوث ولعالمین لبش خربتا وملکوث لنا ہیا حینا الیش شبقتا بث وفدق وبیث تلوق کل انی ملکوتی وهی بت کلی لعالم۔

(۴۴) یعنی و در ایام آن ملوک خداے آسمان مملکتے را که هرگز زائل نشود برپا خواهد داشت و این مملکت بقوم دیگر واگذاشته نخواهد شد بلکه تمامی این مملکتها را سحق و مغلوب گرداند و این ابداً برقرار خواهد بود۔

○ اور جو کہ تو نے دیکھا کہ اوسکے پاؤن اور اونگلیان کچھہ تو کمھار کی ماٹی کی اور کچھہ لوہے کی تھین سو اوس سلطنت مین تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اوسمین لوہا گلاوے سے ملا ہوا تھا سو لوہے کی توانائی اوسمین ہوگی۔

○ اور جیسا کہ پاؤن کی اونگلیان کچھہ لوہے کی اور کچھہ ماٹی کی تھین سو وہ سلطنت کچھہ قوی کچھہ ضعیف ہوگی۔

○ اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا گلاوے سے ملا ہوا ہے وہ اپنے کو انسان کی نسل سے ملائینگے لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین کھاتا تیسا وہ باہم میل نہ کھائینگے۔

○ اور اون بادشاہون کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑے گی وہ اون سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہ ہی تا ابد قائم رہے گی۔

○ اور اون بادشاہون کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسرے کے قبضہ مین نہ پڑے گی وہ اون سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہ ہی تا ابد قائم رہے گی۔

(۴۵) وچنانیکه سنگ را دیدی که بے واسطه دستها از کوه جدا شده آهن و برنج و گل و نقره و طلا را سحق نمود لهذا خدائے کبیر ملک را بآنچه که بعد ازین واقع میشود اعلام نموده است وخواب متین و تعبیرش صحیح است۔

(۴۶) آن گاه بخت نصر ملک بر روئے خود افتاده دانیال را سجده نمود وامر فرمود که هدیها وبخورهاے خوشبو باو بریزند۔ (الخ)

○ جیسا کہ تونے دیکھا کہ وہ پتھر بغیر اوسکے کہ کوئی ہاتھ سے اوسکو پہاڑ سے کاٹ نکالے آپ سے آپ نکلا اور اوسنے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالےٰ نے بادشاہ کو وہ کچھہ کہا یا جو آگے کو ہونے والا ہی اور یہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی۔

○ تب بادشاہ بنوکدنصر اوندھے مُنہ گرا اور دانی ایل کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اوسے انعام اور عطر دین۔

اس بشارت مین مملکت اولےٰ سے بخت نصر کی سلطنت مراد ہے جسپر خود حضرت دانیال ع نے نص فرمائی ہے۔ اور مملکت ثانیہ سے مدینین اور فارس کی سلطنت مراد ہے جیسا کہ حضرت دانیال ع کی کتاب کے باب پنجم مین آیت ۲۵ سے ۲۹ تک مرقوم ہے۔

آیات مذکورہ کا فارسی اور اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

(۲۵) نوشته که تحریر گردید اینست که منی منی سقل اوفرسین۔

(۲۶) وتفسیر کلام اینست منی که خدا مملکت را شمرده است وآنرا بانجام رسانیده است

(۲۷) ثقل در میزان سنجیده شده کم یافته شده۔

(۲۸) پریش مملکت تقسیم کرده شده است و بمدیان وفارس داده شده است۔

○ اور نوشتہ جو لکھا گیا سو یہ ہے مِنی مِنی ثقیل اوفرسین۔

○ اور لفظ مِنی کے یہ معنی ہین کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا۔

○ ثقیل کے یہ معنی ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا۔

○ فریش کے یہ معنی ہین کہ تیری مملکت منقسم ہوئی اور مادیون اور فارسیون کو دی گئی۔

جس سے ظاہر ہوا کہ یہ سلطنت اول امر مین بہ نسبت سلطنت کلدانیین کے ضعیف تھی تا اینکہ قورش سلطان ایران کے زمانہ مین اوس کے لئے قوت حاصل ہوئی۔

اور مسیحیین کے اعتقاد مین قورش سے کیخسرو مراد ہے جو حضرت مسیحؑ کی ولادت سے ۵۳۶ برس
پہلے بابل پر مسلط ہوا تھا۔
اور مملکت ثالثہ سے اسکندر ابن فیلاقوس رومی کی سلطنت مراد ہے جو حضرت مسیحؑ کی ولادت سے ۳۳۳
سال قبل ایران پر مسلط ہوا تھا جس نے فارس کی سلطنت کو ملوک طوائف پر منقسم کر دیا تھا۔
اور مملکت چہارم سے ساسانیون کی سلطنت مراد ہے جو کبھی قوی اور کبھی ضعیف رہی۔ اور نوشیروان
کے زمانہ مین ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پیدا ہوے اور حق تعالےٰ نے حضرت صلعم کو سلطنت ظاہرہ
و باطنیہ مرحمت فرمائی اور حضرت صلعم کے اتباع نے تھوڑی سی مدت مین شرق و غرب عالم پر تسلط
حاصل کر لیا اور ظہور اسلام کے بعد ساسانیون کی سلطنت نیست و نابود ہو گئی اور رویاے مذکورہ کا
اوسی دیار سے تعلق ہے پس سلطنت ابدیہ سے حضرتؐ ہی کی سلطنت مراد ہے جو کسی دوسرے
شخص کو نہ دیجایگی اور ظاہراً و باطناً برقرار رہیگی حضرت صاحب الامرؑ کے زمانہ مین اس سلطنت کی
تکمیل ہو گی اور حضرتؑ کے ظہور سے پہلے سلطنت اسلام مین کسی قدر ضعف پیدا ہوگا جسکی علامتین
ظاہر ہوتی جاتی ہین اور حضرتؑ کے ظاہر ہونے کے بعد وہ ضعف بالکل برطرف ہو جاے گا اور تمام
مذاہب ایک دین ہو جائین گے۔
پس جو پتھر کہ پہاڑ سے بدون ہاتھون کے جدا ہوگا اور اوس مورت کے پاؤن پر گریگا جو لوہے۔ مٹی۔
چاول۔ چاندی اور سونے کو پیس ڈالے گا اور بعد کو بہت بڑے پہاڑ کے ساتھ بدل جاے گا
جو تمام روے زمین کو بھر دیگا اس کا ظاہر حضرت محمد صلعم سے اور اس کا باطن حضرت کے فرزند رشید
جناب صاحب الامرؑ سے تعلق رکھتا ہے۔

تیرھوین بشارت حضرت دانیال کی کتاب کے باب ۷ مین جہان چار حیوانون
کی نمائش کا تذکرہ ہے اس طرح بیان کیا گیا ہے جسکا عربی ترجمہ یہ ہے۔
فی السنۃ الاولی لبلطشاصر ملک الکلدانیین رای دانیال مناما و مناظر
راسہ علی مضجعہ وکتب المنام و راس کلامہ ۞ انا دانیال رایت فی رویای

لیلا واذا اربعة ریاح اسماء هجمن الی البحر الاعظم ○ واربعة وحوش کبار
صعدوا من البحر یتمیز بعضهم من بعض ○ الاول مثل لبوة لها جناحان
وجناحاها مثل نسر ونظرت واذا جناحاها قمعطا وخرجت من الارض
وقامت علی رجلی انسان واعطی لها قلب انسان ○ واذا الوحش الثانی
شبیه بالدب وفی ناحیة واحدة قام وثلثة اضلاع فی فمه بین اسنانه
وهکذا قالوا له قم کل لحما کثیرا ○ ومن خلف هذا نظرت واذا وحش اخر
مثل النمر وله اربعة اجنحة طائر من فوقه واربعة رؤس للوحش واعطی
له سلطان ○ ومن خلف هذا نظرت واذا وحش رابع مخوف ومهول وقوی
بالاکثر واسنانه حدید کبار یاکل ویدق وما تبقی یدوسه برجلیه وهو تمیز
بالاکثر من جمیع الوحوش من قبله وله عشرة قرون ○ وتاملت فی قرونه واذا قرن
اخر صغیر صعد فی وسطهم وثلاثة قرون قلعت من قدامه من وجهه واذا
عینان مثل عینی انسان فی هذا القرن وفمه یتکلم بالعظائم ○ نظرت
واذا کراسی وضعت والعتیق الایام جلس ولباسه ابیض مثل الثلج وشعر
راسه مثل الصوف النقی وکرسیه لهیب نار وبکراته نار تتقد ○ ونهر نار
یجری ویخرج من قدامه والوف الوف یخدمونه وربوات ربوات وقوف
امامه وانتصب موضع الحکم وفتحت الاسفار ○ ونظرت حینئذ من
صوت الکلمات العظیمة التی تکلم بها ذلک القرن حتی قتل ذلک الوحش
وهلک واعطی جسده لتحریق النار ○ ونقلت ریاسة بقیة الوحوش
واعطی لها طول حیاة زمان ووقت ○ ونظرت فی رؤیا اللیل واذا مع
سحب السماء مثل ابن الانسان کان اتیا وبلغ الی العتیق الایام وقربوا امامه
واعطیت له الریاسة والکرامة والمملکة وجمیع الشعوب والقبائل والالسن

يتعبدون له وسلطانه سلطان ابدى الذى لا يزول ومملكته لا تنفسد فصغرت نفسى انا دانيال فى حواسى ومناظر راسى اقلقتنى ۝ وتقدمت لواحد من القيام وطلبت منه التحقيق من اجل هولاء كلهم فقال لى التحقيق واعلمنى تاويل الكلمات ۝ هولاء الوحوش الاربعة الكبار اربع ممالك تقوم على الارض ۝ هذه تنتزع وتاخذ قد يسوا العلى المملكة ويستحوذون عليها الى الابد والى الابد الاباد ۝ فطلبت بتحقيق من اجل الوحش الرابع لانه كان متميزا عن كل وحش ومخوفا بالاكثر اسنانه حديد ومخاليبه نحاس ياكل ويدق وما تبقى يدوسه برجليه ۝ ومن اجل قرونه العشرة التى فى راسه واذ صعد الاخر نفض ثلاثة من الاولين وذلك القرن له عينان وفم يتكلم بالعظائم ومنظره اعظم من الباقى ونظرت ذلك القرن ضع حربا مع القديسين وقوى عليهم ۝ حتى جاء العتيق الايام واعطى الحكم لقديسى العلى والزمان بلغ واخذت القديسون المملكة ۝ فقال الوحش الرابع مملكة رابعة تكون فى الارض هذه تعلو جميع المملكات وتاكل كل الارض وتدوسها وتدقها ۝ وعشرة قرونه عشرة ملوك يقومون ومن خلفهم يقوم اخر هذا يفوق بالشرور جميع من قبله ويذل ثلثه ملوك ۝ ويتكلم على العلى كلاما ويضل قديسى العلى ويظن ان يغير الاوقات والنواميس ويدفع فى يده الى وقت اوقات ونصف وقت ۝ وينتصب موضع الحكم وينقلون الرياسة ليفسدوا ويهلكوا الى النهاية ۝ والمملكة والسلطان وعظمته التى للملوك الذين تحت السماء كلها اعطيت لقديسى العلى ومملكته مملكة ابدية وكل الرياسات له تتعبد ۝ الى هاهنا اية القول انا دانيال قلقتنى افكارى بالاكثر وشكلى تغير على وحفظت الكلمة فى قلبى -

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اسطرح مذکور ہے۔

(۱) ودر سال اول بلشیضر ملک بابل دانیال خوابے را و دیدہ شدہ ہاے سرش بر بسترش را دید بعد خواب را نوشت و اجمال سخنہا را بیان کرد

(۲) دانیال متکلم شدہ گفت در دیدہ شدہ ہاے شبانہ ام رویا را دیدم و اینک چہار باد ہوا بر دریاے عظیم ہجوم آور شدند۔

(۳) و چہار حیوان بزرگ کہ نمائش آنہا از ہمدیگر تفاوتے داشتند از دریا بیرون آمدند۔

(۴) اولین مثل شیر و بالہاے عقاب ویرا بود و تا کندہ شدن بالہایش نگریستم کہ از زمین برداشتہ شدہ مانند آدمی بر پایہا ایستاد و قلب انسانی باو دادہ شد۔

(۵) و اینک حیوان ثانوے غیرے را کہ مشابہ خرس بود و بیک جانب می ایستاد و در میان دندانہاے دہانش سہ استخوان پہلو بودہ و ویرا چنین گفتہ میشد کہ برخیز و گوشت بسیارے را بخور

(۶) بعد از آن نگریستم و اینک دیگرے مثل ببر کہ بر پشتش ویرا چہار بال مرغ بود و این حیوان را چہار سر و سلطنت بوے دادہ شد۔

(۷) بعد از آن در دیدنیہاے شبانہ نگریستم

○ شاہ بابل بلشضر کے پہلے سال مین دانی ایل نے اپنے بستر پر ایک خواب اور اپنے سر کی رویتین دیکھین تب اوسنے اوس خواب کو لکھا اور اوس احوال کا مفصل بیان کیا۔

○ دانی ایل بولا اور کہا کہ مین نے رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان کی چار ہوائین بڑے سمندر پر باہم زور سے چلین۔

○ اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے نکلے۔

○ پہلا شیر ببر کے مانند تھا اور عقاب کے سے پر رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا جبتک اوسکے پر اوکھاڑے گئے اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کی طرح پاؤن پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا۔

○ اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کے مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکے منہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اور اونھون نے اوس سے کہا کہ اوٹھ اور بہت گوشت کھا۔

○ بعد اوسکے مین نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور حیوان تیندوے کے مانند اوٹھا جسکی پیٹھ پر پرندے کے سے چار پر تھے اور اوس حیوان کی چار سر تھے اور سلطنت اوسی دیگئی۔

○ اوسکے پیچھے مین نے رات کی رویتون کے وسیلے سے دیکھا

واینک حیوان چهارمین سهمگین ومهیب وبسیار
قوی و ویرا دندانهاے بزرگ آهنین بود میخورد
وپاره پاره میکرد وباقی مانده را بپاهاے خویش پایمال
مے نمود ونمایشش از تمامی حیوانات پیشین
ازوے تفاوتے داشت و ویراده شاخ بود۔

(۸) وحینیکه باین شاخها ملاحظه میکردم
اینک درمیان شاخها شاخ کوچک
غیرے برآمده ودر برابرش سه شاخهاے
اولین ازوے کنده شدند واینک درین
شاخ چشمانے مانند چشمان آدمی ودهانیکه
بحرفهاے بزرگ متکلم شد۔

(۹) تا گذاشتن کرسیها نگریستم که صاحب روزهاے
قدیم نشست لباسش مثل برف وموے سرش
مانند پشم پاک بوده کرسیش مثل آتش شعله ور
وچرخهایش مانند آتش سوزان بود۔

(۱۰) از حضورش نهر آتشین صادر شده
بیرون آمد هزاران هزار باو خدمت می نمودند
وده هزار ده هزار درحضورش می ایستادند
دیوان برپا وکتابها گشوده گردید۔

(۱۱) آنگاه نظر بصداے سخنان بزرگانه
که این شاخ میراند ملاحظه کردم وتا کشته شدن

اور کیا دیکھتا ہون کہ چوتھا حیوان ہولناک و ہیبتناک اور
نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تھے اور بڑے
بڑے تھے وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچی کو اپنے
پاؤن سے لتاڑتا تھا اور یہ اون سب حیوانون سے جو اوسکے
آگے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ تھے۔

٥ مین نے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون
کہ اونکے بیچ مین سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے
آگے پہلو مین سے تین سینگ جڑ سے اوکھاڑے گئے
اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین آنکھین تھین انسان
کی آنکھون کے مانند اور ایک منہ تھا جو بڑی بڑی باتین
بول رہا ہے۔

٥ مین یہان تک دیکھتا رہا کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم
الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکے
سر کے بال صاف ستھرے اون کی مانند اوسکا تخت آگ
کی شعلہ کے مانند تھا اور اوسکے پہیے جلتی آگ کے مثل تھے

٥ ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوس کے آگے سے نکلا
تھا ہزارون ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تھے اور
لاکھون لاکھ اوسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی
تھی اور کتابین کھلی ہوئی تھین۔

٥ مین نے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ کی آواز
کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین

این حیوان وهلاک شدن جسمش وتسلیم شدنش
بآتش سوزان مے نگریستم۔

(۱۲) وسلطنت سائر حیوانات ازانها رفع شد
ودرازی عمر بآنها داده شد تا بزمانِ معینے۔

(۱۳) در رویاے شبانه نگریستم واینک
در ابرهاے آسمانی شخصے مانند فرزند انسان
مے آمد ونزد صاحب روزهاے قدیم نزدیکی
نموده بحضورش آورده شد۔

(۱۴) وباو سلطنت وعظمت ومملکت داده شد
تا آنکه تمامی قومها وامتها وزبانها اورا خدمت
نمایند سلطنتش سلطنت ابدی است که درنگذرد
ومملکتش فانی نخواهد گردید۔

(۱۵) روح من که دانیالم درمیان بدنم ملول
گردید ورویاے سرم مرا مشوش گردانید۔

(۱۶) بیکے از حاضران تقرب جسته دربارهٔ اینهمه
حقیقت را ازوے سوال نمودم که او بمن متکلم شده
تعبیر این قصه هارا بمن اعلام نمود۔

(۱۷) که این چهار حیوان بزرگ چهار ملک اند
که از زمین خواهند برخاست۔

(۱۸) اما مقدسین خداے متعال مملکت را خواهند
گرفت ومملکت تا ابد وابد الآباد مالک خواهند شد۔

یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک
کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا۔

۰ اور باقی حیوانون کی سلطنت بھی اونسے لے لی گئی پر اونکی
زندگی قائم رہی اور وہ ایک مدت اور ایک ساعت تک جئے

۰ مین نے رات کی رویتون کے وسیلے دیکھا اور
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند
آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک
پہنچا وہ اوسے اوسکے آگے لائے۔

۰ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسے دی گئی کہ سب
قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنے والے اوسکی
خدمتگزاری کرین اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو
جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہ ہوگی۔

۰ مجھہ دانی ایل کی روح میرے بدن مین ملول ہوئی
اور میرے سر کی رویتون نے مجھے گھبرا دیا۔

۰ مین اون مین سے جو نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کے
پاس گیا اور اوس سے ان ساری باتون کی حقیقت پوچھی
اوس نے مجھسے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی۔

۰ یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ ہین جو زمین
مین برپا ہونگے۔

۰ لیکن حق تعالے کے مقدس لوگ سلطنت لیوینگے اور
ابد تک ہان ابد الآباد تک اوس سلطنت کے مالک رہینگے۔

(۱۹) آنگاه درباره حیوان چهارمی حقیقت را
خواستم بدانم که نمایشش از تمامی آنها تفاوت داشته
بسیار مهیب بود و دندانهایش از آهن و ناخنهایش
از برنج بوده میخورد و پاره پاره میکرد و باقیمانده
را بپایهایش پایمال مے نمود۔

(۲۰) و همچنان درباره ده شاخهاے سرش
و آن دیگرے که برآمد که در برابرش آن سه
افتاد یعنی از براے آن شاخے که وے را
چشمان بوده دهانش سخنان بزرگ میراند
و نمایشش از همسرانش بزرگتر بود۔

(۲۱) و چنینے که ملاحظه نمودم این شاخ
با مقدسین جنگ نموده بر ایشان غالب آمد۔

(۲۲) تا بوقت آمدن صاحب روزهای قدیم
و اجراے حکم براے مقدسین خداے متعال
و رسیدن زمانیکه مقدسین مالک مملکت گردیدند

(۲۳) و او چنین گفت که حیوان چهارمی بر زمین
مملکت چهارم خواهد بود که از تمامی ممالک تفاوت
داشته همگی زمین را خواهد خورد و آن را پاره
پاره کرده پایمال خواهد نمود۔

(۲۴) و ده شاخ ازین مملکت ده ملک اند که خواهند
برخاست و بعد از آنها دیگرے که از پیشینیانش

○ تب مین نے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانون
جو اون سبھون سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبتناک تھا
جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تھے جو
نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچتی کو اپنے پاؤن سے
لتاڑتا تھا۔

○ اور دس سینگون کی جو اوسکے سر پر تھے اور اوس
ایک کے جو نکلا اور جسکے آگے تین گر گئے ہان اوس
سینگ کی جسکی آنکھین تھین اور ایک مُنہ جو بڑے
گھمنڈ کی باتین بولتا تھا اور اوسکا چہرہ اوسکے
ساتھیون کی نسبت سے زیادہ رعب دار تھا۔

○ مین نے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسون سے
جنگ کرتا اور اون پر غالب ہوتا رہا۔

○ جبتک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالے کے مقدسون
کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس
لوگ سلطنت کے مالک ہون۔

○ وہ یون بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے جو
دنیا مین ہوگی وہ ساری سلطنتون سے متفرق
ہوگی اور ساری زمین کو نگلے گی اور اوسے لتاڑیگی
اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کرے گی۔

○ اور وہ دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین
جو اوس سلطنت مین سے اوٹھین گے اور اونکے بعد

تفاوت دارد و بر خاستہ سہ ملک را پست
خواہد ساخت۔

(۲۵) و بر ضد خدای متعال سخنان را راندہ
مقدسین متعال را مندرس خواہد کرد و بفکر
تغییر دادن زمانہا و شریعتہا خواہد افتاد کہ
آنہا مدت یک زمان و زمانہا و نیم زمان
بدست وے تسلیم خواہد شد۔

(۲۶) پس دیوان نشستہ سلطنتش بر داشتہ
خواہد شد کہ تا بآخر مستاصل و فانی خواہد کرد۔

(۲۷) و مملکت و سلطنت و عظمت مملکت در
زیر تمامی آسمان بقوم مقدسین خدای متعال
تسلیم خواہد شد کہ مملکتش مملکت دائمی است
و تمامی مملکتہا وے را خدمت نمودہ اطاعت
خواہند کرد۔

(۲۸) آخر سخن تا باینجاست نسبت بمن کہ
دانیالم افکارم مرا بشدت مضطرب ساختہ
گونہ ام در من متغیر گردید نہایت قصہ را در قلبم
نگاہ داشتم۔

ایک اور اوٹھے گا اور وہ پہلون سے متفرق ہوگا او
تین بادشاہون پر غالب ہوگا۔

O اور وہ حق تعالے کی مخالفت مین باتین کرے گا
اور حق تعالے کے مقدسون کو تصدیعہ دیگا اور چاہیگا
کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالے اور وہ اوسکے
قبضے مین دئے جائین گے یہان تک کہ ایک مدت
اور مدتین اور آدہی مدت گذر جاے گی۔

O پر عدالت بیٹھے گی اور وہ اوسکی سلطنت اوس سے
لے لین گے کہ اوسے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرین۔

O اور تمام آسمان تلے کے سارے ملکون کی سلطنت
اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالے کے مقدس
لوگون کو بخشی جاے گی اوسکی سلطنت ابدی سلطنت
ہے اور ساری مملکتین اوس کی بندگی کرین گی
اور فرمان بردار ہون گی۔

O وہ بات یہان تک تمام ہوئی مین جو دانی ایل ہون
میرے اندیشون نے مجھے نہایت گھبرایا اور میرا
چہرہ مجھ مین متبدل ہوا پر مین نے یہ بات اپنے
دل مین رکھی۔

یہود کے جملہ مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ان چار حیوانون کی نمائش سے بتون کی نمائش
مراد ہے جس سے چار سلطنتین مراد ہین۔
۱ سلطنت بابل۔ ۲ سلطنت کیانیان۔ ۳ سلطنت اسکندر رومی۔ ۴ سلطنت ملوک طوائف

جو بالآخر ساسانیون کی طرف منتہی ہوگئی جنکے سلسلہ مین نوشیروان عادل بھی داخل ہے جنکے زمانہ مین حضرت رسول خداؐ پیدا ہوے ہین - اور حضرت دانیال اور ملک معبّر کے کلام مین سلطنت مقدسین سے دولتِ اسلام کا ظاہر ہونا مراد ہے اس لئے کہ سلطنتِ چہارم ظہور دولتِ اسلام کی وجہ سے نیست و نابود ہوئی ہے - اور دولت مقدسین کی جناب صاحب الامرعؑ کے مبارک زمانہ مین تکمیل ہوگی - بہرحال سلطنت دائمی سے سلطنتِ اسلام مراد ہے -

چودہوین بشارت } یہودے حواری نے اپنے رسالہ عامہ مین حضرت ادریس[۱] کی اس خبر کو نقل کیا ہے جسے ہم نسخہ سریانیہ سے نقل کرتے ہین جو ۱۸۸۶ء مین طبع ہوا ہے - اوسکی عبارت آیت ۱۴ لغایت ۱۶ مین اس طرح مرقوم ہے -

(۱۴) اینونبیلی اوپ عل دانی ھاوثیلی دبلی دسبع من ادم خنوخ کد امر ھا بلبلی مریا بربوانی دقد یشی (۱۵) دعبد دیوان عل کل دمن حس لکله کبوده بوث کلی بل خنی دکبورو ناد بلا زدوعث باله ابد لون دبوث کلی ھیر منی قشی (۱۶) انی دھم ملون خطای کبوری -

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے -

وقد تنبئ علی ھؤلاء ذلك الذی ھو سابع مخلوق من ادم اخنوخ قائلا ھا الرب قد جاء معه ربوات ملائکته القدیسین ○ لیمشی القضاء علی الکل ویوبخ منافقیھم من اجل جمیع اعمال نفاقاتھم التی نافقوا بھا ومن اجل جمیع الاقوال الصعبة التی تکلم علیه الخطاة المنافقون ○ ھؤلای ھم متذمرون ذامو احظوظھم سالکین فیما یخص شھواتھم وفمھم یتکلم بالعظائم المبھرة ویعجبون الوجوہ بقلة منفعة الاخرہ -

---

[۱] حضرت ادریسؑ کے زمانہ عروج سے حضرت مسیحؑ کی ولادت تک ۳۰۰۷ برس ہوتے ہین جیسا کہ نصاریٰ کے مورخین وقسیسین کا خیال ہے اور آپ حضرت آدمؑ سے ساتوین بزرگ ہین ۱۲

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح منقول ہوا ہے۔

(۱۴) لیکن خنوخ کہ ہفتم از آدم بود در بارۂ ہمین اشخاص خبر داد گفت اینک خداوند با ہزاران ہزار از مقدسین خود آمد۔

○ اِن کے بارہ مین خنوک نے بھی جو آدم سے ساتوین پشت مین تھا یہ پیشگوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھون مقدسون کے ساتھہ آیا۔

(۱۵) تا بر ہمہ داوری نماید و جمیع بیدینان را ملزم سازد بر ہمہ کارہاے بیدینی کہ ایشان کردہ اند و بر تمامی سخنان زشت کہ عاصیان بیدین بخلاف او گفتہ اند۔

○ تاکہ سب آدمیون کا انصاف کرے اور سب بیدینون کو اونکی بیدینی کی اون سارے کامون کی سبب جو اونہون نے بیدینی سے کئے ہین اور اون ساری سخت باتون کے سبب جو بیدین گنہگارون نے اسکی مخالفت مین کہی ہین قصوروار ٹھہرائے

(۱۶) اینند گلہ مندان و ہمہ کنان الخ

○ یہ بڑبڑانے والے اور شکایت کرنے والے ہین اور اپنی خواہشون کے موافق چلتے ہین اور اپنے منہ سے بڑے بول بولتے ہین اور نفع کے لئے لوگون کی رو داری کرتے ہین۔

لفظ ہریا بمعنی رب کا مخدوم وغیرہ کے معنون پر اطلاق کرنا شائع ہے جیسا کہ کتب عہد قدیم وجدید سے معلوم ہوتا ہے اور لفظ قدلیشی کا اطلاق جو بمعنی مقدس ہے عہد قدیم وجدید مین اوس مومن پر شائع ہے جو زمین مین موجود ہو چنانچہ حضرت ایوب کی کتاب کے باب ۵ آیت ۱ مین اس طرح مرقوم ہے۔

(۱) تمنا اینکہ بخوانی اگر از برایت استجابت کنندہ باشد اما بکدام یک از مقدسان توجہ خواہی نمود

○ کسی کو پکارئے۔ کیا کوئی تجھے جواب دیگا؟ اور قدسیون مین سے تو کس کی طرف متوجہ ہوگا؟

پس اس مقام پر لفظ مقدسان سے وہ مومنین مراد ہین جو روے زمین پر موجود تھے اور یہ مطلب علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک از قبیل واضحات ہے۔ اور علماء کاتھلک کے نزدیک لفظ مذکور سے ایسے مومنین کا مراد ہونا جو روے زمین پر موجود ہون اس لئے واضح ہے کہ اونکا مظہر[۱] حضرت عیسیٰؑ کے بعد پیدا ہوا ہے

---

[۱] مظہر سے ارواح صالحین کے آلام کی جگہ مراد ہے تا اینکہ اونکے لئے باپ کے بخشدینے کی وجہ سے نجات حاصل ہوجاے ۱۲

جو حضرت ایوب کے زمانہ مین موجود نہ تھا۔

اور رسالہ اولے کے باب ۱ کی ۲ آیت مین جو اہل قرنتیس کے لئے لکھا گیا ہے اسطرح مرقوم ہے۔

(۲) بکلیسائے خدا کہ در قرنتیس است از مقدسین در مسیح عیسے کہ برائے قداست خواندہ شدہ اند الخ

○ خدا کی اوس کلیسا کے نام جو کرنتھس مین ہی یعنی انکے نام جو مسیح یسوع مین پاک کئے گئے اور مقدس لوگ ہونیکے لئے بلائے گئے ہین اور ان سب کے نام بھی جو ہر جگہ ہمارے اور اپنے خداوند یسوع مسیح کا نام لیتے ہین

پس لفظ مقدسین سی وہ لوگ مراد ہین جو حضرت مسیح ؑ پر ایمان لائے تھے اور قرنتیس مین موجود تھے۔

اور پولس کے رسالہ کے باب ۱۲ کی آیت ۱۳ مین جو اہل روم کے لئے لکھا گیا ہے اس طرح مرقوم ہے۔

(۱۳) مشارکت در احتیاجات مقدسین کنید و در غریب نوازی سعی کنید۔

○ مقدسون کی احتیاجین رفع کرو۔ مسافر پروری مین لگے رہو۔

اور رسالہ مذکورہ کے باب ۱۵ کی آیت ۲۵ و ۲۶ مین اس طرح مرقوم ہوا ہے۔

(۲۵) لیکن الآن عازم اورشلیم ہستم تا مقدسین را خدمت کنم۔

○ لیکن بالفعل تو مقدسون کی خدمت کرنے کے لئے یروشلیم کو جاتا ہون۔

(۲۶) زیرا کہ اہل مکادونیہ واخایہ مصلحت دیدند کہ زکاتے برائے مفلسین مقدسین اورشلیم بفرستند۔

○ کیونکہ مکدنیہ اور اخیہ کے لوگ یروشلیم کے غریب مقدسون کے لئے کچھہ چندہ کرنے کو رضامند ہوے۔

اور رسالہ پولس کے باب ۱ کی آیت ۱ مین جو فیلپیان کو لکھا گیا ہے اسطرح مرقوم ہے۔

(۱) پولس و تیموتاوس غلامان عیسے مسیح کہ در فیلپے سے باشند با اسقفان و شماسان۔

○ مسیح یسوع کے بندون پولس اور تیمتھیس کی طرف سے فلپی کے سب مقدسون کے نام جو مسیح یسوع مین ہین نگہبانون اور خادمون سمیت۔

پس لفظ مقدسین سے ان مقامات مین مومنین موجودین ہی مراد ہین۔

اور رسالہ اولے کی دسوین آیت مین جو تیموتاوس کو بہیجا گیا ہے یہ عبارت موجود ہے۔

(١٠) کہ در اعمال صالح نیکنام باشید اگر فرزندان را پرورده و خربا، راہنمائی نمودہ و پاہاے مقدسین را شستہ و زحمت کشان را اعانت نمودہ - الخ

پس لفظ مقدسین سے اس جگہ بھی وہی مومنین مراد ہین جو روے زمین پر موجود تھے جسپر دو وجہ سے استدلال ہوسکتا ہے -

١ - جو مقدسین کہ آسمان مین موجود ہین وہ ارواح ہین اور اونکے لئے پاؤن نہین ہین جو شستشو کی محتاج ہون

٢ - اس باب مین شماسہ کے حال کا بیان کرنا مقصود ہے جنکے لئے آسمان پر عروج کرنا ممکن نہین -

اور جبکہ معلوم ہوچکا کہ مریا اور قدیشن یعنی رب و مقدس ہین تو ہم کہتے ہین کہ لفظ رب سے حضرت محمد ص مراد ہین اور ہزاران ہزار مقدسین سے اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار اور حضرت کے اتباع مراد ہین اور حضرت کے آنے سے جو فعل ماضی کے ساتھہ تعبیر کی گئی ہے اوس کی وجہ یہ ہے کہ آپکا تشریف لانا امر یقینی تھا اس لئے لفظ تیلی کا استعمال کیا گیا -

پس حضرت محمد ص ہزاران ہزار مقدسین کے ساتھہ تشریف لائے اور آپ نے تمام لوگون پر حکومت کی اور تمام بیدینون کو الزام دیا اور سب کافرون نے اپنے حال پر گریہ کیا - پس مشرکین نے اسلئے گریہ کیا کہ وہ توحید خدا اور رسالت انبیاء کے قائل نہ تھے اور بت پرستی کو عبادت جانتے تھے اور یہود نے اس لئے گریہ کیا کہ وہ حضرت عیسے ع اور جناب مریم کے حق مین تفریط کرتے تھے اور بعض خیالات واہیہ کا اعتقاد کرتے تھے - اور اہل تثلیث نے اسلئے گریہ کیا کہ وہ توحید خدا مین تفریط اور حضرت عیسے ع کے حق مین افراط کرتے تھے - اور اکثر اہل تثلیث نے اس لئے گریہ کیا کہ وہ صلیب اور تماثیل کی پرستش کرتے تھے اور خیالات واہیہ کا اعتقاد رکھتے تھے -

پندرہوین بشارت انجیل متی کے باب ٣ کی آیت ١ و ٢ مین اسطرح منقول ہے -

بانی یومنی ثلی یوحنا معمدنا ومکرز وا بخزنی دھود وامر تُوبون سبب دقربن ثلہ ملکوت دشمی -

اور عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے -

وفی تلک الایام جاء یوحنا المعمدانی یکرز فی بریۃ یهودا ○ قائلا توبوا فقد اقتربت ملکوت السموات ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مذکور ہے۔

فارسی	اردو
(۱) ودر آن ایام یحیاے تعمید دہندہ در بیابان یہودیہ ظاہر شد و موعظہ کردہ میگفت۔	○ اون دنون مین یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان مین یہ منادی کرنے لگا۔
(۲) توبہ کنید زیراکہ ملکوت آسمان نزدیک است	○ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہی

اور انجیل متی کے باب ۴ کی آیت ۱۲ و ۱۷ و ۲۳ مین اس طرح منقول ہے۔

وکذا شمعلی لیشوع دیوحنا یشلی سبی شوئیلی لکلیل من دایلک شودیلی لمکروزی ولمرثوبون دقربن ملکوت دشمی وبخدارو لیشوع بکلہ کلیلا وملوپی وبجماعثی ومکروزی مشبحرت دملکوت الخ

اور عربی ترجمہ مین اس طرح منقول ہے۔

⑫ فلما سمع یسوع ان یوحنا قد اسلم مضی الی الجلیل۔
⑰ ومن ذلک الزمان بدأ یسوع یکرز قائلا توبوا فقد اقتربت ملکوت السموات
㉓ وکان یسوع یطوف فی کل الجلیل ویعلم فی مجامعهم ویکرز ببشارة الملکوت ویبرئ کل مرض ووجع فی الشعبہ۔

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مذکور ہے۔

فارسی	اردو
(۱۲) وچون عیسے شنید کہ یحیے گرفتار شدہ است بجلیل روانہ شد۔	○ جب اوس نے سنا کہ یوحنا پکڑوا دیا گیا تو گلیل کو روانہ ہوا۔
(۱۷) از آن ہنگام عیسے بموعظہ شروع کرد وگفت توبہ کنید زیراکہ ملکوت آسمان نزدیک است۔	○ اسوقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔

(۲۳) و عیسے در تمامی جلیل میگشت و در کنائس ایشان تعلیم داده و بشارت ملکوت موعظہ ہمی نمود۔ الخ	۵ اور یسوع تمام گلیل مین پھرتا رہا اور انکے عبادتخانون مین تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگون کی ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کرتا رہا۔

اور انجیل متی کے باب ۶ آیت ۱۰ مین اوس نماز کے بیان مین جو جناب عیسےؑ نے اپنے شاگردون کو بتائی تھی اس طرح مرقوم ہے۔

اتنی ملکوتخ۔

جس کا عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

تاتی ملکوتك الخ

اور فارسی اور اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

اے خدا ملکوت تو بیاید۔	تیری بادشاہت آئے۔

اور جب جناب عیسےؑ نے حواریین کو دعوت و وعظ کے لئے بلاد اسرائیلیہ مین بھیجا تو کچھ وصیتین فرمائین جنمین یہ ذیل کی عبارت بھی موجود ہے جو اسی باب کی آیت ۷ مین مرقوم ہے۔

وکذا زلیتم مکرزون وموٗ قرابن ملکوت دشمی۔

جس کا فارسی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

"و در اثنائے راہ موعظہ کنان گوئید کہ ملکوت آسمان نزدیک است"

اور انجیل لوقا کے باب ۹ کی آیت ۱ و ۲ مین اس طرح مرقوم ہے۔

(۱) وقرا بلی یشوع لترعشر تلمیدی و یھبلی قنی خیل وحکم علی کلی شبدی و مرعی لبسومی وشدر یلی لمکروزی ملکوت ذالہ ولبسومی مرعی۔

اور عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

ثم دعا الاثنی عشر رسولا واعطاھم قوۃ وسلطانا علی جمیع الشیاطین وشفاء الامراض ۵ وارسلھم یکرزون بملکوت اللہ ولیشفون المرضی۔

اور فارسی اور اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

فارسی	اردو
(۱) پس دوازدہ شاگرد خود را طلبیدہ بایشان قدرت و اقتدار بر جمیع دیوہا و شفاد ادن امراض عطا فرمود۔	۞ پھر اوس نے اون بارہ کو بلا کر اونہین سب بدروحون پر اور بیماریون کے دور کرنے کے لئے قدرت اور اختیار بخشا۔
(۲) وایشان را فرستاد تا بملکوت خدا موعظہ کنند و مریضان را صحت بخشند۔	۞ اور اونہین خدا کی بادشاہت کی منادی کرنے اور بیمارون کو اچھا کرنے کے لئے بھیجا۔

اور انجیل لوقا کے باب ۱۰ کی آیت ۱ و ۸ لغایت ۱۱ مین اس طرح مرقوم ہے۔
جس کا عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

(۱) وبعد ھذا ایضا میز الرب سبعین اُخر وارسلھم اثنین اثنین قدامہ الی کل مدینۃ وکل موضع ازمع ان یاتیہ ۞ وایۃ مدینۃ دخلتموھا وقبلکم اھلھا فکلوا مما یقدم لکم ۞ واشفوا المرضی الذین فیھا وقولوا لھم قد قربت منکم ملکوت اللہ ۞ وای مدینۃ دخلتموھا ولا یقبلونکم اخرجوا من شوارعھا وقولوا ۞ نحن ننفض لکم الغبار الذی لصق بارجلنا من مدینتکم لکن ھذا اعلموا ان ملکوت اللہ قد قربت منکم۔

اور فارسی اور اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

فارسی	اردو
(۱) وبعد ازین امور مسیح ہفتاد نفر دیگر را نیز تعیین فرمود وایشان را جفت جفت پیش روی خود بہر شہر وموضعی کہ خود عزیمت آن داشتہ فرستاد۔	۞ ان باتون کے بعد خداوند نے ستر آدمی اور مقرر کئے اور جس جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا وہان اونہین دو دو کر کے اپنے آگے بھیجا۔
(۸) و در ہر شہری کہ رفتید و شمارا پذیرفتند از آنچہ پیش شما گذارند بخورید۔	۞ اور جس شہر مین داخل ہو اور وہان کے لوگ تمہین قبول کرین تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جاوے کھاؤ۔
(۹) و مریضان آنجا را شفا دہید و بدیشان	۞ اور وہان کے بیمارون کو اچھا کرو اور اونسے

گویید ملکوت خدا بشما نزدیک است ـ
(۱۰) لکن در ہر شہرے کہ رفتید و شمارا قبول نکردند بکوچہاے آن شہر بیرون شدہ بگوئید ـ
(۱۱) حتے خاکیکہ از شہر شما بر مانشستہ است برشماے افشانیم لیکن این بدانید کہ ملکوت خدا نزدیک شما شدہ است ـ

کہو کہ خدا کی بادشاہت تمہارے نزدیک آپہنچی ہے ـ ٥ لیکن جس شہر مین داخل ہو اور وہان کے لوگ تمہین قبول نہ کرین تو اوس کے بازارون مین جا کر کہو ـ ٥ کہ ہم اس گرد کو بھی جو تمہارے شہر سے ہمارے پاؤن مین لگی ہے تمہارے سامنے جہاڑے دیتے ہین مگر یہ جان لو کہ خدا کی بادشاہت نزدیک آپہونچی ہے ـ

آیات متذکرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ جناب یحیےٰؑ اور جناب عیسےٰؑ اور حوارین اور اون کے شاگرد ملکوت سموات کی بشارت دیتے تھے ـ جناب عیسےٰؑ نے اونہین الفاظ مین یہ بشارت دی ہے جن الفاظ سے کہ جناب یحیےٰؑ بشارت دیتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملکوت جس طرح جناب یحیےٰؑ کے زمانہ مین ظاہر نہین ہوئی تھی اسی طرح جناب عیسےٰؑ کے زمانہ مین بھی ظاہر نہین ہوئی تھی اور نہ حوارین اور شاگردون کے زمانہ مین کیونکہ ان مین سے ہر ایک اپنے زمانہ مین بشارت دیتا رہا اور اوسکے فضل کو بیان کرتا رہا اور اسکی تمنا کرتا رہا ـ پس اس بشارت مین ملکوت سموات سے وہ راہ نجات یقیناً مراد نہین ہو سکتی جو جناب عیسےٰؑ کی شریعت سے ظاہر ہوئی ورنہ حضرت عیسےٰؑ حوارین اور تلامذہ یہ کبھی نہ کہتے کہ ملکوت سموات نزدیک ہے بلکہ یہ کہتے کہ وہ ظاہر ہو گئی ہے اور موجود ہے اور حضرت عیسےٰؑ اپنے تلامذہ کو یہ ہدایت نہ فرماتے کہ نماز مین ملکوت کے آنے کی دعا کرین ـ پس حضرت یحیےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور حوارین و تلامذہ بلکہ کل عالم جس ملکوت کی بشارت پر مامور تھا اس سے وہ راہ نجات مراد ہے جو جناب ختم الرسل کی شریعت سے ظاہر ہوئی پس وہ بزرگوار اسی شریعت کی بشارت دیا کرتے تھے ـ

اور لفظ ملکوت سموات کا ظاہر اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ملکوت سلطنت کی صورت مین ظاہر ہو نہ فقر و مسکنت کی ـ لو اس ملکوت کی ترویج کے لئے مخالفین سے جنگ و جدال بھی واقع ہو اور ان قواعد کا مبنی بھی کوئی سماوی کتاب ہو ـ اور یہ سب باتین حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی شریعت پر صادق

آتی ہین پس بشرہ آپ ہی ہون گے۔

اور علماء مسیحی کا یہ کہنا کہ ملکوت سے نزول جناب عیسےٰ کے بعد آپ کی شریعت کا تمام عالم ہین شایع
ہو جانا مراد ہے تاویل ضعیف اور خلاف ظاہر ہے اور جناب عیسےٰ سے جو تمثیلین منقول ہوئی ہین وہ
اُسے رد کرتی ہین مثلاً انجیل متی کے باب ۱۳ آیت ۲۴ مین آپ کا یہ فرمانا کہ

"ملکوت آسمان مردے را ماند کہ تخم نیکو در زمین خود زراعت کرد"

اور آیت ۳۱ مین یہ فرمانا کہ

"ملکوت آسمان مثل دانہ خردل است کہ شخصے گرفتہ در مزرعہ خویش بکشت"

اور آیت ۳۳ مین یہ فرمانا کہ

"ملکوت آسمان خمیر مایہ را ماند کہ زنے آن را گرفتہ در سہ کیل خمیر نہان کرد تا تمام مخمر گشت"

ان آیات مین ملکوت سموات کو انسان زارع[1] سے تشبیہ دی ہے اور زراعت کے نشو و نما کرنے
اور کاٹنے کے ساتھ تشبیہ نہین دی ۔ اور اسی طرح ملکوت آسمان کو حبۂ خردل (رائی کے دانہ) کے
ساتھ تشبیہ دی ہے ۔ اور درخت اور اوسکے بڑہنے کے ساتھ تشبیہ نہین دی ۔ اور اسی طرح خمیر مایہ[2]
کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور تمام آٹے کو خمیر کرنے کے ساتھ تشبیہ نہین دی ۔

اور اسی طرح اس تاویل کو حضرت عیسےٰ کا یہ قول بھی رد کرتا ہے جو انجیل متی کے باب ۲۱ آیت
۴۳ مین بیان تمثیل کے بعد مذکور ہوا ہے کہ

"ازین جہت شما را میگویم کہ ملکوت خدا از شما گرفتہ شدہ بامتے کہ میوہ اش را بیاورند عطا خواہد شد"

پس یہ قول اوضح طور سے اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ ملکوت سموات سے خود شریعت اور طریقہ
نجات مراد ہے اور اوس سے شریعت کا شایع ہونا اور تمام دنیا پر اوسکا محیط ہونا مراد نہین ہے
والا شایع ہونے اور محیط ہونے کو کسی قوم سے منتزع کر کے کسی دوسری قوم کے حوالہ کرنا محض
بےمعنی ہوگا۔ پس انصاف یہ ہے کہ اس ملکوت سے مقدسین کی وہی سلطنت مراد ہے جس کو

[1] کہیتی کرنے والا ۱۲ [2] کسی قدر آٹے کا خمیر ۱۲

کہ حضرت دانیالؑ نے چہار حیوان کی نمایش مین بیان فرمایا ہے - لہذا اس ملکوت اور سلطنت سے حضرت خاتم النبیینؐ کی نبوت ہی مراد ہوگی -

سولھوین بشارت کی انجیل متی کے باب ۱۳ کی آیت ۳۱ و ۳۲ مین مرقوم ہے

مثل خین موبٹلی اللہ ومری کہ دمی ملکوث دشمی لدند کت دخردل دشفبللی ذرعیلی بخقلی وَھَیْ بوش ذعورنل من کلّہ برزعی اپن ابہمن دکوروسل بوش کورنل من کلہ برقی کہ ھوی ایلن اخ داتی طیری دشمی شری بپعون -

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے -

وضرب لهم مثلا اخر قائلا تشبه ملكوت السموات حبة خردل اخذها انسان وزرعها في حقله ٥ لانها اصغر الزراريع كلها فاذا نمت صارت اكبر من جميع البقول وتصير شجرة حتى ان طائر السماء يستظل في اغصانها -

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے -

(۳۱) بار دیگر مثلے برائے ایشان زدہ گفت ملکوت آسمان مثل دانہ خردلی است کہ شخصے گرفتہ در مزرعہ خویش بکشت -

(۳۲) وہرچند از سائر دانہا کوچک تر است ولے چون نمو کند بزرگ ترین بقول است و درختے میشود چنانکہ مرغان ہوا آمدہ در شاخہایش آشیانہ مے گیرند -

٥ اوسنے ایک اور تمثیل اونکے سامنے پیش کرکے کہا کہ آسمان کی بادشاہت اوس رائی کے دانہ کے مانند ہے جسے کسی آدمی نے لیکر اپنے کھیت مین بو دیا ٥ وہ سب بیجون سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھ جاتا ہے تو سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین -

ملکوت آسمان سے وہ طریقہ نجات مراد ہے جو خاتم الانبیا کی شریعت سے ظاہر ہوا اس لئے کہ آپ نے ایسی قوم مین نشو ونما پائی جو بادیہ نشین ہونے اور علوم وصنائع سے ناواقف اور محروم ہونے

اور لذات جسمانیہ سے محروم ہونے کی وجہ سے بالخصوص یہودیون کے نزدیک حضرت ہاجرہ کی اولاد مین ہونے کی وجہ سے تمام اہلِ عالم کے نزدیک حقیر تھے۔ پس خداوند عالم نے حضرت خاتم الانبیا کو ان مین مبعوث فرمایا ابتدا مین تو آپ کی شریعت بحسب ظاہر بمنزلہ دانہ خردل (رائی) اور تمام شریعتون مین صغیر تر تھی لکن کل اہلِ عالم کی نسبت عمومیت رکھتی تھی۔ تھوڑے ہی زمانہ مین اس قدر نشو و نما ہوا کہ کبیر ترین شرائع بن گئی۔ اور شرق و غرب کا احاطہ کر لیا تا اینکہ جو لوگ کسی شریعت کے مطیع نہ تھے وہ بھی آپ کے دامنِ شریعت سے متمسک ہو گئے۔

ستترہوین بشارت کہ جناب عیسےٰؑ نے حضرت خاتم النبیینؐ کی شریعت اور آپ کی امت کی مدح مین ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ انجیل متی کے باب ۲۰ آیت ۱ لغایت ۱۵ مین مرقوم ہے

(۱) سبب دکی دمی ملکوت دشمی لنش مربت دپلطی بمود لیش د دبنو فعلی فکرمه (۲) وقطعلی ام فعلی من دی نربیوم وشدریلی لکرمه (۳) ویلطلی بساعث دطلا وخزیلی خپنی دکلی بشوق ناطیلی (۴) ومری الله زیمون اپ اخون لکرم دمندی دیلی واجب بث بنوخون (۵) وانی زل ویلطلی مد دی بساعث داشث و دعیجه وعبدلی وهنخه (۶) واخ بساعث دخد عسر بطلی ومو بخلی خپنی بکلی یاطیلی ومری الله فمودی کلبنون لخه کله یوم باطیلی (۷) امری الله دلنش لا دبفلی الن مری الله زیمون ارپ اخون لکرم ومندی دیلی واجب بث شقلنون (۸) ابن کث دیلی رمش مری مردکرم لناظرہ فری فعلی وهلوی حتی وشری من خارای وهلقمی (۹) ونبلون انی داخ ساعث دخد عسر سقلون دبنار دبنار (۱۰) وکد نبلون فمی خشیلون دزو دبث شقلیوہ وشقلون دینار دینار اوپ انی (۱۱) وکد شقلون طور طملون عل مربلث (۱۲) وامری انی خارای خد ساعث بلخلون وعبیدن لونخ برابر عمن دطعنن بفرہ دیوم وخ... (۱۳) ... وهری بلخ منه خوری فاحق لیون بعبد هیونخ لو بد بنار فطعلونخ عمی (۱۴) شقول

دیوح وسی این بیعابون دلۃ خارایاین اخ داوپ الوخ ⑮ نبلل بد شورالی
دمندی دلیسملی عبد بدی بن عینوخ لبشنل سبب واناطابون ⑯ هنخبث
هوی خارای قمی وقمی خارای لسبب دراہنافری وخچین کبی ۔

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے ۔

لتشبه ملكوت السموات انسانا رب بيت خرج بالغداة ليستاجر فعلة لكرمه ○
فشارط الفعلة على دينار في النهار لكل واحد وارسلهم الى كرمه ○ ثم خرج في ثالث
ساعة ابصر اخر في السّوق قياما بطالين ○ قال لهم امضوا انتم الى كرمي وانا
اعطيكم ما تستحقون فمضوا ○ وخرج ايضاً في الساعة السادسة وفي التاسعة
فصنع كذلك ○ وخرج في الحادية عشرة ساعة فوجد اخر قياما فقال لهم ما قيامكم
كل النهار بطالين ○ فقال لهم لم يستاجرنا احد فقال لهم امضوا انتم ايضا الى
الكرم وانا اعطيكم ما تستحقونه ○ فلما كان المساء قال رب الكرم لوكيله
ادع الفعلة واعطهم الاجرة وابدأبهم من الاخرين الى الاولين ○ فجاء اصحاب
الحادية عشرة ساعة اخذوا دينارا لكل واحد ○ فلما جاء الاولين وظنوا انّهم
ياخذون اكثر فاخذوا دينارا لكل واحد ○ فلما اخذوا تمقمقوا على رب البيت ○
قائلين ان هولآء الاخرين عملوا ساعة واحدة فجعلتهم اسوتنا نحن الذين احتملنا
ثقل النهار وحره فاجاب قائلا لواحد منهم يا صاحب ما ظلمتك اليس بدينار
شارطتك خذ شيك وامض اريد ان اعطى هذا الاخير مثلك ○ اوليس لي
ان افعل ما اردت بمالي وانت عينك شريرة وانا صالح ○ كذلك يكون الاخرون
الاولين والاولون اخرين ما اكثر المدعوين واقل المنتخبين ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے ۔

(۱) زیرا کہ ملکوت آسمان صاحب خانہ را مانند کہ بامدادان ○ کیونکہ آسمان کی بادشاہت اوس گھر کے مالک ہیجو ہوئے

بیرون رفت تا بجهت تاکستان خود عمله اجرت نماید

(۲) پس با عمله روزے یک دینار قرار داد
ایشان را بتاکستان خود فرستاد ۔

(۳) و قریب بساعت سیم بیرون رفته
بعضے دیگر را در بازار بیکار ایستاده دید ۔

(۴) ایشان را نیز گفت شما هم بتاکستان
شوید و آنچه حق شما است بشما میدهم پس رفتند ۔

(۵) باز قریب بساعت ششم و نهم رفته
همچنین کرد ۔

(۶) و قریب بساعت یازدهم رفته چند نفر
دیگر بیکار ایستاده یافت ایشان را گفت از
بهر چه تمام روز در اینجا بیکار ایستاده اید ۔

(۷) گفتندش هیچکس ما را اجرت نکرده بدیشان
فرمود شما نیز بتاکستان بروید و حق خویش را
خواهید یافت ۔

(۸) و چون وقت شام رسید صاحب تاکستان
بناظر خود فرمود مزدوران را طلبیده از آخرین
گرفته تا اولین مزد ایشان را ادا کن ۔

(۹) پس اصحاب یازده ساعت آمده
هر نفرے دینارے یافتند ۔

(۱۰) و اولین آمده گمان بردند که بیشتر خواهند یافت

نکلا تا کہ اپنے انگوری باغ مین مزدور لگاوے ۔

○ اور اوس نے مزدورون سے ایک دینار روز
ٹھہرا کر اونہین اپنے باغ مین بھیجدیا ۔

○ پھر پہر دن چڑھے کے قریب نکل کر اوسنے اورون کو
بازار مین بیکار کھڑے دیکھا ۔

○ اور اونسے کہا تم بھی باغ مین چلے جاؤ جو واجب
ہے تمہین دونگا پس وہ چلے گئے ۔

○ پھر اوس نے دو پہر اور تیسرے پہر کے قریب نکل کر
ویساہی کیا ۔

○ اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر نکل کر اورون کو
کھڑے پایا اور اون سے کہا تم کیون یہان تمام
دن بیکار کھڑے رہے ۔

○ اونہون نے اوس سے کہا اس لئے کہ کسی نے
ہم کو مزدوری پر نہین لگایا اوس نے اون سے کہا
کہ تم بھی باغ مین چلے جاؤ ۔

○ جب شام ہوئی تو باغ کے مالک نے اپنے کارندے
سے کہا کہ مزدورون کو بلا اور پچھلون سے لیکر پہلون
تک اونہین مزدوری دیدے ۔

○ جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے
تو اونہین ایک ایک دینار ملا ۔

○ جب پہلے مزدور آئے تو اونہون نے یہ سمجھا کہ ہمین زیادہ

وے ایشان نیز ہر نفرے دینارے یافتند۔
(۱۱) اما چون گرفتند بصاحب خانہ شکایت نمودہ
(۱۲) گفتند کہ این آخرین یک ساعت کار کردند
و ایشان را با ماکہ تحمل سختی و حرارت روز گردیدہ ایم
مساوی ساختہ۔
(۱۳) درجواب یکے از ایشان فرمود
اے رفیق بر تو ظلمے نہ کردہ ام مگر بدینارے
بامن قرار ندادی
(۱۴) حق خود را گرفتہ برو میخواہم بدین اخیری
مثل تو دہم۔
(۱۵) آیا مرا جائز نیست کہ از مال خود آنچہ خواہم
بکنم مگر چشم تو بد است آز آن رو کہ من نیکو ہستم۔
(۱۶) بنابراین اولین آخرین و آخرین اولین
خواہند شد زیرا کہ خواندہ شدگان
بسیار و برگزیدگان کم۔

ملے گا اور اون کو بھی ایک ہی دینار ملا۔
○ جب ملا تو گھر کے مالک سے یہ کہکر شکایت کرنے لگا
○ ان پچھلون نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا ہے اور
تو نے انہین ہمارے برابر کر دیا جنہون نے دن بھر
کا بوجھہ اوٹھایا اور سخت دہوپ سہی۔
○ اوس نے جواب دیکر اونمین سے ایک سے کہا
میان مین تیرے ساتھہ بے انصافی نہین کرتا کیا تیرا
مجھہ سے ایک دینار نہین ٹھہرا تھا۔
○ جو تیرا ہے اوٹھالے اور چلا جا میری مرضی یہ ہے
کہ جتنا تجھے دیتا ہون اس پچھلے کو بھی اتنا ہی دون۔
○ کیا مجھے روا نہین کہ اپنے مال کو جو چاہون
سو کرون۔
○ یا تو اس لئے کہ مین نیک ہون بُری نظر سے
دیکھتا ہے۔ اسی طرح آخر اول ہو جائینگے
اور اول آخر۔

اس بشارت مین آخرین سے جناب رسالت مآبؐ کی امت مراد ہے جو اجر و ثواب مین مقدم
ہوگی۔ یہی وہ آخرین جو قیامت کے دن اول ہونگے حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہین کہ
نحن الاٰخرون السابقون۔ } ہم آخر امت ہین جو تمام امتون پر سابق ہونگے۔
اور ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہین کہ۔
انّ الجنۃ حرمت علی الانبیاء
کلھم حتی ادخلھا و حرمت } تمام انبیاء پر اوسوقت تک جنت حرام ہے جبتک
کہ مین اوسمین داخل نہ ہون اسیطرح وہ تمام امتون پر

علی الامم حتی تدخلها امتی - کہ حرام ہے جبتک کہ میری امت اوسمین داخل نہ ہو-
حضرت خاتم الانبیاء کے مرض الموت مین حق تعالے کی جانب سے حضرت جبرئیل نازل ہوے
اور عرض کیا کہ "اے احمد تمام پیغمبرون اور اونکی امتون پر بہشت حرام ہے تاوقتیکہ آپ اور آپکی
امت اسمین داخل نہ ہون" - جیسا کہ آیت ۸ مین مذکور ہے -
"ناظر خود را طلبیدہ وخواہد فرمود از آخرین گرفتہ مزد ایشان را ادا کن"
اسی طرح آیت ۱۶ کے بھی موافق ہے جس مین مذکور ہے کہ
"اولین آخرین و آخرین اولین خواہند شد"
اور امام فخر الدین رازی نے آیہ مبارکہ انا انزلناہ کی تفسیر مین تحریر فرمایا ہے کہ روز قیامت
ایک ایسے اسرائیلی شخص کو لائین گے جس نے ۴۰۰ برس تک حق تعالے کی عبادت کی ہوگی
اور اسی طرح اس امت کے ایک شخص کو لائین گے جس نے چالیس سال تک خدا کی عبادت کی
ہوگی - اور ان چالیس سال کی عبادت کا ثواب اوس شخص اسرائیلی کی چہار صد سالہ عبادت کے
ثواب سے زائد ہوگا - وہ شخص اسرائیلی عرض کریگا کہ اے خداوند عالم تو عادل ہے اسکے ثواب کو
اپنے ثواب سے زائد دیکھتا ہون - خطاب الٰہی پہونچے گا کہ اے بنی اسرائیل تم لوگون نے عقوبت
دنیا سے ڈر کر میری عبادت کی ہے اور محمد کی امت کو دنیوی عقوبت کا کوئی خوف نہ تھا - پس میری عبادت
مین اونکا خلوص زائد تھا اسی لیئے ان کا ثواب بھی زائد ہوا -

اٹھارہوین بشارت کہ انجیل متی کے باب ۲۱ کی آیت ۳۳ لغایت ۴۵
مین جو کچھہ مرقوم ہے اوسکا عربی مین یہ ترجمہ کیا گیا ہے -

اسمعوا مثل اخر انسان رب بیت غرس کرما و احاط بہ سیاجا و حفر فیہ معصرۃ
و بنی فیہ برجا و دفعہ الی فعلہ وسافر ○ فلما قرب زمان الثمار ارسل عبیدہ
الی الفعلۃ لیاخذ و اثمرتہ ○ فاخذ وا عبیدہ فضربوا لعضا و قتلوا البعضا و رجموا
بعضا ○ وارسل ایضا عبیدا اٰخرین اکثر من الاولین فضعوا بہم کذالک ایضا ○

وفی الاٰخر ارسل الیهم ابنه وقال لعلّهم یستحیون من ابنی ○ فلما راوا الفعلة الابن قالوا فیما بینهم هذا هو الوارث تعالوا نقتله و ناخذ میراثه ○ فاخذوه واخرجوه خارج الکرم وقتلوه ○ فاذا جاء رب الکرم ماذا یفعل باولئك الفعله ○ قالوا له بالردی یهلك الاردیاء ویدفع الکرم الی فعلة اُخرین لیعطوه ثمرته فی حینها ○ قال لهم یسوع اما قرأتم قط فی الکتب ان الحجر الذی رذله البانون هذا صار راس الزاویه هذا کان من قبل الرب و هو عجیبٌ فی اعیننا ○ من اجل هذا اقول لکم ان ملکوت الله تنزع منکم وتعطی لامم یصنعون ثمرتها ○ ومن سقط علی هذا الحجر یترضض ومن سقط علیه یطحنه ○ فلما سمع رؤساء الکهنه والفریسیون امثاله علموا انه یقول من اجلهم ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے۔

(۳۳) ومثل دیگر بشنوید صاحب خانہ بود تاکستانے غرس نمود حظیرہ گردش کشید وچرخشتے در آنجا کند و برجے بنا نمود پس آنرا بدہقانان سپرد عازم سفر شد۔

○ ایک اور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگوری باغ لگایا اور اوس کے چارون طرف احاطہ گھیرا اور اوس مین حوض کھودا اور برج بنایا اور اوسے باغبانون کو ٹھیکے پر دیکر پردیس چلا گیا۔

(۳۴) وچون موسم میوہ نزدیک شد ملازمان خود را نزد دہقانان فرستاد تا میوہ ہاے باغ را بردارند۔

○ اور جب پھل کا موسم قریب آیا تو اوس نے اپنے نوکرون کو باغبانون کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔

(۳۵) اما دہقانان ملازمانش را گرفتہ یکے را زدند دیگرے را کشتند وسیمی را سنگسار نمودند۔

○ اور باغبانون نے اوس کے نوکرون کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار کیا۔

(۳۶) باز ملازمان دیگر بیشتر از اولین فرستادہ

○ پھر اوس نے اور نوکرون کو بھیجا جو پہلون سے زیادہ تھے

بدیشان نیز بهمان طور سلوک نمودند۔

(۳۷) بالآخره پسر خود را نزد ایشان فرستاد
گفت پسر مرا حرمت خواهند داشت۔

(۳۸) اما دهقانان چون پسر را دیدند با خود
گفتند این وارث است بیائید او را بکشیم
تا میراثش را ببریم

(۳۹) آنگاه او را گرفته بیرون تاکستان افگنده کشتند

(۴۰) پس چون صاحب تاکستان آید
بآن دهقانان چه خواهد کرد۔

(۴۱) گفتند البته آن بدکاران را بسختی هلاک
خواهد کرد و باغ را بباغبانان دیگر خواهد سپرد
که میوه هایش را در موسم بدو تسلیم نمایند۔

(۴۲) عیسی بدیشان گفت مگر در کتب هرگز
نخوانده اید اینکه سنگی را که معمارانش رد نموده اند
همان سر زاویه شد این از جانب خداوند آمد
و در نظر ما عجیب است۔

(۴۳) ازین جهت شما را میگویم که ملکوت خدا
از شما گرفته شده بامتی که میوه اش را بیاورند
عطا خواهد شد۔

(۴۴) و هر که بر آن سنگ افتد منکسر شود
و اگر بر کسی افتد نرمش سازد۔

اور اونہون نے اونکے ساتھہ بھی اوسی طرح کیا۔

○ آخر اوسنے اپنے بیٹے کو اون کے پاس یہ کہکر بھیجا
کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کرین گے۔

○ جب باغبانون نے بیٹے کو دیکھا تو آپس مین کہا
کہ یہی وارث ہے آؤ اسے قتل کرکے اس کی
میراث پر قبضہ کرین۔

○ اور اوسے پکڑکر باغ سے باہر نکالا اور قتل کر دیا۔

○ پس جب باغ کا مالک آئیگا تو اون باغبانون کے
ساتھہ کیا کرے گا۔

○ اونہون نے اوس سے کہا اون برے آدمیون
کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانون
کو دیگا جو موسم پر اوسکو پھل دین۔

○ یسوع نے اون سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس
مین کبھی نہین پڑھا کہ جس پتھر کو معمارون نے رد کیا وہی
کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا
اور ہماری نظر مین عجیب ہے۔

○ اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت
تم سے لے لی جائے گی اور اوس قوم کو جو اوسکے
پھل لائے دیدی جائے گی۔

○ اور جو اس پتھر پر گرے گا اوسکے ٹکڑے ٹکڑے
ہو جائین گے مگر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالے گا۔

(۴۵) وچون رؤسائے کہنہ وفریسیان امثالش را شنیدند دریافتند کہ دربارۂ ایشان میگوید۔	٥ اور جب سردار کاہنون اور فریسیون نے اوسکی تمثیلین سُنین تو سمجھہ گئے کہ ہمارے حق مین کہتا ہے۔

اس بشارت مین لفظ خانہ کا خدا سے اور لفظ باغ کا شریعت سے کنایہ ہے۔ اسی طرح حظیرہ کے کشیدہ کرنے اور اوسمین خشت کے کندہ کرنے اور اوسمین برج کے بنا کرنے سے محرمات اور مباحات اور فرائض اور مندوبات اور اوامر و نواہی کا بیان کرنا مراد ہے۔ اور اسی طرح دہقان طغیان کنندہ سے یہود مراد ہین۔ اور ملازمون اور غلامون کے بھیجنے سے انبیاء مراد ہین کہ اونہون نے کسی کو اذیت پہونچائی اور کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار کیا۔ اور پسر کے بھیجنے سے اعتقاد مسیحین کی بنا پر حضرت عیسےٰ کا آنا مراد ہے اور جماعت یہود نے اونکو بھی اہل تثلیث کے نزدیک قتل کیا۔ اور جس سنگ کو کہ معمارون نے رد کیا تھا اور وہی سر زاویہ قرار پایا اوس سے حضرت محمد مصطفےٰ ؐ مراد ہین اور وہ امت کہ جس نے ملکوت خدا سے میوے حاصل کئے اوس سے آنحضرت ؐ کی امت مراد ہے۔ اور وہ سنگ کہ جو چیز اوسپر گرے اوسے توڑ ڈالے اور جس شخص پر کہ وہ گرے اوسکو نرم کردے اوس سے حضرت خاتم الانبیاء مراد ہین۔

اور اس سنگ (پتھر) سے جناب عیسےٰ کو مراد لینا جیسا کہ علماء مسیحیہ کا دعویٰ ہی کئی وجہ سے باطل ہے

پہلی وجہ۔ جناب داؤد ؑ نے زبور ۱۱۸ مین ارشاد فرمایا ہے

(۲۲) سنگے را کہ معماران رد کردند ہمان سر زاویہ شدہ است	٥ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہے
(۲۳) این از جانب خداوند شد و در نظر ما عجیب است۔	٥ یہ خداوند سے ہوا جو ہماری نظرون مین عجیب ہے۔

پس اگر سنگ مذکور سے حضرت عیسےٰ ؑ مراد ہون تو یہود کے نزدیک کوئی مقام تعجب نہ ہوگا کیونکہ وہ خود حضرت داؤد ؑ کی اولاد مین داخل ہین علی الخصوص حضرت داؤد ؑ کی نظر مین حضرت عیسےٰ کا سر زاویہ ہونا کسی طرح مقام تعجب نہین ہو سکتا کیونکہ مسیحین کے نزدیک حضرت داؤد ؑ نے اپنے مزامیر مین حضرت عیسےٰ ؑ کو غایت تعظیم و تکریم کے ساتھہ یاد کیا ہے بلکہ حضرت داؤد (معاذ اللہ)

اونکی ربوبیت کا اعتقاد رکھتے تھے بخلاف حضرت اسماعیلؑ کے کہ یہودی اونکی اولاد کو حد درجہ حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے - پس اگر حضرت اسماعیلؑ کی اولاد مین کسی شخص کا سر زاویہ ہونا فرض کیا جاوے گا تو یہود کے نزدیک حد درجہ کا تعجب خیز ہوگا - پس معلوم ہوا کہ اس بشارت مین سنگ اور سر زاویہ سے حضرت محمدؐ مراد ہین جن کا حضرت اسماعیلؑ کی اولاد امجاد مین داخل ہونا معلوم ہی

دوسری وجہ - اس بشارت مین سنگِ مذکور کی نسبت مرقوم ہے -

ہر کہ بر آن سنگ افتد منکسر شود و اگر بر کسے افتد نرمش سازد -

اور جو اس پتھر پر گرے گا اوس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے مگر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالے گا -

اور ظاہر ہے کہ یہ وصف حضرت عیسےٰؑ کے حق مین صحیح نہین ہو سکتا اس لئے کہ خود حضرت عیسےٰؑ نے فرمایا ہے جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب ۱۲ کی آیت ۴۷ مین مذکور ہے جسکا فارسی و اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے -

کہ اگر کسے کلام مرا بشنود و ایمان نیاورد من اورا جزا نخواہم داد زیرا کہ من نیامدہ ام تا عالم را جزا بدہم بلکہ تا جہان را نجات بخشم -

٥ اگر کوئی میری باتین سنکر اون پر عمل نہ کرے تو مین اوسکو مجرم نہین ٹھراتا کیونکہ مین دنیا کو مجرم ٹھرانے نہین بلکہ دنیا کو نجات دینے آیا ہون -

اور وصفِ مذکور کا حضرت خاتم الانبیاءؐ کی نسبت صحیح ہونا اور حضرتؐ پر اوسکا صادق آنا محتاج بیان نہین ہے اس لئے کہ حق تعالےٰ نے آپ کو کفار کے ساتھ جہاد کرنے پر مامور فرمایا تھا اور جو شخص کہ آپ کے مقابلہ پر آمادہ ہوتا تھا وہ مغلوب اور منکسر ہوتا تھا پس حضرتؐ کی نسبت یہ کہنا بالکل صحیح ہی کہ

ہر کہ بر او افتد منکسر شود اگر بر کسے افتد نرمش سازد -

جو اوسپر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین گے مگر جسپر وہ گرے گا اوسے پیس ڈالے گا -

تیسری وجہ - خود جناب رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ

میری اور باقی انبیا کی مثل اوس قصر کے مثل ہے جسکی بنا نہایت خوشنما ہو لیکن اوسمین ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو

فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة ختم بى البنيان وختم بى الرسل۔

اور جو لوگ قصر مذکور کے اطراف پر نظر کرتے ہوں وہ اوسکی حسن و خوبی سے تعجب کریں مگر جو مقام کہ اوسمین ایک اینٹ کا خالی ہے اوسکو دیکھکر تاسف کریں پس میری وجہ سے قصر کی بنا ختم ہوئی اور مجھی پر رسول ختم ہوئے انتہی محصلہ

حضرت کا اس ارشاد سے اپنے خاتم الانبیاء ہونے کا بیان کرنا مقصود ہے اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور اس مطلب کو حق تعالےٰ نے بھی قرآن شریف مین اسطرح بیان فرمایا ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب

محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین لیکن وہ خدا کے رسول ہین اور پیغمبرون کا خاتمہ۔

جو حضرت کے خاتم الانبیا ہونے پر نص صریح ہے۔

چوتھی وجہ۔ خود حضرت عیسےٰ کے کلام سے متبادر ہوتا ہے کہ سنگ مذکور سے حضرت کے سوا کوئی دوسرے بزرگوار مراد ہین۔ لہذا سنگ مذکور سے خود حضرت عیسےٰ کا مراد لینا درست نہ ہوگا۔[1]

اونیسوین بشارت یوحناے لاہوتی کے مکاشفات کے باب ۲۔ کی آیت ۲۶ لغایت ۲۹ مین اسطرح مرقوم ہے۔

(۲۶) ھاب سکالب وھاب دناطر ھل خرنا پلخنی دی بٹ یبن فتوہ حکم ھل طایبی (۲۷) وبٹ مازعی لون بطرا واخ من دکوزچی (۲۸) بٹ یشی طوخطنی اخ داوپ انا فوبلی من بی وبٹ یبن فتی لکوکب دمورش۔

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مذکور ہے۔

والظافر والذی یحفظ اقوالی واعمالی الی التمام فانا اعطیه سلطانا علی الامم ۞

---

[1] اس مقام پر یہ توہم نہ ہو کہ حضرت کی نبوت پر خود اونہین کے کلام اور قرآن مجید سے استدلال کرنا از قبیل مصادرہ علی المطلوب ہے اس لئے کہ حضرت کی نبوت و رسالت پر بشارات سابقہ دلالت کرتی ہین۔ پس اس بشارت مین خود حضرت کے اقوال شریفہ کے ساتھ استدلال کرنا کسی محذور پر مشتمل نہ ہوگا ۱۲

ویرعاھم بعصا حدید وکآنیۃ الخزف یسحقھم کمثل ما اخذت انا من ابی ۝ واعطیہ زھرۃ الصبح ۝ من کانت لہ اذن فلیسمع مایقول الروح للکنائس ۝

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے۔

(۲۶) وہرکہ غالب آید و اعمال مرا تا انجام نگاہدارد او را بر امتہا اقتدار خواہم بخشید۔

(۲۷) تا ایشان را بعصاے آہنین رعایت کند و چون کوزہاے کوزہ گر خورد خواہد شد چنانکہ من نیز از پدر خود یافتم۔

(۲۸) و ستارۂ صبح باو بخشیدہ خواہد شد۔

(۲۹) آنکہ گوش دارد بشنود کہ روح بکلیسہا چہ میگوید۔

۝ جو غالب آوے اور جو میرے کامون کے موافق آخر تک عمل کرے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا۔

۝ اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کرے گا جس طرح کہ کمہار کے برتن چکناچور ہو جاتے ہین چنانچہ مین نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے۔

۝ اور مین اوسے صبح کا ستارہ دونگا۔

۝ جس کے کان ہون وہ سُنے کہ روح کلیسا اون سے کیا کہتا ہے۔

اس بشارت مین اوس غالب سے جس کو کہ حق تعالےٰ نے امتون پر سلطنت عطا فرمائی ہے اور وہ اون کی عصاے الٰہی سے نگرانی کرتے ہین حضرت محمد مصطفیٰ صلعم مراد ہین اس لئے کہ غلبہ کی صفت حضرت کے وجود مبارک پر جس قدر چسپان ہے وہ محتاج بیان نہین۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے آپ کے حق مین ارشاد فرمایا ہے کہ۔

وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ پارہ ۲۶ سورۃ الفتح } اور عزت والی نصرت کے ساتھ اللہ تمہاری نصرت کرے

اور سطیح کاہن نے بھی حضرت صلعم کی تعبیر مین صاحب ہراوہ (عصا) کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ چنانچہ جناب صدوق محمد بن بابویہ قمی نے کتاب اکمال الدین واتمام النعمہ مین اور علامہ مجلسی نے بحار الانوار مین اور دیگر علما نے اپنی اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ جس شب کو حضرت صلعم کی ولادت باسعادت ہوئی ہے ایوان کسریٰ ہل گیا اور اوسکے چودہ کنگرے گر گئے اور دریاچہ ساوہ خشک ہو گیا اور فارس کا آتشکدہ جسکو وہ لوگ مدتون سے پرستش کرتے تھے افسردہ ہو گیا حالانکہ ہزار سال سے وہ

برابر روشن تھا اور فارس کے ایک زبردست عالم نے جو تمام علماء مین ممتاز تھا خواب مین دیکھا کہ چند سخت وصعب اونٹون نے عربی گھوڑون کو مار ڈالا تا اینکہ اونھون نے دجلہ سے عبور کیا اور شہرہاے فارس مین منتشر ہو گئے۔

جب کسرے نے ان احوال عجیبہ کا مشاہدہ کیا تو اپنے سر پر تاج رکھا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنی دولت کے امراء و ارکان کو جمع کیا اور اپنے مشاہدات کو اون لوگون سے بیان کیا۔ اسی اثناء مین ایک خط پہونچا جس مین آتشکدۂ فارس کے افسردہ ہونے کا حال مرقوم تھا۔ پس کسرے کا رنج وغم زائد ہوا اوسوقت فارس کے جس عالم نے خواب دیکھا تھا بیان کیا کہ اے بادشاہ مین نے بھی ایک عجیب وغریب خواب دیکھا ہے۔ بادشاہ نے اوس خواب کو سُنکر تعبیر دریافت کی اوس نے جواب دیا کہ گوشہ مغرب مین کوئی حادثۂ عظیم پیش آنے والا ہے۔ یہ سُنکر کسرے نے نعمان بن منذر بادشاہ عرب کو ایک خط لکھا کہ تم عرب کے کسی عالم کو میرے پاس بھیجدو تاکہ مین اوس سے ایک مشکل بات دریافت کرون۔ جبکہ کسرے کا وہ خط نعمان بن منذر کے پاس پہونچا تو اوسنے عبدالمسیح بن عمرو غسانی کو اوسکے پاس بھیجدیا جبکہ وہ حاضر ہوا اور کسرے نے واقعات کو اوس سے بیان کیا تو عبدالمسیح نے کہا کہ مجھکو اس خواب اور ان واقعات کے اسرار پر اطلاع نہین ہے لکن میرا ماموں سطیح جو شام مین رہتا ہے وہ اس خواب کی تعبیر دیسکتا اور واقعات کے اسرار کو بتا سکتا ہے۔

کسرے نے اوس سے کہا کہ تم اوسکے پاس جاؤ اور سوال کرو اور حقیقت امر کو مجھسے آکر بیان کرو۔ پس عبدالمسیح روانہ ہوا اور مجلس سطیح مین اوسوقت پہونچا جبکہ وہ قریب مرگ تھا سلام کیا مگر کوئی جواب نہ سُنا پس چند شعر اس مضمون کے پڑھے کہ مین ایک بڑے شخص کی طرف سے راہ دور و دراز طے کرتا ہوا ایک سوال کرنے آیا ہون مگر اب ناامید ہو گیا۔ سطیح نے جب ان اشعار کو سُنا آنکھین کھولدین اور کہا کہ

عبد المسیح علی جمل یسیح الی سطیح وقد
اوفی علی الضریح بعثک ملک ساسان
لارتجاس الایوان وخمود النیران

عبدالمسیح شتر پر تیزی کے ساتھ سطیح کے پاس اوسوقت آیا ہے
جبکہ وہ مشرف بقبر تھا تجھکو بادشاہ ساسان نے ایوان کے
متزلزل ہو جانے اور آگ کے افسردہ ہو جانے اور عالم

ورؤیا الموبذ ان رأی ابلاً صعاباً تقود خیلاً عراباً قد قطعت الدجلہ وانتشرت فی بلادھا۔	فارس کے خواب کی وجہ سے ہیجان ہے اوسنے ایسے سخت اونٹون کو خواب مین دیکھا ہے جو عربی گھوڑون پر سوار ہین اونہون نے دجلہ کو قطع کیا ہے اور اوس کے شہرون مین پہیل گئے ہین۔

پھر کہا کہ اے عبد المسیح۔

اذا کثرت التلاوۃ وبعث صاحب الھراوۃ وفاض بحیرۃ ساوہ وفاض وادی سماوہ فلیست بابل للفارس مقاما ولا الشام للسطیح مناما یملک منھم ملوک وملکات علی عدد الشرفات کل ماھو آت آت۔	جبکہ تلاوت زائد ہو اور صاحب عصا مبعوث ہو اور دریاے ساوہ خشک ہو جاے اور وادی سماوہ بھر جاے تو اہل فارس کے لئے شہر بابل قیام کرنے کی جگہ اور سطیح کے لئے شہر شام سونے کی جگہ نہ رہیگی وہ اہل فارس کے بادشاہون اور شہزادیون کا کنگرون کی شمار تک مالک ہو جاے گا جو چیز آنے والی ہے وہ آکے رہیگی۔

سطیح یہ کہکر مر گیا۔ پس عبد المسیح سوار ہوا اور بسرعت تمام بادشاہ عجم کے پاس پہونچا اور سطیح کی باتون کو بیان کیا۔ کسرے نے کہا جبکہ وہ چودہ بادشاہون کے زمانہ تک بادشاہی کرے گا تو بہت سا زمانہ منقضی ہو گا۔ پس چودہ سال کی مدت مین اونکے دس شخص ختم ہو گئے اور اون کے باقی لوگون نے حکومت عثمان کے زمانہ تک بادشاہی کی اور ہلاک ہو گئے۔

ستارہ صبح سے قرآن شریف مراد ہے خداوند عالم سورۂ نساء مین ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝	اور ہم نے تمپر دکھلا دینے والا نور نازل کیا ہے۔

اور سورۂ تغابن مین ارشاد فرماتا ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط	پھر اللہ پر اور اوس کے رسول پر اور اوس نور پر جسکو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔

صاحب صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم اس بشارت کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہین کہ مناظرہ کیوقت

مین نے ایک شخص (دیت ولیم) سے کہا کہ صاحب عملے آہنی حضرت محمدؐ ہین جسکو سنکر وہ نہایت مضطرب ہوا اور کہا کہ یہ امر کلیسا ے طیاتیر سے متعلق ہے پس ضرور ہے کہ ایسے شخص کا ظہور وہان ہو اور حضرت محمد صلعم طیاتیر تشریف ہی نہین لے گئے - مین نے کہا کہ یہ کلیسا کس جگہ ہے - اوسنے کتب لغت دیکھکر بتایا کہ وہ روم مین استنبول کے قریب ہے - مین نے کہا کہ حضرت خاتم الانبیاء ص کے اصحاب حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت مین وہان تک گئے اور اون شہرون کو فتح کیا ہے اور صحابہ کے بعد بھی مسلمان اکثر وہان مسلط ہوے ہین اور اب بھی وہ شہر مسلمانون کے قبضہ مین ہے - پس یہ خبر جناب خاتم الانبیاء ص کے حق مین صریح تر ہے -

بیسوین بشارت } یوحنا حواری نے جو حضرت مسیح ع کے محبوب ہین اپنی انجیل کے آخر مین اس بشارت کو ذکر کیا ہے جس سے حضرت خاتم النبیین کے اسم مبارک کی تعیین ہوتی ہی چنانچہ انجیل یوحنا کے باب ١٤ کی آیت ١٥ لغایت ١٧ مین مرقوم ہے -

(١٥) ابن محبینون لی بفدنی نطور (١٦) وانا ابت طالبن من ببی وحنین پارقلیطا ابت ببل لخون دبئش عموخون هل ابد (١٧) روخاد سرستونا هود عالما ماضی لقبولی سلیب دلیلی دعبوه این اخنو کد باد عنون له دلکس لوخون لهاولی دبیوخون بت هوی -

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے -

ان کنتم تحبوننی فاحفظوا وصایای ○ وانا اسال ابی فیعطیکم مسلیا اخر یثبت معکم الی الابد ○ روح الحق الذی لن یطیق العالم ان یقبلوہ لانهم لم یروہ وانتم تعرفونه لانه مقیم معکم وهو ثابت فیکم ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین اسی طرح مذکور ہے -

(١٥) اگر مرا دوست میدارید وصایای مرا نگاہ دارید ○ اگر تم مجھسے محبت رکھتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کروگے
(١٦) ومن از پدر سوال می کنم کہ فارقلیط را ○ اور مین باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہین دوسرا

(یعنی احمد و محمد را) بسوے شما بفرستد تا ہمیشہ باشما باشد۔

(۱۷) و او روح حق است کہ جہان نمی تواند او را قبول کنند زیرا کہ او را نمی بیند و نمی شناسد اما شما او را مے شناسید زیرا کہ باشما میماند و در شما خواہد بود۔

مددگار[۵۱] بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھہ رہے۔

○ یعنی سچائی کا روح جسے دنیا حاصل نہین کر سکتی کیونکہ نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے تم اسے جانتے ہو۔ کیونکہ وہ تمہارے ساتھہ رہتا ہے اور تمہارے اندر رہو گا۔

اور اسی باب کی آیت ۲۵ و ۲۶ مین فارقلیطائے موعود کے بارہ مین اس طرح مرقوم ہے۔

۲۵ انیّ ھمز ملی تموخون کت لکسلوخون بون ابن ھو یار قلیطا روخا دقدس ھوبت شادر بیی بشمی ھوبت ملپ لوخون کل مندی وھوبت متخرذخون کل مندی [illegible] مرون الوخون۔

جس کا عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

کلمتکم بھذا لانی عندکم مقیم ○ واذا جاء روح القدس المعزی الذی یرسلہ ابی باسمی فھو یعلمکم کل شئ ویذکرکم کلما قلت لکم ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

(۲۵) این سخنان را بشما گفتہ ام وقتیکہ باشما بودم۔

(۲۶) لیکن فارقلیطاے روح حق (یعنی احمد محمد) کہ وعظ کنندہ بحق و داعی الی الحق است کہ پدر او را باسم من میفرستد یعنی بالتصدیق من کہ او مصدق من خواہد بود و ہر چیزی را بشما تعلیم خواہد داد و آنچہ بشما گفتہ ام بیاد شما خواہد آورد۔

○ مین نے یہ باتین تمہارے ساتھہ رہکر تم سے کہین۔

○ لیکن مددگار[۵۲] یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہین سب باتین سکھلائے گا اور جو کچھہ مین نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہین یاد دلائے گا۔

اور اسی باب کی آیت ۲۹ و ۳۰ مین اس طرح مرقوم ہے۔

وادی مری الوخون ھالا لادی دایمن دوبلی ھمی نبثون معدی لی ھمز من

[۵۱] یا وکیل یا شفیع ۱۲ منقول از حاشیہ ترجمہ اردو۔ [۵۲] یا وکیل یا شفیع ۱۲ منقول از حاشیہ ترجمہ اردو۔

اموخون رابا سبب دیئیلی کوراداہ عالماوبی لنالہ منڈ ی۔

جس کا عربی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

وھا قد قلت لکم قبل ان یکون حتی اذا کان تومنون ۝ ولست اکلمکم کثیرا لان رئیس العالم یاتی ولیس لہ فی شئ ۝

اور فارسی اور اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

(۲۵) والآن[1] قبل از وقوع بشما گفتم تا وقتیکہ واقع گردد ایمان آورید۔ ۝ اور اب مین نے تم سے اوس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب ہو جاے تم یقین کرو۔

(۳۰) بعد ازین بسیار باشما نخواہم گفت کہ رئیس این جہان مے آید و در من چیزے ندارد۔ ۝ اسکے بعد مین تم سے بہت سی باتین نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھہ مین اوسکا کچھہ نہین۔

اور انجیل یوحنا کے باب ۱۵ کی آیت ۲۶ و ۲۷ مین یہ مرقوم ہے۔

ابن اہمن دانی پارقلیطا ھودانا شادورون لکسلوخون من لکس بی روخا سرستوتا ھود من لکس بی پالت ھوبث بپل سھد وث بلس دبی اوپ اختوخون سھد بث دمن شربث عامی لون۔

جس کے عربی ترجمہ مین مذکور ہے۔

اذا جاء المعزی الذی ارسلہ الیکم روح الحق الاتی من الاب فھو یشھد لی ۝ وانتم ایضا تشھدون لانکم معی منذ الابتداء ۝

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین مرقوم ہے کہ۔

(۲۶) لیکن چون فارقلیطا آمد کہ او را از جانب پدر نزد شما میفرستم روح حق کہ از پدر صادر می گردد او بر من شہادت خواہد داد۔ ۝ لیکن جب وہ مددگار آئیگا جسکو مین تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی سچائی کا روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے تو وہ میری گواہی دیگا۔

[1] مقصود اینکہ قبل از آمدن فارقلیطا من بآمدن او شما را ۱۲

(۲۷) وشما نیز شاہد ہستید زیرا کہ از ابتدا با من بودہ اید۔ (ایضاً) ازتم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو
اور انجیل یوحنا کے باب ۱۶ آیت ۷ لغایت ۱۵ مین سریانیہ قدیم مین مرقوم ہے۔

(۷) الا این شررا امر بنلوخون دیفخ لوخون دابن ازل ان کیرا این لاازلن پارقلیطا لاانی لونخون این دبن ازل اشادری لونخون ومدا ث هو نکسیوہ لعالم عل خطیبنا وعل زدیفوتا وعل دبن عل خطیبنا مهیمن بی عل زدیفوتا دبن دلوث ابی ازل ن ولا نپ خزن انثم لی عل دین دبن دارکون دعالم هن دنهونیپ سکی انلی لمئم لوخون الا لا مشکخن نثون لمخد هش مداث دبن روهنا دشرا اهوند بروخون شرا الاکبر نملل من دعبانیش الآکل دنشمع هو نملل وعل دث نودعخون وهو لشبخن مطل دمند بیلی لنسب ونخوخون۔

اور سوریت سریانی مین کلمات مسطورہ اس طرح مرقوم ہوے ہین۔

الآان سرستونا عرون الوخون دصیا پلا فتوخون دان ازن سبب دان ان لا ازن پارقلیطالی انی لکسلوخون این ازن بث شادرنہ لکسلوخون۔
(۸) وایمن داثی هو بث منخس لہ لعالما بوث خطیبنا وبوث زدیفوث وبوث دیوان (۹) بوث خطیبث دلین همونی بیّ (۱۰) این بوث ردیفوث دلکس بیّ بیرلون ومد ری لخزلون لیّ (۱۱) این بوث دیوان دکوراداہ عالما دیثلی (۱۲) مد ری را با انلی لمرالوخون الالی ماصیثون لدوق ادّی (۱۳) این ایمن داثی هورو خادسرستونا هو بث نکبر روخون بکلہ سرستونا سبب دلی همزم من کنہ الاکل دشمع هو بث همزم دمند بنی بنی داثیّ بث مادع لوخون (۱۴) هو بث خافری سبب دمن دلی بث سفل ونخر بلوخون (۱۵)

اور عربی ترجمہ مین اس طرح مرقوم ہے۔

لكني اقول لكم الحق انه خير لكم ان انطلق لاني ان لم انطلق لم ياتكم المعزي فاذا انطلقت ارسلته اليكم ○ فاذا جاء ذلك فهو يوبخ للعالم على الخطية وعلى البر وعلى الحكم ○ اما على الخطية فلانهم لم يومنوا بي ○ واما على البر فلاني منطلق الى الاب ولستم ترونني ○ واما على الحكم فان رئيس هذا العالم يدان ○ واني لي كلاما كثيرا اريد ان اقوله لكم لكنكم لستم تطيقون حمله الآن ○ فاذا جاء روح الحق ذاك فهو يرشدكم الى جميع الحق لانه ليس ينطق من عنده بل يتكلم بما يسمع ويخبركم بما ياتي ○ وذاك يمجدني لانه ياخذ مما لي ويخبركم جميع ما للاب هو لي من اجل هذا قلت لكم ان مما لي ياخذ ويخبركم ○

اور فارسی اور اردو ترجمہ مین مذکور ہے۔

(۷) و من بشما راست میگویم که رفتن من برای شما مفید است چه اگر نروم فارقلیطا یعنی احمد نزد شما نیاید و اما اگر بروم او را نزد شما میفرستم۔

(۸) و چون او آید جهان را بر گناه و عدالت و داوری توبیخ خواهد نمود۔

(۹) اما بر گناه زیرا که بر من ایمان نیاوردند۔

(۱۰) و اما بر عدالت از آن سبب که نزد پدر میروم و دیگر مرا نخواهید دید۔

(۱۱) و بر داوری از آن رو که رئیس این جهان حکم شده است۔

○ لیکن مین تم سے سچ کہتا ہون کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ مددگار[سلہ] تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اوسے تمہارے پاس بھیجدونگا

○ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے مین قصوروار ٹھہرائے گا۔

○ گناہ کے بارے مین اسلئے کہ وہ مجھپر ایمان نہین لاتے۔

○ راستبازی کے بارے مین اسلئے کہ مین باپ کے پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے۔

○ عدالت کے بارے مین اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

سلہ وکیل یا شفیع ۱۲ منقول از حاشیہ ترجمہ اردو۔

(۱۲) وبسیار چیزهاے دیگر نیز دارم بشما بگویم لیکن الآن طاقت تحمل آنها ندارید۔

(۱۳) ولیکن چون او روح راستی آید شمارا بجمیع راستی راهنمائی خواهد کرد زیرا که از خود تکلم میکند بلکه بانچه شنیده است سخن می گوید و از امور آینده بشما خبر خواهد داد۔

(۱۴) و او مرا تمجید خواهد نمود زیرا که از آنچه آن منست خواهد گرفت و بشما خبر خواهد داد۔

(۱۵) هرچه از آن پدر است از من است از این جهت گفتم که از آنچه آن منست میگیرد و بشما خبر میدهد۔

○ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتین کہنی ہین مگر اب تم اون کی برداشت نہین کر سکتے۔

○ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تمکو تمام سچائی کی راہ دکھلاے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھہ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہین آیندہ کی خبرین دے گا۔

○ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لئے کہ مجھہ ہی سے حاصل کر کے تمہین خبرین دے گا۔

○ جو کچھہ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اس لئے مین نے کہا کہ وہ مجھہ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہین خبرین دے گا۔

قبل اس کے کہ ان بشارات کی تحقیق کیجاے دو امرون کا بطور مقدمہ ذکر کر دینا ضروری ہے۔

پہلا امر۔ اہل کتاب اس امر کے عادی ہین کہ وہ غالباً اسماء کا بھی ترجمہ کر دیا کرتے ہین اگرچہ وہ کسی شخص کا نام ہی کیون نہ ہو۔ اور اسم ظاہر کو ضمیر سے اور ضمیر کو اسم ظاہر سے بدل دیتے ہین اور اسم اشارہ مین بھی اسی قسم کا تصرف کیا کرتے ہین۔

اور یہ امر پایۂ تحقیق کو پہونچ چکا ہے کہ جناب عیسٰی عبرانی زبان مین بات چیت کیا کرتے تھے نہ یونانی و سریانی وغیرہ زبانون مین کیونکہ آپ کے پدر مصنوعی بھی عبرانی تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ بھی عبرانی تھین۔ آپ کی نشو و نما عبرانیین ہی مین ہوئی اور اونہین کو آپ وعظ بھی فرمایا کرتے تھے اسی لئے آپ یونانی و سریانی زبان مین تکلم نہ فرماتے تھے اس امر کا خود اہل کتاب کو بھی اعتراف ہے اور وہ (اہل کتاب) کہتے ہین کہ صعود جناب مسیح ع کے بعد مدت تک روح القدس حوارین کے قلوب مین معانی کا القا کرتے رہے اور اونہین اختیار دیدیا کہ جو شخص جس قوم مین ہے وہ اپنی انجیل کو

اوسی قوم کی زبان مین تمام کرے ۔چنانچہ متی نے اپنی انجیل کو اپنے الفاظ سے عبرانی زبان مین لکھا اور باقی حضرات نے یونانی زبان مین تحریر کیا ۔بنا ءً علیہ اس امر مین کوئی شک و شبہہ نہین رہتا کہ جنھون نے چوتھی انجیل لکھی ہے ۔اونھون نے اپنی عادت کے موافق نبی مبشر بہ کا اسم مبارک کو یونانی زبان مین ترجمہ کر دیا ہے اور اصل لفظ جو جناب عیسیٰ ؑ نے ارشاد فرمایا تھا مفقود ہو گیا اور جماعت نصارے کو اوس کا کوئی حال معلوم نہین ہوا ۔

برنابا نے اپنی انجیل مین اس امر کی تصریح کی ہے کہ وہ لفظ **محمد** ؐ بطور نبوت تھا یعنی محمد رسول اللہ جیسے ہم عنقریب بیان کرین گے ان شاء اللہ تعالےٰ ۔

اور خداوند عالم نے قرآن مجید مین حضرت عیسیٰ ؑ سے نقل فرمایا ہے کہ وہ لفظ **احمد** تھا ۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ۔

یٰبَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ۔ پارہ ۲۸ سورۃ الصف	اے بنی اسرائیل! ضرور مین تم سب کی طرف خدا کا رسول ہون توریت کی جو مجھسے پہلے سے ہی تصدیق کرنے والا ہون اور ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہون جو میرے بعد آئیگا اوسکا نام احمد ہوگا ۔

محمد اور **احمد** لفظاً اور معنیً ایک ہی شے ہین ۔اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کبھی لفظ **محمد** کا اور کبھی **احمد** کا استعمال فرماتے تھے ۔

اور صاحب انجیل اربع نے حضرت عیسیٰ ؑ کے ارشاد فرمائے ہوئے لفظ کا یونانی زبان مین پیرقلیطوس ترجمہ کیا ہے کہ جسکے معنی عربی زبان مین **محمد** اور فارسی مین ستودہ ہوتے ہین ۔اور لفظ پیرقلیطوس کو معرب کر کے فارقلیطا کہنے لگے ۔جو شخص یونانی زبان مین مہارت رکھتا ہے اوسے ہمارے اس بیان مین ذرہ برابر شک نہین ہو سکتا ۔

حدیث مباہلہ کے ذیل مین حضرت عیسیٰ ؑ سے خداوند عالم نے جو خطاب فرمایا ہے وہ بروایت شیمعون حواری اس طرح مذکور ہوا ہے وہ (شمعون) کہتے ہین کہ خداوند عالم نے حضرت

مسیحؑ کی طرف وحی فرمائی کہ

فخذ یا ابن امتی کتابی بقوة ثم فسرہ لاهل سوریا بلسانهم واخبرهم انی انا الله لا اله الا انا الحی القیوم البدیع الدائم الذی لا احول ولا ازول انی بعثت رسلی ونزلت کتبی رحمة ونورا وعصمة لخلقی ثم انی باعث بذلك نجیب رسالتی احمد صفوتی وخیرتی من بریتی البار قلیطا عبدی ارسله فی خلو من الزمان ابتعثه بمولده فاران من مقام ابراهیم انزل علیه توریة[1] حدیثة افتح بها اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا طوبی لمن شهد ایامه وسمع کلامه فامن به واتبع النور الذی جاء به فاذا ذکرت یا عیسیٰ ذلك النبی فصل علیه فانی وملائکتی نصلی علیه۔

کہ اے میری کنیز کے فرزند میری کتاب کو لے اور اہل سوریا کے لئے اونکی زبان مین ترجمانی کر اور اونہین بتادے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہین ہے مین زندہ قائم بالذات عالم کو بغیر اصل ومادہ کے ایجاد کرنے والا۔ مین ہون وہ دائم جو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف متغیر نہین ہوتا نہ زائل ہوتا ہے۔ مین نے (ہی) اپنے رسولون کو مبعوث کیا اور کتابون کو رحمت و نور اور اپنی مخلوقات کے لئے حفاظت قرار دیکر نازل کیا اور اسی طرح مین اپنے برگزیدہ رسول احمد کو بھیجنے والا ہون جو میری مخلوقات مین برگزیدہ و منتخب ہے۔ بارقلیطا جو میرا بندہ ہے اوسے فترت کے زمانہ مین بھیجون گا اور اوسے اوسکی ولادت کی جگہ فاران سے مبعوث کرونگا جو مقام ابراہیم ہے اور اوسپر نئی شریعت نازل کرونگا جسکی وجہ سے نابینا آنکھون کو گنگ کانون کو اور نادان دلون کو کھول دونگا۔ خوشا بحال اوس شخص کا جو اوسکے زمانہ مین موجود ہو اور اوسکے کلام کو سُنے اور اوسپر ایمان لائے اور اوسکی شریعت کا اتباع کرے۔ اے عیسیٰ جب تم اوس نبی کا ذکر کرو تو اوسپر درود بھیجو کیونکہ مین اور میرے ملائکہ اوسپر درود بھیجتے ہین۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جناب عیسیٰؑ باوجودیکہ اون کی زبان عبرانی تھی مگر خداوند عالم نے اون کو حکم دیا کہ سریانیین کے لئے اپنی انجیل کی سریانی زبان مین تفسیر کرین۔ کیونکہ اہل سوریا سے اہل شام مراد ہین جن کی زبان سریانی تھی۔

[1] یہان توراة سے شریعت مراد ہے ۱۲

صاحب کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون نے لفظ الانجیل کے بیان مین تحریر کیا ہے کہ

کتاب انزله الله سبحانه وتعالیٰ علی عیسی ابن مریم علیهما السلام۔ } انجیل وہ کتاب ہے جسے خدا نے حضرت عیسے بن مریم پر نازل فرمایا ہے۔

اور مواہب مین اس امر کا تذکرہ ہے کہ

انه انزل باللغة السریانیة۔ } وہ انجیل سریانی زبان مین نازل ہوئی ہے۔

اور بخاری نے ورقہ بن نوفل کے واقعہ مین جو کچھ لکھا ہے وہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ انجیل عبرانی زبان مین تھی۔ اور ان دونون قولون مین جمع کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ انجیل نازل تو عبرانی زبان مین ہوئی اور اوسکی تفسیر سریانی مین ہوئی جس پر حدیث شریف کا یہ فقرہ دلالت کرتا ہے۔

فسرہ لاهل سوریا بلسانهم۔ } اہل سوریا کے لئے اونکی زبان مین ترجمانی کر۔

اس مطلب کو قسیسین نے بھی تسلیم کیا ہے وہ یہ کہتے ہین کہ لفظ فارقلیطا کا لفظ پاراقلیطوس سے اشتقاق ہوا ہے جسکے معنی ہین معزی۔ معین اور وکیل۔ اور یہ کہ وہ لفظ پرقلیطوس سے مشتق نہین ہے جو بمعنی محمد و احمد ہے۔ عرب کو اسکے سمجھنے مین اشتباہ ہوا ہے۔

قسیسین کے اس دعوے پر کوئی معقول دلیل نہین ہے۔ علاوہ برین یہ دعوے آنحضرتؐ کے ظاہر ہونے کے بعد پیدا ہوا ہے۔ اور ظہور اسلام سے قبل یہ گفتگو پیش ہی نہین آئی تھی چنانچہ صاحب انیس الاعلام کا بیان ہے کہ میرے[سلہ] اوستاد نے مجھے ایک کتاب دکھائی جو ظہور اسلام سے قبل کی تالیف شدہ تھی۔ اوسمین بالتصریح لکھا ہوا تھا کہ پرقلیطوس بمعنی محمد و احمد ہوتا ہے اور وہ نبی ہین جو آخری زمانہ مین مبعوث ہون گے اور جناب عیسےٰ کی تصدیق کرین گے۔

دوسرا امر۔ آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے قبل بعضے لوگون نے دعوے کیا ہے کہ وہ لفظ فارقلیطا کے مصداق ہین جیسے منتس مسیحی جو قرون مسیحیہ مین سے دوسرے قرن مین تھا اور اپنے

سلہ یہ واقعہ اس بشارت کے خاتمہ پر ناظرین کی دلچسپی کے لئے لکھدیا گیا ہے ۱۲

زمانہ مین متقی و مرتاض تھا اوس نے ۱۷۲ء مین ایشیاے کوچک مین اپنی رسالت کا دعوے کیا کہ مین وہی فارقلیطا ہون جسکے آنے کی حضرت عیسےٰ نے خبر دی ہے بہت سے لوگون نے اوسکا اتباع بھی کرلیا جیساکہ بعض تاریخون مین مذکور ہے۔

ولیم میور نے اوسکا اور اوسکے تابعین کا حال اپنی تاریخ[1] کے باب سوم کی قسم دوم مین اسطرح ذکر کیا ہے کہ بعض لوگون نے ذکر کیا ہے کہ منتنس نے یہ دعوے کیا کہ مین فارقلیط یعنی معزی روح القدس ہون چونکہ وہ مرد متقی و پرہیزگار اور شدید الریاضت تھا اس لئے لوگون نے اوس کی رسالت کو قبول کرلیا تھا۔ انتہے بحاصلہ۔

اس کلام سے معلوم ہوا کہ ابتداے قرون مین لوگ فارقلیطا کے منتظر تھے اسی لئے لوگون نے دعوے بھی کیا کہ وہ ہی فارقلیطا ہین اور انتظار کی وجہ سے مسیحیین نے اس دعوے کو قبول بھی کرلیا۔

صاحب لب التاریخ نے ذکر کیا ہے کہ یہود و مسیحیین جو حضرت محمد صلعم کے معاصر تھے وہ بھی کسی نبی (یعنی نبی موعود) کے منتظر تھے۔ پس اس سے محمد صلعم کو بہت بڑا نفع پہونچا کیونکہ اونکا دعوے تھا کہ مین نبی موعود ہون۔

اس مورخ کا کلام بھی اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ اہل کتاب جو ظہور آنحضرت صلعم کے زمانہ مین تھے وہ کسی پیغمبر کے منتظر تھے اور یہی حق بھی ہے کیونکہ نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس جب آنحضرت صلعم کا والانامہ پہونچا تو اوس نے کہا کہ مین خدا کو شاہد کرتا ہون کہ وہی نبی ہین جنکا اہل کتاب انتظار کرتے ہین۔ اور آنحضرت کو جواب مین لکھا کہ

اشهد انك رسول الله صادق ومصدق وقد بايعتك وبايعت ابن عمك اى جعفر بن ابى طالب واسلمت على يديه لله رب العالمين	مین شہادت دیتا ہون کہ آپ خدا کے سچے رسول اور مصدق نبی ہین مین نے آپ کی اور آپکے ابن عم جعفر بن ابی طالب کی بیعت کرلی اور اونکے ہاتھون پر خدا کے لئے اسلام لایا۔

[1] یہ تاریخ ۱۸۵۸ء مین طبع ہوئی ہے ۱۲

پس نجاشی جو نصرانی تھا اسلام لایا۔

اور مقوقس بادشاہ قبط نے آنحضرت ؐ کے فرمانِ والاشان کے جواب مین لکھا کہ

لمحمد بن عبداللہ من المقوقس عظیم القبط سلام علیك اما بعد فقد قرأت کتابك وفھمت ما ذکرت فیه وما تدع الیه وقد علمت ان نبیًا قد بقی وقد کنت اظن انه یخرج بالشام وقد اکرمت رسولك۔

مقوقس کی طرف سے حضرت محمدؐ کے نام۔

سلام کے بعد معلوم ہو کہ مین نے آپکا خط پڑھا اور جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا تھا اوس پر مطلع ہوا اور آپکی دعوت کو بھی سمجھا مجھے معلوم ہے کہ ایک پیغمبر باقی رہا ہے مجھے خیال تھا کہ وہ شام سے ظاہر ہوگا۔ اور مین نے آپ کے قاصد کی تعظیم و تکریم کی۔

مقوقس اگرچہ اسلام نہین لایا مگر اوس نے اس امر کا ضرور اعتراف کیا کہ مین اس امر کو جانتا ہون کہ ایک پیغمبر باقی رہا ہے اور اوسے آنا چاہئے۔ یہ دونون بادشاہ آنحضرت ؐ کی دنیوی شوکت سے مرعوب ہونے والے نہ تھے۔

جارود بن العلیٰ جو علماے نصارے مین تھا اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت ؐ کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قسم بخدا آپ خدا کیطرف سے آئے ہین اور صداقت کیساتھ گویائی فرماتے ہین قسم بخدا آپکو خدا نے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے آپ کے اوصاف مین نے انجیل مین دیکھے ہین اور آپکے آنے کی ابن البتول (حضرت عیسیٰؑ) نے خبر دی ہے۔ اپنے دستِ مبارک کو بڑھائیے تاکہ بیعت کرون اشھد ان لا الہ الا اللہ وانك محمد رسول اللہ۔ پس جارود قوم سمیت ایمان لے آیا۔

اس واقعہ مین جارود نے اس امر کا اقرار کیا کہ حضرت مسیحؑ نے آنحضرت کے آنیکی بشارت دی تھی۔ ہمارے اس بیان سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ مسیحین نبی مبشر بہ کے آنے کا انتظار کرتے تھے۔

بہرحال لفظ عبرانی جو جناب عیسیٰ نے ارشاد فرمایا تھا وہ تو اب مفقود ہے اور لفظ سریانی و یونانی جو باقی ہے وہ اس (لفظ عبرانی) کا ترجمہ ہے۔ لہذا ہم بھی یہان اصل لفظ سے قطع نظر کرکے یونانی

وسریانی لفظ ہی سے بحث کرتے ہین۔ یہ لفظ سریانی وسوریت مین بلاشبہہ معنی احمدؐ ہی (جیسے ہم آگے بڑھکر ذرا تفصیل سے بتائین گے) لکن لفظ یونانی اگر اوسکی اصل پیرکلوطوس ہی تو ظاہر ہی کہ جناب مسیحؑ نے آنحضرتؐ کی ایسے لفظ سے بشارت دی کہ جسکے معنی محمدؐ واحمدؐ کے ہین۔ اور یہ امر اگرچہ بلحاظ اونکی عادت کے قریب القیاس ہے مگر ہمارے خیال کے مطابق معین ہے لکن اس مقام پر ہم ان تمام امور سے قطع نظر کرکے کہین گے کہ یہ لفظ یونانی مین در اصل (پاراکلی طوس) تھا جیسا کہ انکو دعویٰ ہے پھر بہی ہمارے استدلال کے منافی نہین ہے کیونکہ صاحب الرسالہ درلاونکے عربی وفارسی تراجم کی بناپر اسکے معنی تسلی دہندہ معین اور وکیل کے ہین اور بعض عربی تراجم کی بناپر جن مین سے ایک وہ ترجمہ عربیہ ہے جو ۱۸۱۶ء مین طبع ہوا ہے شافع کے معنی ہین اور یہ تمام معنی آنحضرتؐ پر پورے طور پر صادق آتے ہین۔

متذکرہ بالا امور کا تذکرہ کرکے اب ہم دو باتین بیان کرنا چاہتے ہین۔

(۱) فارقلیطا سے نبی مبشر بہ حضرت محمد مصطفیٰؐ مراد ہین۔

(۲) علماء مسیحیہ کے شبہات اور اونکا جواب فارقلیطا سے حضرت محمد مصطفیٰؐ مراد ہین۔

نصاریٰ کا خیال ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد ہین جو یوم الدار جناب عیسیٰؑ کے شاگردونپر نازل ہوے تھے حالانکہ یہ قول کسی طرح درست نہین ہوسکتا بلکہ فارقلیطا سے نبی مبشر بہ جناب محمدؐ مصطفیٰ مراد ہین۔ اور اس مطلب کے اثبات مین ہم کئی دلیلین وارد کرتے ہین۔

پہلی دلیل ۔ جناب عیسےٰؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اگر مرا دوست میدارید وصایاے مرا نگاہ دارید۔ } اگر تم مجھسے محبت کرتے ہو تو میرے حکمونپر عمل کروگے۔

بعد ازآن فارقلیطا کے آنے کی خبر دی ہے۔

اور اس کلام سے جناب عیسیٰؑ کا یہ مقصود ہے کہ سامعین سے جو کچھہ بیان کیا جاتا ہے وہ آپ (حضرت عیسیٰ) کے بعد ضروری اور واجب الرعایۃ ہے پس اگر فارقلیطا سے روح القدس کو مراد

ف۱ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵ و ۱۶

لیا جاے جو یوم الدار نازل ہونے والے تھے تو اس فقرہ کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس امر کا گمان بھی نہین ہو سکتا تھا کہ حواریین دوسری مرتبہ اپنے اوپر روح القدس کے نازل ہونے کو مستبعد سمجھین گے اس لئے کہ وہ تو اس سے قبل بھی روح القدس سے مستفیض ہوتے تھے - علاوہ برین اس لئے بھی استبعاد نہین ہو سکتا تھا کہ جب روح القدس کسی کے قلب مین نازل ہون اور اوسمین حلول کرین تو لامحالہ اوسکے آثار واضح طور سے نمایان ہو جائین گے - پس کسی موثر کا انکار کر دینا خیال مین بھی نہین آ سکتا اور اونکے نزدیک روح القدس کا ظہور ایسی صورت مین نہین ہو سکتا کہ استبعاد کا مظنہ ہو -

حقیقت امر یہ ہے کہ جناب مسیحؑ تجربہ اور نور نبوت سے جانتے تھے کہ آپ کی امت کے بہت سے لوگ نبی مبشر بہ کے ظہور کے وقت اونکا انکار کر دین گے اسی لئے آپ نے پہلے تو اس فقرہ سے تاکید فرمائی پھر فارقلیطا کے آنے کی خبر دی اور فرمایا کہ اگر مجھے دوست رکھتے ہو تو فارقلیطا کو قبول کرو اور یہ امر بدیہی ہے کہ اگر روح القدس کسی شخص کے قلب پر نازل ہون تو اوسکے تمام امور مین موید ہون گے - اور اوس شخص سے آثار عجیبہ و غریبہ صادر ہون گے -

اس صورت مین جاے انکار باقی نہین رہ سکتی اور ہر شخص ایسے امر کا طالب ہو گا -

دوسری دلیل - جناب مسیحؑ نے ارشاد[1] فرمایا ہے کہ

و من از پدر سوال می کنم کہ فارقلیطا را بسوے شما بفرستد تا ہمیشہ با شما باشد -	اور مین باپ سے درخواست کرونگا کہ وہ تمہین دوسرا مددگار[2] بخشیگا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے -

اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ فارقلیطا روح القدس نہین ہو سکتے کیونکہ وہ ارباب تثلیث کے نزدیک اب (باپ) سے تو مطلقاً حقیقی اتحاد رکھتے ہین - اور ابن (بیٹے) سے بلحاظ لاہوت - پس لامحالہ اس سے نبی مبشر بہ ہی مراد ہونگے کیونکہ اونکے حق مین یہ قول بلا تکلف صادق آتا ہے

تیسری دلیل - وکالت اور شفاعت کا وصف نبوت کے ساتھ مخصوص ہے نہ روح القدس کے ساتھ جو خدا سے متحد ہین - پس یہ دونون وصف روح القدس پر صادق نہین ہین بلکہ نبی مبشر بہ پر

[1] انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶ - ۱۲ [2] یا وکیل یا شفیع ۱۲ منقول از حاشیہ ترجمہ اردو -

صادق آتے ہین جس سے معلوم ہوا کہ اس بشارت مین فارقلیطا سے نبی مبشر بہ ہی مراد ہین۔

چوتھی دلیل

جناب مسیح ؑ نے ارشاد[۵۱] فرمایا ہے کہ

لیکن فارقلیطای روح حق (یعنی احمد و محمد) کہ وعظ کنندہ بحق و داعی الی الحق است کہ پدر او را باسم من مبعوث شد یعنی با تصدیق من کہ او مصدق من خواہد بود ہر چیزی را بشما تعلیم خواہد داد و انچہ بشما گفتہ ام بیاد شما خواہد آورد۔

لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہین سب باتین سکھاوے گا اور جو کچھ مین نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہین یاد دلاوے گا۔

اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہین کیونکہ عہد جدید کے کسی رسالہ سے بھی اس امر کا پتہ نہین چلتا کہ جناب مسیح ؑ نے حوارئین سے جو فرمایشات کی تھین اونمین سے وہ کسی کو بھول گئے ہون اور روح القدس نے نازل ہو کر یاد دلایا ہو۔ لہذا اس سے نبی مبشر بہ ہی مراد ہونگے۔

پانچوین دلیل

جناب عیسےٰ ؑ نے ارشاد[۵۲] فرمایا ہے۔

والآن قبل از وقوع بشما گفتم تا وقتیکہ واقع گردد ایمان آورید۔

اور اب مین نے تم سے اوس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جاوے تو تم یقین کرو۔

اس قول سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہو سکتے کیونکہ نزول روح القدس کے وقت حوارئین کے ایمان نہ لانے کا گمان ہی نہین ہو سکتا۔ اور یہ محل استبعاد بھی نہین ہو سکتا جیسا کہ ہم پہلی دلیل مین ذکر کر چکے ہین۔ ایسی صورت مین اوس قول کی کوئی حاجت نہین تھی۔ جب معمولی عقلا کی یہ شان نہین ہے کہ وہ بے مصرف کلام کرین تو ایک جلیل القدر پیغمبر سے کہان ہو سکتا ہے پس اگر فارقلیطا سے نبی مبشر بہ کو مراد لیا جاوے تو کلام بر محل ہو گا۔

چھٹی دلیل

جناب مسیح ؑ نے ارشاد[۵۳] فرمایا ہے۔

لیکن چون فارقلیطا آمد کہ او را از جانب پدر نزد شما میفرستم روح حق کہ از پدر صادر میگردد

لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو مین تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجون گا یعنی سچائی کا روح جو باپ کی

[۵۱] انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۶ ۔ [۵۲] انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۹ ۔ [۵۳] انجیل یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶

او برمن شہادت خواہد داد۔ } طرف سے نکلتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔

یہ کلام بتاتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہین کیونکہ اونھون نے حضرت عیسےؑ کی لئے کسی کے سامنے بھی شہادت نہین دی اس لئے کہ جناب مسیحؑ کے شاگرد جن پر روح القدس نازل ہوے اونکو تو اِن کے نزول سے پہلے ہی جناب عیسےؑ کی کامل معرفت حاصل تھی اونکے سامنے شہادت دینے کا کوئی فائدہ ہی نہ تھا۔ اب رہے وہ لوگ جو انکار کرنے والے تھے اونکے سامنے روح القدس نے شہادت ہی نہین دی بخلاف حضرت رسول خداؐ کے کہ اونھون نے حضرت عیسےؑ کی شہادت دی اونکی تصدیق فرمائی اور الوہیت و ربوبیت کا ادعا جو انواع کفر و ضلالت مین شدید تر ہے اوس سے اون کی بریت کی۔ اون کی والدہ محترمہ کو بھی زنا کی تہمت سے بری کیا۔ جس کا جا بجا قرآن شریف اور احادیث مین تذکرہ موجود ہے۔

ساتوین دلیل۔ جناب مسیحؑ نے ارشاد[1] فرمایا ہے۔

ادب اختون سهد بثون ومن شريت عمیثون۔

جس کا فارسی و اردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

وشما نیز شاہد[2] ہستید زیرا کہ از ابتدا با من بودہ اید۔ } اور تم بھی گواہ ہو۔ کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔

یہ کلام بھی واضح طور سے دلالت کرتا ہے کہ حوارین کی شہادت فارقلیطا کی شہادت کے علاوہ ہے،

---

[1] انجیل یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۷ ۱۲

[2] جو ترجمہ کہ ہم نے تحریر کیا ہے وہ اوس نسخہ سریانیہ کے مطابق ہے جو ۱۸۸۶ء مین طبع ہوا ہے اوس مین لفظ ادب اختون ہے جو بمعنی شما ایضا ہے۔ اور اسی طرح اوس نسخہ سریانیہ کے مطابق ہے جو ۱۸۶۸ء مین طبع ہوا ہے اور سریانیہ قدیمہ کے اوس نسخہ سے مطابقت رکھتا ہے جو ۱۸۶۴ء مین طبع ہوا ہے۔ اور جو نسخہ عربیہ کہ ۱۸۱۷ء مین طبع ہوا ہے اوس مین بھی ولتشهدون انتم ایضاً ہے۔ اسی طرح جو ترجمہ عربیہ ۱۸۶۰ء مین طبع ہوا ہے اوس مین ولتشهدون انتم ایضاً ہے۔ اور نسخہ عربیہ مطبوعہ بیروت ۱۸۸۱ء اور عربیہ مطبوعہ ۱۸۷۰ء اور ترجمہ فارسیہ مطبوعہ ۱۸۱۶ء و ۱۸۲۸ء و ۱۸۴۱ء ۱۸۸۲ء ۱۸۸۷ء ۱۸۷۸ء۔ اسی طرح اور تراجم جو مختلف زبانون مین ہین مگر بعض عربی تراجم سے لفظ ایضاً اور بعض فارسی تراجم سے نیز کو عمداً ساقط کر دیا ہے جنمین سے وہ ایک نسخہ عربیہ ہے جو ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۱ء اور ۱۸۴۴ء مین طبع ہوا۔ لیکن ارباب بصیرت پر اون کی خیانت پوشیدہ نہین رہ سکتی خدا اونہین ہدایت فرمائے ۱۲

پس اگر فارقلیطا سے روح القدس کو مراد لیا جائے گا تو دونون شہادتون مین مغایرت نہ ہوگی کیونکہ حوارئین کی شہادت کے علاوہ روح القدس کوئی مستقل شہادت نہین رکھتے ہین بلکہ حوارئین کی شہادت بعینہ روح القدس کی شہادت ہے۔ اور اگر فارقلیطا سے نبی مبشر بہ کو مراد لیا جائے تو اونکی شہادت حوارئین کی شہادت کے یقیناً مغایر ہوگی۔

آٹھوین دلیل۔ حضرت عیسےٰ ؑ نے ارشاد فرمایا ہے۔[1]

و من بشما راست میگویم کہ رفتن من برای شما مفید است چہ اگر نروم فارقلیطا (یعنی احمد) نزد شما نیاید و اما اگر بروم او را نزد شما میفرستم۔	لیکن مین تم سے سچ کہتا ہون کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اوسے تمہارے پاس بھیجدونگا۔

یہ کلام بھی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہین۔ کیونکہ جناب مسیحؑ نے فارقلیطا کے آنے کو اپنے جانے پر معلق فرمایا ہے۔ پس اگر اس (فارقلیطا) سے روح القدس مراد ہونگے تو اونکا آنا جناب مسیحؑ کے جانے پر معلق ہوگا۔ حالانکہ اہل کتاب کے نزدیک روح القدس حوارئین پر جناب مسیحؑ کے زمانہ مین بھی نازل ہوئے ہین۔ چنانچہ جب حضرت مسیحؑ نے حوارئین کو بلاد اسرائیلیہ کی طرف بھیجا جایا ہے تو روح القدس نازل ہوئے ہین۔ پس فارقلیطا سے روح القدس مراد نہ ہونگے بلکہ اس سے کوئی دوسرا شخص مراد ہوگا جس سے حوارئین مین سے کوئی شخص جناب عیسےٰ کے زمانہ مین مستفیض ہوا ہو اور اوس کا آنا جناب عیسےٰ ؑ کے جانے پر موقوف ہو۔ اور یہ وصف جناب خاتم الانبیاء پر صادق آتا ہے اس لئے کہ آپ حضرت عیسےٰ ؑ کے تشریف لے جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ کا آنا حضرت عیسےٰ کے جانے پر موقوف تھا۔ اس لئے کہ ایسے دو رسولون کا ایک زمانہ مین موجود ہونا جائز ہے جنکی شریعت عام اور مستقل ہو بخلاف ایسے دو رسولون کے جنمین ایک رسول دوسرے رسول کی شریعت کا مطیع ہو یا تہر ایک رسول ایک شریعت کے پابند ہون اس صورت مین دو یا اس سے زائد رسول ایک زمانہ مین ایک ہی جگہ ہو سکتے ہین۔ جیسا کہ جناب موسےٰ ؑ اور جناب عیسےٰ ؑ کے درمیانی زمانہ مین متعدد رسول تھے اور

[1] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۷۔ ۱۲

سب شرع موسوی کے پابند تھے۔ اور آیت متذکرہ کی یہ تفسیر کرنا کہ روح القدس قبل مسیحؑ تو ضعف کے ساتھہ نازل ہوئے تھے اور حواریون کے زمانہ مین قوت کے ساتھہ نازل ہوے غلط ہے۔ اس لئے کہ مسیحیین کے نزدیک روح القدس خدا ہین اور نزول وصعود اور حرکت وسکون کی نسبت خدا کی طرف دینا غلط ہے۔ علاوہ برین ضعف وقوت کو خدا کی طرف منسوب کرنا خلاف ہے لہذا فارقلیطا کی روح القدس سے تفسیر کرنا موجب کفر ہے۔

نوین دلیل - حضرت عیسےٰؑ نے ارشاد[1] فرمایا ہے۔

وچون او آید جہان را بر گناہ وعدالت وداوری توبیخ خواہد نمود۔	اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے مین قصوروار ٹھہراے گا۔

یہ کلام حضرتؐ کے لئے بمنزلہ نص جلی ہے کیونکہ آنحضرتؐ ہی نے عالم کو توبیخ وسرزنش کی بالخصوص جناب عیسےٰؑ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے یہود کو جو توبیخ وسرزنش کی ہے اوس مین کسی کو شبہہ نہین ہے، اور آنحضرتؐ کے فرزند رشید حضرت صاحب الزمان دجال اور اوسکے اتباع کے قتل کرنے مین حضرت مسیحؑ کے رفیق ہونگے بخلاف روح القدس کے کہ اونکی توبیخ وسرزنش کسی طرح صحیح نہین ہے اور توبیخ نزول روح القدس کے بعد حوارین کا بھی منصب نہ تھا بلکہ حوارین تو ترغیب ووعظ کے ساتھہ دین ومذہب کی دعوت دیتے تھے۔

تنبیہہ - رانکین نے اپنی کتاب واضح البہتان جو خلاصہ صولۃ الضیغم کی رد مین لکھی ہے تحریر کیا ہے کہ توبیخ کا لفظ نہ تو کہین انجیل مین آیا ہے نہ اوسکے ترجمون مین سے کسی ترجمہ مین مستدل نے اس لفظ کو خود ہی وارد کر دیا ہے تاکہ واضح طور سے محمدؐ پر دلالت کرے کیونکہ اونہون نے توبیخ وتہدید بہت کی ہے۔ اور اس قسم کا مغالطہ دینا مومنین کی شان سے نہین ہے جنہین خوف خدا ہو۔ انتہے کلامہ۔ رانکین کا یہ کلام قابل تسلیم نہین ہے اور وہ (رانکین) یا تو خود ہی جاہل ہے یا عوام کو مغالطہ دینا چاہتا ہے نہ ایمان رکھتا ہے نہ خوف خدا۔ کیونکہ یہ لفظ تمام انجیلون مین موجود ہے۔

[1] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۸۔ ۱۲

ازآن جملہ سریانیہ سوریت کے وہ نسخے ہین جو امریکہ کے مطابع مین سنہ ۱۸۸۶ء اور سنہ ۱۸۶۸ء اور سنہ ۱۸۶۴ء مین طبع ہوے ہین۔ اور عربی کے وہ نسخے ہین جو رومیۃ العظمے مین سنہ ۱۶۷۱ء اور سنہ ۱۸۶۰ء اور سنہ ۱۸۱۶ء اور سنہ ۱۸۲۵ء اور سنہ ۱۸۶۷ء اور سنہ ۱۸۸۱ء مین طبع ہوے ہین اور وہ ترجمہ فارسیہ کے وہ نسخے جو سنہ ۱۸۱۶ء اور سنہ ۱۸۲۸ء اور سنہ ۱۸۴۱ء مین طبع ہوے ہین۔ اور فارسی کے وہ نسخے ہین جو سنہ ۱۸۷۸ء اور سنہ ۱۸۸۲ء اور سنہ ۱۸۸۶ء مین طبع ہوے ہین۔ ان مین سے بعض نسخون مین لفظ الزام ہے اور بعض مین لفظ توبیخ۔ اگرچہ لفظ الزام سے ترجمہ کرنا مترجم کی خیانت کا پتہ دیتا ہے لیکن الزام کے معنی بہی توبیخ کے معنی سے قریب ہین مع ذلک ہمین اون سے کوئی شکایت بہی نہین ہونی چاہیئے چونکہ تغییر و تحریف کردینا تو علماء پروٹسٹنٹ کی طبیعت ثانیہ ہی مین داخل ہے یہی وجہ ہے کہ فارسی مین ترجمہ کرنے والے لفظ فارقلیطا کو صرف اس لئے لکہتے ہی نہین کہ وہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ حضرت خاتم النبیین کے حق مین ہے بلکہ اوسکے معنی فارسی مین تسلی دہندہ کرتے ہین اور عربی تراجم مین معزی وکیل اور شافع لکہتے ہین۔

دسوین دلیل

جناب مسیحؑ نے ارشاد[51] فرمایا ہے کہ

اما بر گناہ زیرا کہ بر من ایمان نیاوروند۔ } ایمان کے بارے مین اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نہین لاتے

یہ کلام اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ فارقلیطا منکرین جناب مسیحؑ پر ظاہر ہوگا اور اونہین جناب مسیحؑ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے توبیخ کریگا۔ اور روح القدس ظاہر ہی نہین ہوے۔ اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے لوگون کی توبیخ بہی نہین کی۔ لہذا فارقلیطا سے روح القدس مراد نہ ہونگے بلکہ حضرت محمدؐ مراد ہونگے کیونکہ یہ وصف آپ مین بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔

گیارہوین دلیل

جناب عیسےؑ نے ارشاد[52] فرمایا ہے۔

بسیار چیزہاے دیگر نیز دارم بشما بگویم لیکن الآن طاقت تحمل آنہا ندارید۔ } مجہے تم سے اور بہی بہت سی باتین کہنی ہین مگر اب تم اون کو برداشت نہین کرسکتے۔

اس کلام سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ لفظ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہوسکتے کیونکہ روح القدس نے

---

[51] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۹ ۱۲ [52] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲ ۱۲

جناب مسیحؑ کے تعلیم کردہ احکام پر کسی حکم کا بھی اضافہ نہین کیا۔ کیونکہ اہل تثلیث کے گمان مین حضرت مسیحؑ نے حوارئین کو عقیدہ تثلیث کا حکم دیا تھا اور یہ کہ وہ اسی عقیدہ کی طرف اہل عالم کو دعوت دین پس جناب مسیحؑ کے اقوال سے زائد حوارئین کو کونسا امر حاصل ہو گیا البتہ روح القدس کے نازل ہونے کی بعد توریت کے اون دس حکمون مین سے جو سفر خروج کے باب ۲۰ مین مذکور ہین بعض احکام کو چھوڑکر توریت کے باقی تمام احکام کو ساقط کر دیا اور تمام محرمات کو حلال کر دیا اور تمام احکام کا ساقط کرنی اور محرمات کو حلال کرنے کی نسبت یہ کہنا صحیح نہین ہے کہ "الآن طاقت تحمل آنہا ندارید" اس لیے کہ اس مطلب مین کسی قسم کی مشقت نہین ہے جس کے تحمل مین دشواری فرض کی جاے بلکہ وہ از قبیل تخفیف ہے جس کے تحمل مین کوئی دشواری نہین ہو سکتی چینانچہ تورات کے اعظم احکام مین یوم سبت کی تعظیم کرنے کا حکم تھا جس کی حضرت عیسیٰؑ نے مراعات نہ فرمائی اور اسی بنا پر یہود نے حضرت عیسیٰؑ کے مسیح موعود ہونے کا انکار کیا تھا۔ پس جبکہ اعظم احکام کے ساقط کرنے مین کسی قسم کی دشواری نہ ہوئی تو جملہ احکام کے ساقط کرنے مین آسانی کا حاصل ہونا بہت واضح ہے۔ لہذا یہان پر تحمل نہ ہونے کے کوئی معنی محصل نہین ہو سکتے۔

پس معلوم ہوا کہ فارقلیط سے حضرت خاتم النبیین مراد ہین کیونکہ اون کی شریعت مین احکام کی زیادتی تھی جن کا تحمل کرنا ایمان اور قوت کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اون کے لئے آسان نہ تھا اسی لئے وہ احکام اون سے متعلق بھی نہین کئے گئے تھے۔

بارہوین دلیل - جناب مسیحؑ نے ارشاد[۵۱] فرمایا ہے کہ

ولیکن چون او روح راست آید شمارا بجمیع راستی راہنمائی خواہد کرد زیرا کہ از خود تکلم نمی کند بلکہ بانچہ شنیدہ است سخن میگوید۔ الآیہ

لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکہاے گا اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھہ سُنے گا وہی کہے گا۔ الآیہ

اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیحؑ چونکہ اس امر کو جانتے تھے کہ بنی اسرائیل فارقلیطا کی تکذیب

[۵۱] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳-۱۲

کرین گے اس لئے ضرورت ہوئی کہ وہ (حضرت مسیح) فارقلیطا کے راستگو ہونے کو بیان کردین۔ پس اونہون نے فرمادیا کہ

از خود تکلم نمی کند بلکہ بانچہ شنیدہ است سخن میگوید } وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا

جناب مسیح کا یہ ارشاد اس امر کو بتاتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہیں ہوسکتے کیونکہ اونکی تکذیب کرنے کا توہم بھی نہیں ہوسکتا۔ علاوہ برین مسیحیین کے نزدیک روح القدس عین خدا اور ذات باری تعالے کے ساتھ حقیقی اتحاد رکھتے ہین۔ اون کے متعلق یہ کہنا کہ

"وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا"

بیمعنی ہے کیونکہ خدا کے لئے یہ کب زیبا ہے کہ وہ احکام کو اپنی طرف سے نہ کہے دوسرے سے سُنکر کہے بلکہ خدا تو اپنی ہی طرف سے کہتا ہے۔ سُننے کی تو پیغمبر کو ضرورت ہوتی ہے کہ خدا سے سنکر بیان کرے پس معلوم ہوا کہ فارقلیطا سے حضرت محمدؐ مراد ہین کیونکہ آپ کے متعلق تکذیب کا بھی خیال ہوسکتا ہے اور آپ عین خدا بھی نہین ہین اور اپنی طرف سے تکلم بھی نہ فرماتے تھے بلکہ جو کچھ وحی الٰہی ہوتی تھی اوسکے مطابق آپ کا ارشاد ہوتا تھا۔

حق تعالے نے اس امر کو اپنے کلام پاک مین بھی جابجا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم) } اور وہ (محمد مصطفےؐ) خواہش نفسانی سے کچھ نہین کہتا جو کچھ وہ کہتا ہے وہ نہین ہے مگر وحی جو اوسکی طرف بھیجی جاتی ہے

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ (پارہ ۷ سورۃ الانعام) } مین تو صرف اسکی پیروی کرتا ہون جو میری طرف وحی کیجاتی ہے

اور ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ج (پارہ ۹ سورۃ الاعراف) } تم کہہ دو کہ مین تو صرف اس کی پیروی کرتا ہون جو کچھ میرے رب کی طرف سے میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

اور ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۔ سورہ یونس ۱۱ { تم کہدو کہ مجھے کیا پڑی ہے کہ مین اسے خود اپنی طرف سے بدل دون مین تو اوسکی پیروی کرتا ہون جو کچھ میری طرف وحی کیجاتی ہے۔

آیات متذکرۂ بالا کا ماحصل یہی ہے کہ آپ اپنی طرف سے تکلم نہ فرماتے تھے بلکہ جو کچھ خدا سے سنتے تھے بیان فرماتے تھے اور احکام الٰہی کے تابع تھے اپنی طرف سے کلام الٰہی مین تغیر نہ کرتے تھے وحی مین کمی و زیادتی نہ فرماتے تھے۔

تیرہوین دلیل - جناب مسیحؑ نے ارشاد فرمایا ہے۔[۵۱]

و از امور آیندہ بشما خبر خواہد داد - } اور تمہین آیندہ کی خبرین دے گا۔

یہ کلام بھی بتاتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہوسکتے کیونکہ اونہون نے کسی کو بالاستقلال امور آیندہ کی خبر نہین دی بلکہ حوارین کا خبر دینا ہی ان کا خبر دینا ہوسکتا ہے۔ بخلاف حضرت محمدؐ کے کہ اونہون نے بالمشافہ لوگون کو امور آیندہ کی خبر دی۔

چودہوین دلیل - جناب عیسےٰؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ[۵۲]

و او مرا تمجید خواہد نمود زیرا کہ از انچہ آن من است خواہد گرفت و بشما خبر خواہد داد - } وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کرکے تمہین خبرین دیگا۔

اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد نہین ہوسکتے اس لیے کہ اہل تثلیث کے نزدیک روح القدس قدیم غیر مخلوق اور قادر مطلق ہین۔ اونکو کمالات بالفعل حاصل ہین تدریجی الحصول نہین ہین جنکے حاصل ہونے مین کچھ انتظار ہو۔ بخلاف نبی مبشر بہ کے کہ اونکے کمالات تدریجی ہین اور الٰہی فیوض اونہین رفتہ رفتہ پہونچتے ہین۔ پس اس صورت مین حضرت محمدؐ کا مراد ہونا واضح ہے۔

چونکہ اس کلام مین یہ توہم ہوتا تھا کہ نبی موعود عیسوی شریعت کا تابع ہو۔ لہذا اوسکے دفعیہ کی لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ[۵۳]

ہرچہ از آن پدر است از من است ازین جہت گفتم کہ از انچہ آن منست میگیرد و بشما خبر میدہد - } جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اسلئے مین نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہین خبرین دیگا۔

[۵۱] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳ [۵۲] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۴ [۵۳] انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۵

جسکا حاصل یہ ہے کہ جس چشمہ سے احکام و فیوض مجھہ تک پہونچتے ہین اوسی چشمہ سے فارقلیطا کو پہونچینگے

مسیحیین کے شبہات اور اون کا جواب

پہلا شبہہ - اس عبارت مین فارقلیطا کی تفسیر روح القدس اور روح الحق مذکور ہوئی ہے اور اوس سے یہی اقنوم ثالث مراد ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ فارقلیطا سے حضرت خاتم النبیین کو مراد لیا جاے -

جواب - اولاً یہ تو جناب مسیح پر تہمت ہے کہ آپ نے فارقلیطا کی تفسیر مین روح القدس فرمایا ایسا ہرگز نہین ہوا بلکہ جناب مسیح کے کلام کا یہ مقصود ہے کہ اوسکی روح القدس کے ساتھہ تائید ہوگی - اور روح راستی و روح حق کو اوس کے لئے صفت قرار دیا ہے -

اور بعض انجیلون مین جو لفظ یعنی آیا ہے وہ یقیناً جناب مسیح کا کلام نہین ہے بلکہ مترجمین کا اضافہ ہے جناب مسیح کے کلام مین کہین فارقلیطا بمعنی روح القدس نہین آیا - نہ آپ نے اس معنی سے اوسکی تفسیر فرمائی -

دوسرا شبہہ - جناب مسیح نے ضمیر خطاب سے حواریین کو مخاطب فرمایا ہے پس ضرور ہوا کہ فارقلیطا بھی اون کے زمانہ مین ظاہر ہو - حالانکہ حضرت محمد حواریین کے زمانہ مین ظاہر نہین ہوے بلکہ جناب مسیح کے ۶۰۸ سال بعد ظاہر ہوے - پس فارقلیطا سے آپ مراد نہین ہو سکتے بلکہ روح القدس مراد ہونگے جو حواریین کے زمانہ مین نازل ہوے تھے -

جواب - اس شبہہ کا منشا صرف یہ ہے کہ وقت خطاب جو لوگ موجود ہون اونہین کو مراد ہونا چاہئے حالانکہ ایسا ہر جگہ نہین ہے - انجیل متی کے باب ۲۶ کی آیت ۶۴ مین جناب مسیح نے جن کاہنون اور شیوخ وغیرہ سے جو خطاب فرمایا ہے وہ اس طرح مرقوم ہوا ہے کہ

(۶۴) و نیز شما را می گویم بعد ازین پسر آدم را خواہید دید کہ بر یمین قدرت نشستہ برابرہای آسمانی می آید	۶۴ یسوع نے اس سے کہا - تو نے خود کہہ دیا - بلکہ مین تمہیں کہتا ہون کہ اسکے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی [illegible] آسمان کے بادلون پر آتے دیکھو گے

بوڑھا [illegible] قدرت ۱۲ از حاشیہ ترجمہ اردو

جناب عیسیٰ کے اس قول میں جو لوگ مخاطب ہیں انکو مرے ہوئے ۱۸۵۰ سال سے بھی زائد ہو چکا تھا پس جس طرح کہ مخاطبین سے اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو اون کی قوم سے نزول مسیح کے وقت موجود تھے اسی طرح ما نحن فیہ میں وہ لوگ مراد ہیں جو ظہور فارقلیطا کے وقت موجود تھے۔

تیسرا شبہہ - فارقلیطا کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ

"جہان نمی تواند او را قبول کند زیرا کہ او را نمی بیند و نمی شناسد"

اور یہ قول حضرت محمدؐ پر صادق نہیں آتا کیونکہ لوگوں نے اون کو دیکھا اور پہچانا۔

جواب - قولِ مذکور میں فارقلیطا کی شناخت کرنے سے کمالِ معرفت مراد ہے اور اس میں شبہہ نہیں ہے کہ اون لوگوں کو جو حضرت محمدؐ کے زمانہ میں موجود تھے حضرتؐ کی کامل معرفت حاصل نہ تھی۔ اور حضرت عیسیٰ کے قولِ مذکور سے یہ غرض ہے کہ جہان کو اون کی کامل معرفت نہیں ہے اور تم لوگوں نے از بسکہ میری زبانی اون کے اوصاف سُن لئے ہیں لہذا تمہارے لئے اونکی کامل معرفت حاصل ہے۔ اور جس طرح کہ شناخت کرنے سے کامل معرفت مراد ہے اُسی طرح لفظ رویت سے بھی حضرتؐ کی معرفت ہی مراد ہے۔ اور یہ غرض نہیں ہے کہ حضرتؐ کو کوئی درحقیقت دیکھنہ سکیگا اب اگر شناخت کرنے اور دیکھنے سے معرفتِ کاملہ کے مراد لینے میں کسی قسم کا استبعاد فرض کیا جاے تو فارقلیطا سے روح القدس کے مراد لینے میں وہ استبعاد زائد ہوگا اور تاویل کرنے کی بہر حال حاجت ہوگی کیونکہ اہلِ کتاب کے نزدیک روح القدس سے عین خدا مراد ہے اور اہلِ جہان کو بہ نسبت حضرت محمدؐ کے خدا کی معرفت زائد ہے۔ پس اگر قولِ مذکور اپنے ظاہر پر باقی رکھا جاے اور فارقلیطا سے روح القدس کا ارادہ کیا جاے تو لازم آیگا کہ اہلِ جہان کو روح القدس کی معرفت بھی بالکل حاصل نہ ہو۔ پس اس صورت میں فارقلیطا سے روح القدس اور خاتم الانبیاء کے مراد لینے میں تاویل کرنا ضروری قرار پایا۔

چوتھا شبہہ - فارقلیطا کی نسبت مشہور ہے کہ

با شما می ماند و در شما خواہد بود۔ } وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا۔

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فارقلیطا وقتِ خطاب حوارین کے پاس موجود تھا پس فارقلیطا سے حضرت محمدؐ کیونکر مراد ہو سکتے ہین -

جواب - یہ قول نسخہ فارسیہ مطبوعہ سنہ ۱۸۸۷ء مین تو اس طرح منقول ہے

"باشما میماند و در شما خواہد بود"

اسی طرح فارسی کے اور تراجم مین جو سنہ ۱۸۱۶ء اور سنہ ۱۸۲۸ء اور سنہ ۱۸۴۱ء اور سنہ ۱۸۷۸ء مین طبع ہوے ہین اس طرح مرقوم ہے

"زیرا کہ نزدِ شما می ماند و در شما خواہد بود"

اور اوس نسخہ فارسیہ مین جو لندن مین سنہ ۱۸۸۲ء مین طبع ہوا ہے اس طرح ہے کہ

"زیرا کہ باشما میماند و در شما خواہد بود"

اور نسخہ سریانیہ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ء اور سنہ ۱۸۶۹ء مین اس طرح مرقوم ہے

"دلکس لوخون بعارلی وبیوخون بت ھوی"

بت ھوی مضارع کا صیغہ ہے اور مراد یہ ہے کہ

باولاد شما خواہد بود } تمہاری اولاد کے ساتھ ہو گا -

اس صورت مین تو کوئی اعتراض و شبہہ وارد ہی نہین ہوتا - اور اگر "باشما میماند" ہی ہو تو بھی اس سے یہ مراد نہین ہو سکتی کہ اس وقت تمہارے پاس موجود ہے اور ایسا مراد لینا یقیناً نادرست ہے کیونکہ اس صورت مین یہ جناب مسیحؑ کے ان اقوال کے مخالف ہو گا جو آپ نے فارقلیطا کے متعلق ارشاد فرمائے ہین -

پہلا قول - جناب مسیحؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

و من از پدر سوال میکنم کہ فارقلیطا را بسوے شما بفرستد -

اور مین باپ سے درخواست کرون گا کہ وہ تمہین دوسرا مددگار بخشے گا -

دوسرا قول - جناب مسیحؑ نے ارشاد فرمایا ہے -

والآن قبل از وقوع بشما گفتم تا وقتیکہ واقع گردد ایمان آورید۔ | اور اب مین نے تم سے اوس کے ہونے سے پہلی کہدیا ہے تاکہ جب ہو جاے تو تم یقین کر لو۔

تیسرا قول۔ جناب مسیح نے ارشاد فرمایا ہے۔

چه اگر نروم فارقلیط نزد شما نیاید اما اگر بروم اورا نزد شما میفرستم۔ | کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اوسے تمہارے پاس بھیجدونگا۔

پس "با شما بیماند" سے زمانہ مستقبل مراد ہوگا جیسا کہ بعد کے اقوال استقبال کے معنی مین ہین نہ حال کے۔ پس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ آیندہ زمانہ مین تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور اس صورت مین اس قول کے حضرتؐ پر صادق آنے مین کسی قسم کا شک وشبہہ نہین ہوسکتا۔

اب رہا یہ امر کہ استقبال کی حال یا ماضی سے تعبیر کرنا درست ہے یا نہین تو امور یقینیہ مین بکثرت استعمال ہے عہد قدیم کی کتابون مین اور عہد جدید کی کتابون ؐ مین بھی بلکہ قرآن شریف مین بھی ایسا استعمال ہوا ہے چنانچہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ (پارہ ۱۸ سورہ المؤمنون) | پھر جس وقت صور پھونکا جائیگا۔

اور حضرت حزقیل کا یہ واقعہ کتب سماویہ پر نظر رکھنے والون سے مخفی نہین ہے کہ پہلے تو آپنے یاجوج وماجوج کے خروج کرنے اور جبال اسرائیلیہ پر پہونچکر ہلاک ہونیکی خبرؔ پھر باب ۳۹ کی آیت ۸ مین ارشاد فرمایا

اینک رسید و بوقوع پیوست خداوند میفرماید روز یست کہ درباره اش گفتہ ام۔ | ۸ دیکھہ وہ پہنچا اور وقوع مین آیا خداوند یہواہ کہتا ہی یہ وہی دن ہے کہ جسکی بابت مین نے کہا۔

اور نسخہ فارسیہ مطبوعہ ۱۸۳۹ء مین اسطرح مرقوم ہے کہ

"اینک رسید و بوقوع است"

پس اسمین آپ نے مستقبل کی ماضی سے تعبیر فرمائی اسلئے کہ یہ یقینی امر ہے جسمین کوئی

شک نہین ہے مدت مذکورہ سے ۲۵۰۰ سال گذر بھی گئے اور ابھی یاجوج وماجوج ظاہر نہین ہوئے اور انجیل یوحنا کے باب ۵ کی آیت ۲۵ مین مرقوم ہے

(۲۵) ہر آئینہ ہر آئینہ بشما میگویم کہ ساعتے میآید بلکہ اکنون است کہ مردگان آواز پسر خدا را بشنوند و ہر کہ بشنو و زندہ گردد۔

مین تجھ سے سچ سچ کہتا ہون کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سُنینگے اور جو سُنینگے وہ جئینگے۔

اس کلام مین "اکنون" کا لفظ مذکور ہے جو الآن کے معنی مین ہے چنانچہ نسخہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۶۰ء مین بھی "الآن" ترجمہ کیا گیا ہے اور سریانیہ مین "ادپ ادی لہ" بمعنی الآن ہے مدت مذکورہ سے ۱۸۵۰ سال بلکہ زیادہ گذر چکے مگر ابھی وہ ساعت نہین آئی اور ابھی تک مجہول ہے کسیکو پتہ بھی نہین کہ کب آئیگی۔

پانچوان شبہہ کتاب اعمال حوارین کے باب اول کی آیت ۴ و ۵ مین یہطرح مرقوم ہے

(۴) و چون با ایشان جمع شد ایشان را قدغن فرمود کہ از اورشلیم جدا مشوید بلکہ منتظر آن وعدہ پدر باشید کہ از من شنیدہ اید۔

اور اُن سے ملکر اون کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونیکی منتظر رہو جسکا ذکر تم مجھسے سُن چکے ہو۔

(۵) کہ یحیےٰ بآب تعمید میداد لکن شما بعد از اندک ایام بروح القدس تعمید خواہید یافت۔

(۵) کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تم تھوڑے دنون کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤگے۔

اور یہ کلام اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ فارقلیطا سے روح القدس مراد ہین اسلئے کہ وعدہ پدر سے فارقلیطا مراد ہے۔

جواب - یہ کہنا کہ وعدہ پدر سے فارقلیطا مراد ہے محض ادعا بلکہ غلط ہے جسپر وہ وجوہ دلیلین دلالت کرتی ہین جنکا ہم نے ذکر کیا۔

تنبیہ - فارقلیطا کے آنیکی خبر دینا اور بات ہے اور حوارین پر دوسری مرتبہ روح القدس کے نازل ہونیکا وعدہ کرنا اور بات ہے - یہ دونون وعدے الگ الگ ہین اور دونون وعدو نکو

خدانے پورا فرما دیا۔ تیسرے امر یہ ہے کہ یوحنا نے فارقلیطا کی بشارت کو نقل کیا ہے اور بقیہ
تین انجیلون والون نے اسے نقل نہین کیا۔ اور لوقا نے روح القدس کے یوم الدار نازل
ہونے کے وعدہ کو نقل کیا ہے۔ جسے یوحنا نے نہین نقل کیا۔ اور اسمین کوئی عیب بھی
نہین یہ تو ارباب اناجیل کی عادت مین داخل ہے کبھی تو وہ معمولی سے اقوال کو بھی متفقہ
طور سے لکھتے ہین جیسے حضرت عیسیٰ ع کا اورشلیم جاتے وقت گدھے پر سوار ہونا کہ اس
واقعہ کو چارون انجیلون نے بالاتفاق نقل کیا ہے اور کبھی بڑے حالات کو نقل کرنے
مین مختلف ہو جاتے ہین کوئی نقل کرتا ہے اور کوئی نقل نہین کرتا۔ چنانچہ صرف لوقا نے
باب ۷ مین پسر بیوہ زن نائینی کے زندہ کرنیکا واقعہ اور باب ۱۰ مین جناب مسیح کا ستر
شاگردون کو اطراف عالم مین بھیجنے کا حال اور باب ۱۷ مین دس مبروصون کو اچھا کرنے کا
قصہ تحریر کیا ہے حالانکہ یہ حالات اور انجیلون مین بھی ہونے چاہیئے تھے۔ گدھے پر
سوار ہونے کے واقعہ سے یہ زیادہ عظیم ہین اسی طرح یوحنا نے تنہا ولیمہ عروسی کا واقعہ۔
حضرت عیسیٰ کا معجزہ سے پانی کو شراب بنا دینا جیسا کہ باب ۲ مین ہے اور ایسے مریض کو
شفا دینا جو بیت حسدا کی حوض کے کنارہ پر تھا اور ۳۸ سال سے مبتلائے مرض تھا
جیسا کہ باب ۵ مین ہے اور اُس عورت کی حکایت جو حالت زنا مین گرفتار کیگئی جیسا کہ
باب ۵ مین ہے اور کور مادرزاد کو اچھا کرنا جیسا کہ باب ۹ مین ہے اور مُردون مین سے
عازر کو زندہ کرنا۔ یہ حالات اگرچہ امور عجیبہ مین ہین۔ مگر اور اناجیل مین انکا پتہ نہین۔
یہی حالت متی اور مرقس کی ہے خلاصہ یہ کہ بعض حالات و معجزات کو کسی نے لکھا ہے اور
بعض کو کسی نے اس صورت مین تنہا یوحنا کا فارقلیطا کے آنیکو اپنی انجیل مین ذکر کرنا اور
لوقا کا وعدہ نزول روح کو کیا ضرر رکھتا ہے۔

فائدہ (۱) اس موقع پر ہم فخر الاسلام محمد صادق صاحب کتاب انیس الاعلام کا واقعہ بھی
لکھہ دینا چاہتے ہین یہ باپ دادا سے نصاریٰ کے بڑے پادریون مین شمار کیئے جاتے تھے

ان کی ولادت ارومیہ کے گرجا گھر مین ہوئی۔ فرقہ پروٹسٹنٹ مین تو رابی یوحنا بکبر اور پادری یوحنا جان اور رابی عازار اور ان کے علاوہ اور بھی معلمین و معلمات سے تحصیل علم کی اور فرقہ کاتلکسین رابی تالو اور پادری کورکز اور ان کے علاوہ اور بھی معلمین و معلمات اور تارکات الدنیا سے پڑھا۔ بارہ سال کی عمر مین علم توریت اور انجیل اور نصرانیت کے دیگر علوم و فنون سے فارغ ہوکر قسیسیت کے مرتبہ تک پہونچ گئے۔ بارہ برس کے بعد تحصیل علم کے آخری زمانہ مین نصاریٰ کے مختلف مذاہب کے عقائد کو حاصل کرنا چاہا۔ تلاش بسیار کے بعد فرقہ کاتلک کے ایک بڑے پادری کی خدمت مین پہونچے جو قدر و منزلت کی نگاہون سے دیکھا جاتا تھا اور علم و زہد اور تقویٰ و پرہیزگاری مین بہت مشہور تھا فرقہ کاتلک کے تمام لوگ سلاطین اور امرا سے لیکر غریب تک مذہبی سوالات مین اوسی کی طرف رجوع کرتے تھے اور سوالات کے ساتھ اُن کے لئے گرانقدر تحفے و ہدایا بھی اکتساب برکت کیلئے بھیجتے تھے اور ہدایا کے قبول ہوجانیکو اپنے لئے باعث شرف سمجھتے تھے۔ فخرالاسلام نے نصرانیت کے مختلف مذاہب کے اصول و اعتقادات اور فرعی احکام کو اونسے حاصل کیا۔ اگرچہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ اونسے تلمذ کا شرف رکھتے تھے اور قریب چار پانچسو لوگون کے روزانہ اونکی مجلس درس مین شریک ہوتے تھے اور دو سو تین سو گرجا گھر کی لڑکیان جنھون نے دنیا کو ترک کرکے اس امر کی نذر کی تھی کہ شادی نکرینگی اور گرجا گھر مین اعتکاف کرلیا تھا (جنہین نصاریٰ کی اصطلاح مین رباننا کہتے ہین) اسقدر طلاب مین فخرالاسلام کے ساتھ جو الفت و محبت کا برتاؤ تھا وہ کسی دوسرے کے ساتھ نہ تھا۔ اور ایک کمرہ کے علاوہ تمام مکان اور خزانہ کی کنجیان بھی اونکے حوالہ کردی تہین۔ کھانے پینے کی چیزین بھی اونہین کے سپرد تہین صرف ایک کمرہ کی کنجی اونسنے اُسکو نہ دی تھی جسکی وجہ سے انکو خیال ہوتا تھا کہ اسمین خزانہ اور پادریون کے اموال ہین اور یہ پادری اہل دنیا سے ہے اور دنیا کو دنیا کے لئے ترک کیا ہے تاکہ اموال کو حاصل کرے۔

عرصہ تک یہ اونکے پاس پڑھتے رہتے تا اینکہ اونکا سن سترہ اٹھارہ سال کا ہوگیا اس اثنا مین

ایک روز پادری صاحب بیمار ہوئے اور مجلس درس مین نہ آسکے اور اونہنے کہدیا کہ اے فرزند روحانی طلبہ سے کہدینا کہ آج مجھمین پڑہانیکی حالت نہین ہے۔ فخر الاسلام پادری صاحب کے پاس سے طلاب کے مجمع مین آئے دیکھا کہ وہ علمی مسائل کا تذکرہ کر رہے ہین اوسی تذکرہ مین نوبت اس مسئلہ تک پہونچی کہ سریانی زبان مین فارقلیطا اور یونانی مین پیرکلوطوس جسکے آنیکی خبر کو یوحنا نے جناب مسیح سے اپنی انجیل مین نقل کیا ہے اسکے کیا معنی ہین ہر ایک نے اپنی اپنی رائے دی اور اونمین بہت کچھہ گفت وشنید ہوئی اور بلا کسی نتیجہ خیز امر کے طے ہوے مجمع برخاست ہوگیا۔ طلاب چلے گئے اور فخر الاسلام پادری صاحب کی خدمت مین آئے پادری صاحب نے دریافت کیا کہ آج میری غیبت مین کس مسئلہ پر گفتگو ہوئی فخر الاسلام نے لفظ فارقلیطا کے معنی مین جو اختلاف ہوا تھا۔ اوسکے متعلق ہر ایک کے کلام کو بتفصیل بیان کر دیا۔

پادری صاحب۔ اس باب مین تمہاری کیا رائے ہے۔

فخر الاسلام فلان مفسر وقاضی کے قول کو اختیار کیا تھا۔

پادری صاحب تمنے تقصیر تو نہین کی مگر حق ان تمام اقوال کے خلاف ہے کیونکہ اس اسم شریف کے معنی اور اوسکی حقیقت کو ان لوگون کے علاوہ کوئی نہین جانتا جو علم مین راسخ ہین اور وہ بھی کم

فخر الاسلام (سر کو قدمون پر رکھکر) آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ ابتداے عمر سے اسوقت تک تحصیل علوم مین کسقدر سعی وکوشش کی اور نصرانیت مین کتنا تدین اور تعصب رکھتا ہون اوقات نماز ووعظ کے علاوہ تحصیل ومطالعہ کو کسی وقت بھی نہین چھوڑتا۔ پس اگر آپ اس اسم شریف کے معنی بتا دین تو بہت بڑا احسان ہوگا۔

پادری صاحب (بہت زیادہ روکر) قسم بخدا تم میرے نزدیک تمام لوگون سے عزیز تر ہو اور مین تمسے کسی چیز مین مضائقہ نہین رکہتا ہون اگرچہ اس اسم شریف کے معنی مین بہت بڑا فائدہ ہے لیکن اسکے معنی مشہور ہوتے ہی عیسائی مجھے اور تمہین مار ڈالینگے اگر تم مجھسے